ڈاکٹر سیدہ جعفر

دکنی نثر کا انتخاب

www.taemeernews.com

دکنی نثر کا انتخاب

(ابتدا سے فورٹ سینٹ جارج کالج تک)

مرتبہ

ڈاکٹر سیدہ جعفر

ترقی اردو بیورو نئی دہلی

www.taemeernews.com

DECCANNI NASAR KA INTHEKHAB
BY : Dr. SYEDA JAFFER

© ترقی اردو بیورو، نئی دہلی

سنہ اشاعت : 1983 — شک 1904

پہلا اڈیشن : 1000

قیمت : 50

سلسلۂ مطبوعات ترقی اردو بیورو 291

اس کتاب کی طباعت کے لیے حکومتِ ہند نے رعایتی قیمت پر کاغذ فراہم کیا

ناشر : ڈائرکٹر ترقی اردو بیورو، ویسٹ بلاک 8 آر کے پورم نئی دہلی 110022

طابع : سپر پرنٹرس دہلی ۵۱

www.taemeernews.com

پیش لفظ

کوئی بھی زبان یا معاشرہ اپنے ارتقاء کی کس منزل میں ہے، اس کا اندازہ اس کی کتابوں سے ہوتا ہے۔ کتابیں علم کا سرچشمہ ہیں، اور انسانی تہذیب کی ترقی کا کوئی تصور ان کے بغیر ممکن نہیں۔ کتابیں دراصل وہ صحیفے ہیں جن میں علوم کے مختلف شعبوں کے ارتقاء کی داستان رقم ہے اور آئندہ کے امکانات کی بشارت بھی ہے۔ ترقی پذیر معاشروں اور زبانوں میں کتابوں کی اہمیت اور بھی بڑھ جاتی ہے۔ کیونکہ سماجی ترقی کے عمل میں کتابیں نہایت موثر کردار ادا کرسکتی ہیں۔ اُردو میں اس مقصد کے حصول کے لیے حکومت ہند کی جانب سے ترقی اُردو بیورو کا قیام عمل میں آیا جسے ملک کے عالموں، ماہروں اور فن کاروں کا بھرپور تعاون حاصل ہے۔

ترقی اُردو بیورو معاشرہ کی موجودہ ضرورتوں کے پیش نظر اب تک اُردو کے کئی ادبی شاہکار، سائنسی علوم کی کتابیں، بچوں کی کتابیں، جغرافیہ، تاریخ، سماجیات، سیاسیات، تجارت، زراعت، لسانیات، قانون، طب اور علوم کے کئی دوسرے شعبوں سے متعلق کتابیں شائع کرچکا ہے اور یہ سلسلہ برابر جاری ہے۔ بیورو کے اشاعتی پروگرام کے تحت شائع ہونے والی کتابوں کی افادیت اور اہمیت کا اندازہ اس سے بھی لگایا جاسکتا ہے کہ مختصر عرصے میں بعض کتابوں کے دوسرے تیسرے ایڈیشن شائع کرنے کی ضرورت محسوس ہوئی ہے۔ بیورو سے شائع ہونے والی کتابوں کی قیمت نسبتاً کم رکھی جاتی ہے تاکہ اُردو والے ان سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اُٹھاسکیں۔

زیر نظر کتاب بیورو کے اشاعتی پروگرام کے سلسلہ کی ایک اہم کڑی ہے۔ امید کہ اُردو حلقوں میں اسے پسند کیا جائے گا۔

ڈاکٹر فہمیدہ بیگم
ڈائرکٹر ترقی اُردو بیورو

www.taemeernews.com

فہرست

	صفحہ نمبر		صفحہ نمبر
مقدمہ	6	گلزار السالکین	121
برہان الدین جانم	8	شاہ سلطان ثانی	125
کلمۃ الحقائق	10	درالاسرار	126
امین الدین اعلیٰ	30	معظم بیجاپوری	130
کلمت الاسرار	33	شرح شکار نامہ	131
گفتار شاہ امین	47	مخدوم شاہ حسینی	133
وجہی	51	تلاوت الوجود	134
سب رس	57	طوطی نامہ	138
میراں جی خدا نما	87	سنگھاسن بتیسی	141
شرح شرح تمہیدات عین القضات	89	ملکزمان وکام کندلہ	144
رسالہ وجودیہ	95	محمد ابراہیم بیجاپوری	147
شرح مرغوب القلوب ہندی	98	دکنی انوار سہیلی	148
میراں یعقوب	102	منشی شمس الدین احمد	151
شمائل الاتقیاء	104	حکایات الجلیلہ	152
عابد شاہ	120	فرہنگ	154

www.taemeernews.com

مقدمہ

دکنی نثر کا یہ انتخاب دکن کے چودہ مصنفین کی تصانیف کے منتخبات پر مشتمل ہے۔
اس میں جہاں برہان الدین جانمؔ، امین الدین اعلیٰ اور وجہی جیسے معروف ادیبوں کی نثر کے نمونے موجود ہیں وہیں بعض غیر معروف نثر نگاروں مثلاً معظم بیجاپوری، عابد شاہ اور شاہ سلطان ثانوی کی تصانیف کے اقتباسات کو بھی جگہ دی گئی ہے جس سے یہ بتلانا مقصود ہے کہ دکن میں زبان و طرزِ بیان نے کس انداز میں ارتقائی منزلیں طے کی ہیں۔

ان نثری نمونوں کے انتخاب میں اس نقطے کو پیش نظر رکھا گیا ہے کہ مصنفین کے ایسے نثر پاروں کو پیش کیا جائے جن سے ان کی عبارتوں کے مخصوص طرز کی ممکنہ حد تک نمائندگی ہو سکے۔ ابتدائی دکنی مصنفین کی تحریروں میں ایک طرح کی یکسانیت کا احساس ہوتا ہے جس کی وجہ موضوع کا اشتراک بھی ہو سکتی ہے۔

اس انتخاب میں ابتداء اس لیے برہان الدین جانم کی تحریروں سے کی گئی ہے کہ وہی دکن کے پہلے مصنف تھے اور تحقیق سے یہ ثابت ہو چکا ہے کہ "معراج العاشقین" خواجہ بندہ نواز کی تصنیف نہیں بلکہ مخدوم شاہ حسینی کی نثری کاوش ہے جو گیارھویں صدی کے آخر اور بارھویں صدی کے اوائل کے مصنف تھے۔ خود مخدوم شاہ حسینی کی "تلاوت الوجود" کا انتخاب بھی اس کتاب میں شامل ہے۔

دکنی ادب کی روایات سقوطِ گولکنڈہ اور زوالِ بیجاپور کے بعد بھی جنوب میں ایک عرصے تک زندہ رہیں۔ ارکاٹ کے نوابین نے شاعروں اور ادیبوں کی سرپرستی اور حوصلہ افزائی کی اور ان کی اس علم پروری اور ادب نوازی کے باعث تامل کا علاقہ اس دور کا ایک اہم ادبی مرکز بن گیا۔ مدراس کے والا جاہی حکمرانوں اور بالخصوص ارکاٹ کے آخری نواب

www.taemeernews.com

محمد غوث خان اعظم کا عہد اردو ادب کی نشو و نما کے لحاظ سے دورِ زریں کہا جا سکتا ہے۔

۱۸۱۲ء میں فورٹ سینٹ جارج کا قیام عمل میں آیا اور ایسٹ انڈیا کمپنی کی سرپرستی میں یہ کالج دکنی زبان و ادب کا ایک مرکز بن گیا۔ اس کالج کے مصنفین کی تعداد کچھ کم نہیں لیکن اس انتخاب میں صرف چند مشہور اور نمائندہ مصنفین کی تخلیقات کو شامل کیا گیا ہے۔ اس کالج کے مصنفین میں داستان گوئی کے اعتبار سے منشی شمس الدین احمد اور ابراہیم بیجاپوری کے نام سرفہرست نظر آتے ہیں۔ ابراہیم بیجاپوری کی "دکنی انوار سہیلی" شمس الدین احمد کی "حکایات الجلیلہ" اور نامعلوم مصنفین کی "سنگھاسن بتیسی" اور "ملکہ زمام و کام کندلہ" زبان و اسلوب کے اعتبار سے دکنی نثر کی روایات کے آخری نقوش معلوم ہوتے ہیں۔ گولکنڈہ و بیجاپور کے ادیبوں کی مذہبی اور اخلاقی موضوعات سے متعلق سنجیدہ نثر کے نمونوں اور فورٹ سینٹ جارج کالج کے داستانی ادب کے درمیان، دکن کے ایک نامعلوم مصنف کا "طوطی نامہ" تسلسل باقی رکھنے والی کڑی کی حیثیت رکھتا ہے۔

آخر میں میں "ترقی اردو بورڈ" کے ارباب حل و عقد کا شکریہ ادا کرتی ہوں جنھوں نے دکنی نثر کے انتخاب کا کام میرے سپرد کیا۔

سیدہ جعفر

لنگر حوض۔ حیدرآباد۔ اے۔پی۔

اگست ۱۹۸۰

www.taemeernews.com

برہان الدین جانم

جانم کے والد میراں جی شمس العشاق، شاہ کمال الدین مجرد بیابانی کے خلیفہ تھے۔ برہان الدین جانم کی صحیح تاریخ پیدائش و وفات کا پتہ نہیں چل سکا ہے۔ ان کی کتاب "ارشادنامہ" ۱۵۸۲ء کی تصنیف ہے اور اس کے بعد "کلمۃ الحقائق" لکھی گئی۔ جو غالباً برہان الدین جانم کی آخری تصنیف ہے۔ آپ نے ۱۰۰۶ھ میں وفات پائی۔ جانم کی تصانیف "سکھ سہیلا" اور "کلمۃ الحقائق" بھی شائع ہو چکی ہیں۔ "کلمۃ الحقائق" دبستان بیجاپور کی ایک ایسی تصانیف ہے جس کے مصنف کے بارے میں شک و شبہ کی گنجائش نہیں۔ یہ ہماری قدیم ترین نثر کا ایک مستند نمونہ ہے۔ عام طور پر مرید خدا، وجود، انسانی ذات و صفات اور دوسرے مختلف متصوفانہ مسائل سے متعلق جن سوالوں کے جوابات جاننا چاہتے ہیں انھیں جانم نے "کلمۃ الحقائق" میں سادہ اور عام فہم انداز میں پیش کرنے کی کوشش کی ہے۔ یہ رسالہ اس دور کے دوسرے رسالوں کی بہ نسبت ضخیم ہے اور اس کی ایک منفرد خصوصیت یہ ہے کہ اس کے مختلف نسخوں میں کوئی اہم اختلاف نسخ نظر نہیں آتا۔ جانم نے اپنی زبان کو "گجری" سے تعبیر کیا ہے اور سنسکرت کے تت سم اور تت بھو الفاظ بکثرت استعمال کیے ہیں۔ "کلمۃ الحقائق" میں حسب ضرورت فارسی نثر سے بھی کام لیا گیا ہے۔ کہیں کہیں یہ احساس ہوتا ہے کہ مصنف اپنے مطلب کو دکنی نثر کا جامہ پہنانے پر زیادہ قدرت نہیں رکھتا اس لیے وہ فارسی نثر کی مدد سے اپنی مافی الضمیر کو واضح کرنے کی کوشش کر رہا ہے اور دکنی عبارتیں لکھتے لکھتے فارسی جیسے تحریر کرنے لگتا ہے۔ عبارتیں کہیں کہیں ناقابلِ فہم اور گنجلک بھی ہو گئی ہیں، غیر مربوط

www.taemeernews.com

جملوں میں تسلسل بیان کے فقدان کا احساس ہوتا ہے۔ غالباً نثر کی اولین کاوش ہونے کی وجہ سے بھی یہ سقم پیدا ہوا ہے جانم نے مکالمے کے انداز کو برقرار رکھنے کی کوشش کی ہے اور اپنے عہد کی عام فہم اور سلیس زبان استعمال کی ہے۔ ان کے بعض جملے خوبصورت اور دل نشین معلوم ہوتے ہیں۔ عبارت کے درمیان اشعار اور دوہے بھی نقل کئے گئے ہیں اور کہیں کہیں مقفیٰ جملے بھی موجود ہیں۔ بعض جگہ طالب کا سوال اور مرشد کا جواب دونوں نظم میں ہیں۔ برہان الدین جانم کی نثر میں ترسیل کی بعض کوتاہیوں کے باوجود انشاء کے محاسن کی جھلک کہیں کہیں ضرور نظر آتی ہے۔ یہاں یہ بات قابلِ غور ہے کہ مصنف کے سامنے نثر کا کوئی ایسا نمونہ موجود نہیں تھا جو اس کی رہبری کر سکتا۔

www.taemeernews.com

کلمۃ الحقائق

اللہ کرے سو ہوے کہ قادر توانا قوی کہ او قدیم القدیم اس قدیم کا کبھی کر نہار سہج سہج سو تیرا ٹھار۔ و سہج ہوا کبھی تو ج تھے بار۔ جدھاں کچھ نہ تھا کبھی تھا نہیں دوجا شریک کوئی نہیں ایسا حال سمجنا خدا تھے خدا کوں۔ جس پر کرم خدا کا ہوے۔ سبب یو زبان گجری نام این کتاب "کلمۃ الحقائق" خلاصہ بیان و تجلی عیاں روشن شود انشاء اللہ تعالیٰ کہ خدائے تعالیٰ قدیم القدیم کیوں تھا، ذات و صفات و کل مخلوقات ابتداء و انتہاء باقی و فانی، قدیم و جدید باہم و بے ہمہ بدیں سبب سوال و جواب روشن کر دکھلایا ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ کہ خدائے تعالیٰ عالم الغیب والشہادۃ خدائے تعالیٰ کی نظر اد ایک کرنہاری ہے۔ جملہ مخلوقات پر کر وہاں و ہماری نظر نہیں امپڑ نہاری بے ذات قدیمی پہ اگر کوئی ادس قدیمی بوجھے کو شریک کھڑا رہیا اس سبب فرمایا کہ قال اللہ تعالیٰ لا تدرکہ الابصار وھو یدرک الابصار وھو اللطیف الخبیر۔ ایسا کسی کا مجال ہوے گا کہ پچھان ذات کا کرے گا کہ قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم تفکروا فی صفات اللہ ولا تفکروا فی ذات اللہ ولیکن جیسے خدا لوڑے اُسے راہ دیوے اپس میں کہ یھدی من یشاء امید دکھایا و موعود کیا کہ قالہٗ تعالیٰ الذین جاھدوا فینا لنھدینھم سبلنا۔ تو جہد کشش کرے خدا ہیں خدا تھے کہ قال علی کرم اللہ وجہہ عرفت ربی بربی۔

سوال:۔ کہ خدائے تعالیٰ اول تھے اول کیوں ہے ؟

جواب:۔ قدیم تھے قدیم اول تھے اول اپیں تھا۔

سوال:۔ کہ کیوں تھا و کہاں تھا۔

جواب:۔ بے چون و بے چگونہ تھا و چون و چرا نہ باید گفتن ولیکن ہستی باقی لاشک ولاشبہ۔

سوال:۔ او کہاں تھا کہیں تو تعلقات جاگا سوں دھرتا تھا کبھی ؟

جواب:۔ تیرے کبھی وقت سوں تعلق دھرتا ہے تو اس ہر شئی کا آفریدہ گار دو جہان اور اس جاگا کا سب

www.taemeernews.com

کا آخر یدگار وہی پچھان۔ اس تھے اول واول کا بھی اول وآخر قدیم و جدید سب اسں تھے بے زبان ہوتا اس تھے بول میں آیا کہ اول تھے اول ہے جملہ مخلوقات تھے لامکان ہے کہ چنانچہ خواجہ رومؒ و خواجہ شبلی پر سیدؒ قال ما التوحید ؟ فال من اجاب عن التوحید فھو مشرک ولم یعرف ذلک فھو کافر وسال عنہ فھو جاھل "

سوال:۔ پس آج نہیں کیوں قرار دیتا و تحقیقی کوں کیوں انپڑنا کہ کچھ نہیں پس کیوں ؟

جواب:۔ اے عارف توں مخلوق ہے۔ تیرا تعلق و رہنا یک جاگا سوں تعلق دھرتا ہے کہ توں بندہ عاجز بے قدرت و خدائے تعالیٰ کوں یہ آرزومندی نہیں کہ توں بے قدرت و خدائے تعالیٰ باقدرت اپس سوں اپے تھا۔

سوال:۔ جد کچھ نہیں کیا تھا ؟ آپیں آپ تھا پس نور نبی کیا کیوں ظہور ؟

جواب:۔ سن کہ اللہ تعالیٰ مخفی گنج تھے دراما منیت درخودی خود پنہان نہ اظہار نہ آکار نہ نرنکار نہ جلال نہ جمال نہ شوق نہ ذوق نہ یاد نہ فراموش نہ رنج نہ گنج ولیکن چہ گوید کہ امن امنیت المقصود، مقصود پس درخودی خود ارادت کرد مثل ہمچوں تخم در زمین غبار گرفت بعدہ، انگور جنایا تخم تھے دکھایا کوم و آن غبار کہ در قدرت پنہاں بود و چوں از تخم بیرون آمد و آں قدرت کہ پنہاں بود اظہار شد کہ رسم اللہ در آگاہ خود۔ آگا وجے ذات کا آگاہ پتا سو قدرت جدید و در غبار اول ذات قدیم۔ برائے آں عارفاں می گویند کہ قدیم و جدید او ست پس پوچھ بعدہ بوجہ دمدانکہ رسم اللہ کہ من اللہ در خود اظہار کرد، ع

جوں کی لکڑی بھیتر آگ بھڑ کا نیکلیا جیوں کی جاگ
باز د عشق تھے کرنے سار کیتا نور نبی کا بار

جان اے عارف ! خدا میں و اس کی قدرت میں کچھ فرق نہیں بلکہ او سو قدرت قدرت سو او چنانچہ یکے است جیوں کی کافور ہور خوشبوی درگل یا شیرین جیوں کی شکر یا بوئی در دو دو رونی نہ کہتیں کھری تک نہ کہے جائیں دو۔ کیا تابش۔ جوہر کی جوہر تھے جدا ایسا معنی خلاصہ جزم شد نہیں۔ ایسا ذات دو پنے بغیر کیسو۔ محمد نور اسی کا دیکھ کر ان لوڑیا کہ اپس اپیں دیکھو کہ عشق کا غلبہ تو کرنے ہوا سار تو قدرت سوں نظر کیا اگوچر کی آرسی کیا۔ سن نرنکار کی۔ اس ہوا تھے دہ ہوا آدھی جہاں نور محمد

www.taemeernews.com

کیا شاد ہے۔ پس آں ہوئے صفارا آئینہ ساخت و مشاہدہ خود بخود دید۔ چوں ذات اللہ شاہد است و ہم ثانی شاہد نور محمد آئینہ صفا کی امر ارادت تھا کہ کن فیکوں و جان اے عارف! نہ کاف و نوں کوں جاگا اس میں۔ اس پنے میں انظہار نور در صفا ہوا و لیکن در کلمۂ کن فیکوں معذور ہے۔ پس و پر تو ذات کا سو نور محمد صلی اللہ علیہ وسلم قدرت سوں چنیت کر شاہد کیا محمد کے نور کوں۔ پس از شاہد نور مور ہمہ نور آفریدہ کہ انس و جن و ملک و ہمہ اشیا۔ پس آں نور در صفا شد بود خدا ازاں شاہد، شاہد ہمہ عالم شد و آں ہمچوں چراغ از چراغ افروخت و آں نور را روح القدس گویند۔ برائے آں محمد نور را ابو الارواح گویند۔ پس ثابت شد کہ انا من النور اللہ و کل شیئٍ من نوری سبحانہٗ و تعالیٰ۔ اس نور کے عشق تھے لطافت کیا پس لوڑیا کی ظہور کروں باد راس صفا تھے ہو۔ کیا و ہوا تھے باد کیا و باد تھے آگ کیا وہ آگ تھے پانی کیا و پانی تھے خاک کیا کہ خبر ہوا باد کوں جاگا نہیں و جز باد آگ کوں پرورش نہیں۔ و جز گرمی پانی کوں جوش انظہاری نہیں و جز پانی زمیں کوں وجود نہیں۔

سوال:۔ کہ تحقیق کیوں؟

جواب:۔ کہ قدرت میں کل موجودات اما کیسے حکمت دیکھایا سمجا لوڑے کہ خاک تھے سنگ و شجر بارو لیکن ہمہ خاک است۔ جان اے عارف یکس میں یک چیز ہیں سب فنا بھی یکس میں یک ہو نہارے ہیں زمین پگلے تو پانی میں مل جائے۔ پانی کا ہیزم آگ میں آگ کا ہیزم باد میں باد کا ہیزم ہوا میں ہوا کا ہیزم صفا میں صفا کا ہیزم قدرت میں قدرت کا ہیزم ذات قدیمی ہیں۔ جان اے عارف جے چیز جہاں تھے آیا وہانچہ فدا ہو نہارا ہے۔ دِستے ہیں دو آپس تھے فدا ہونے میں یک جیوں جل ہوے کوں کیا جدائی، وجود دوسرا وے پانی تو یک بیت ع

توایسی قدرت بار

یو کے عناصر چار

پس وہ نور محمد و آں گوہر لطیف در صدف خاک نہاد با ترکیب چہار عناصر آمیختہ کرد۔ اللہ تعالیٰ اپس تھے و قدرت تھے ان دو کا بستار عالم آشکارا کہ یکس سے یک کہیں ین دو کچ نہیں۔ قدرت و خدا یک میں دو تشبیہ جیوں یک قلم جز چیزے میں کیوں بھی ایسا رمز

www.taemeernews.com

زاد قدرت و خدا کے ملن میں عالم ہوا کہ جز دو تسرا نہیں۔ الثالث بالخیر۔
عجب قادر قیوم کہ در شکم قدرت عالم را بیرون آورد ہیچو فرزند از شکم مادر
زاید تو عالم فرزند خدا کا۔

سوال: تو کلام ربانی خبری وبد کہ لم یلد ولم یولد۔

جواب: اے عارف! جیوں بکار مخلوق کا یو تشبیہ نہیں ملتا وہاں یہ عالم کیوں ہوا۔ کام نہیں
تشبیہ جیوں کی سریا آفتاب تھے پڑے آگ یوں قدرت تھے عالم اٹھے جاگ پس اینچا ہیچ ہما
نہ کسے زادش اور نہ کسے اورانہ کسے ازوے زاد۔ ذات اللہ تعالیٰ منزہ ہے وتمام آفرینش
دوستی محمد صلی اللہ علیہ وسلم تھا۔ خبر لولاک لما خلقت الافلاک۔ پس اے عارف نور محمد
صلی اللہ علیہ وسلم اس خاک میں ظہور دیکھلایا تا کلام ربانی کہ اللہ نور السموات والارض مثل نورہ کمشکوٰۃ
فیھا مصباح۔ تا آں گوہر قدیم در خاک نمود۔ جز پچھان شناس نہیں وپچھان کیے نا اندھلا
کہیں کہ اللہ تعالیٰ بندہ پر دو چیز فرض کیا۔ اپیں پچھانا اور خدا کوں۔ حدیث
نبوی علیہ السلام۔ من عرف نفسہٗ فقد عرف ربہٗ۔

سوال: اپنا پچھان کیوں؟

جواب: کہ توں نور قدیم ازل ازلی اپنے وجود میں تفکر کہ میں کون؟

سوال: میں خاک کہ خلق الانسان من طین۔

جواب: کلام ربانی حق ہے۔ اما فکر کیا لوڑے کہ میں وقتِ میثاق تھے ہوں کہ حدیث
نبی صلی اللہ علیہ وسلم خلق الارواح من قبل الاجساد وپس جان توں گوہر کہنہ
قدیم است۔ ترا ظہور از خاک است۔ اس سبب کلام ربانی من طین واگر نطفہ
بدانی کہ خلق الانسان من نطفۃ پس فہم کن کہ آدم علیہ السلام را بیافرید......

سوال: تو اپیں کون؟ اگر دم کہوں تو باؤ ہے یو حرکت سب باؤ کا تن میں کہ شناس
جز دم جیوں کون ہے؟ اور سو کہنا؟

جواب: دم نکڑا باؤ کا خدائے تعالیٰ حکمت وستر گی بدل حرکت ساندھیلی کا چلنا۔ اس
سبب دم یو سرشت چہار عناصر میں ہے تو فہم کر کہ دم پر توکوی ہے جان کہ یو دم
تیرے فرمان میں ہے۔ وتنے یک جاگا دم مرتا تو د ہان کا .... بند ہونا پس توں
جا نہارا تو ہے قدیم۔

www.taemeernews.com

سوال:- تو فہم نہیں ہوتا کہ اس دم تے اور تن تجھے خارج نہیں دستا ہوں ؟

جواب:- اس منزل میں توں دیکھ اگر دستِ کسے بیرندوہیں کہ در دست دم کجا رفت ہوں طریق اگر دست وپائے ہمہ اعضاء بیرندو دم ہم بہ باد رفت ولیکن تو ہم دیدیاں بوجھن ہارا قدیم ہے یہی طریق بہ فرمان رب العزت روح تن تھے نیارے ہوتا تن تمام خاک در خاک شد لیکن روح نہ میرد کہ روح قدیم است فرمان شد کہ الست بربکم و روح جواب داد کہ قالو بلیٰ۔

سوال:- تو کچھ فہم نہیں دیتا کہ تن میں حرکت کرنے ہارا روح ہے ولیکن کیوں بیاں نئیں کیا۔ غفلت میں نظر پھوتتا نہیں درکمیں۔

جواب:- اے عارف! تیری نظر میں غفلت آتا سو تیرا تسرا تن غفلت کا بھی یو دوزخ ظلمات ہے ہور یو فہم داری ہے چپتا سو عارف الوجود یو عرفاں تیرے روح کے مرکب کی ان کوں ہے ایسے تین تن غیب کے سو تیرے خاکی اس تن میں وہ توں گوہر نور خدا تعالیٰ ترا در تن ہر چہار صدف اندر نہادہ است تا تو فہم کن کہ من کدام ؟ ایتاں یو فہم کرائے عارف اس کلمۃ الحقائق میں آسان کر دیکھلایا ہوں۔ برکت مرشد کہ وجود چہار یکے واجب الوجود یہ دستا مائی کا۔ ممکن الوجود دستا وقت میثاق کا و ممتنع الوجود نہیں آتا دکھلانے میں آشکارا۔ اشارت کل من علیہا فان و عارف الوجود ہر شئی راشناس کنندہ باصحبت مرکب و روح است و دریں بر سر محیط است۔ اما تمام یو معما جز انجمن مرشد گمان دور ہوتا ہے۔ ایتاں کہ علم الیقین بے نہایت و جز عین الیقین تحقیق شود تا اے طالب علم تسلیم باش و فہم نیک کن۔ ایتاں تیرا تجھے دیکھلانا لگے گا لوڑے خدائے تعالیٰ تو توں ارے فکر کر دیکھ یہ نکات قرار رکھو کہ جیتا رمز ہونا و اشارت و فعل و حرکات و سکنات وجود میں جیتے فعل پر اس کا محاسبہ لین ہارا کوئی ہے تو عارف اپس عقل کیرا اگر اسی خاطر خواب قرار کر سن اس وجود خاکی دیکھین ہارا ہو کہ میں تو اس کا جانہارا گوہر توں خاک نہ ہوئے اس جان پنے کوں مرگ نہیں۔ ایا تن میں جان سو توں سب چیزاں پر دو کھ سو کھ مرنا جیونا فانی یا باقی یا ہوتا و جاتا۔ اس کا جانہارا سو توں۔ یہ تن خاکی نہ ہوئے توں۔

www.taemeernews.com

سوال:۔ کہ صحی نرالا دستا ہوں ییں اس تن تھے ؟

جواب:۔ اس کی آنکھیں تن تھے خارج بھی نظر کر دیکھ کچھ دستا یا نہیں ؟

سوال:۔ یہ تن الادھا دستا لیکن جیتا بکار سو ٹوٹنے نہیں بلکہ سنتتر بکار روپ دستا ہے۔ یک تل قرار نہیں جو کی مرکٹ روپ ؟

جواب:۔ اے عارف! ظاہر تن کے فعل تھے گزریا و باطن کرتب سب دستے اس کا نانوں سو ممکن الوجود۔ دوسرا تن سو یہی کہ اس ایندرین کا بکار و چیشٹا کرنہارا سو وہی تن نہیں تو یو خاک و سو کھ دوکھ بھوگن ہارا جیتا بکار روپ و ہی دوسرا تن تو توں نظر کر دیکھ یہ تن فہم سوں گزریا تو گن اس کے کیوں رہے۔

سوال:۔ جیوں باز آیا و نکل گیا ولیکن جھاڑ کا ڈول تو رہیا۔

جواب:۔ صحیح ولیکن پت جھڑی ہوی جھاڑ کوں تو باو ناری اس سبب تیرے نفس کے فعل کے بات تیری روح کے سات لگے ہیں۔ و بارا سو نفس اس سبب جھوٹے میں پڑیا تو پس وہاں کا بھی دیکھن ہارا ہو۔ وہاں کے بکار روپ کا جیتا چیشٹا ہوتا جہان تھے سورج دوسرا تن دہ نوں اس کا الادا دیکھیں ہارا سو اس میں کوگن ایسا بکار روپ سو روح کا مرکب و جیسا تن یہ ویسا چھ اسی کا عکس۔ وہ تن قدیم میثاق کے وقت کا۔ اول وتن بازدیہ تن اسی کا عکس یو اتیتاں کے دیکھنے ہیں اس کا عکس و یو تن وقتی و سیری وطیری کنارے ہوتا ہے۔ و روحانی تن دملائکاں و حوراں بھی تن دھرتے ہیں۔ و بت و قو یس بھی تن دھرتے ہیں جیسے چیشٹا پاک دیوانگی کے یہ جیتا اس تن سوں شہوت، حرص، ہوا، خمس کا مورچا اس کی صحبت سب اسی آزار ہوتا ہے جیوں لوہا صحبت میاں بھوگنا، سونگنا، چاکھنا، دیکھنا یہ فعل سب اس تن کے کیا ز و کن سب رہے بلکہ زیادت دیکھلا آنے کی ایسے قدرت خدا کی فہم میں آتا و نظر میں نہیں دستا ولیکن دل کی نظر باطن اس میں آتا توں اس کا فہم دار ہو دو دوزخ و بہشت کا حساب سب اس سوں تعلق دھرتا ہے کہ توں وتے سب فعل پر قادر ہو الادھا توں اس کا شاہد ہو و جواب دہ۔

سوال:۔ صحیح اس کا بھی بکار دیکھنارا ہوں جیوں اس تھے جدا ہوا تیوں اس حرص کے پیر تھے یہی جدا دستا ہوں تحقیق ان دو نہوں منج میں الادھا چھ ہون جیوں سیپنی میں کیڑا ہور سیپنی میں موتی ہور سیپنی کا بن کیڑے سوں و کیڑے تھے اپست ہور منزا موتی۔

www.taemeernews.com

تینوں میں ان دونوں تن میں۔

سوال:۔یک اندیشہ کہ اس تھے میں الادھا اپسین ببرا رین انکی دستانین ان دونھوں تھے تیر ازچیپ تو مخفی منج میں جاگانین۔ظلمات کے کوے میں پڑیا اس سبب جاگا دستا نہیں۔ اس کالبود میت سمجھ ہوے تیوں۔

جواب:۔ یہی ظلمت اندھارا سو ممتنع الوجود۔ پس اے عارف وہاں توں کوں سو دیکھ۔

سوال:۔ ان دو کا شاہد سو وہاں میں دستا نہیں۔ میرا منجے گمان کی یں وہاں نہیں۔

جواب:۔ اے عارف یوں غفلت میں سہا کر اپسیں کی چھپاتا۔ اس غفلت کا خبر توں کہتا ہوا تو ایسے دیکھتا۔ دیکھن ہارا دستار سو نکھوے۔ جون کی انکھیاں ہور آرسی کوں تفاوت ہے خوب فہم کر اے عارف۔

سوال:۔ صحیح ہیں دیکھتا سو دستا کیوں ہوے گا و لیکن کی کہ عقل کوں فراموش اپنے حال ہیں نہ بیداری و نہ خواب دستا ہوں غائب۔

جواب:۔ اگر توں نہیں تو خبر کہن ہارا کون؟ اس مکی کا یہ جے کچ یا دو بسر ہوتا ہے سب جاگا ہیں وہی عارف الوجود۔ غواص کر سہارا توں اس غفلت کا شاہد ہو۔

سوال:۔ اس غفلت کا بھی میں دیکھن ہارا۔ اپے غفلت میرا گھر اس کا چ ہوں سو۔

جواب:۔ توں عارف و

سوال:۔ عاقل میں منج تے دسرا منج میں کوئی نہیں دستا ایسا فہم کر تہارا سو میں۔

جواب:۔ آرے۔ یہ عرفاں تجھ میں اٹھوں تینوں وجوداں کوں سمجھنہارا سو یو عارف الوجود حق تھا نن اسی کانانون یو عقل بھی تج سیر بار کی رکھے یاد کہے بسر توں عقل نہ ہوئے۔ اس عقل کا بھی شاہد سو توں جوں کی کشتی پر کا دیدبان اچھتا۔ دیدبان کشتی نکھوے خوب فہم کر۔

سوال:۔ صحیح عقل پر میں شاہد ہوں۔ چند بار عقل آتا و عقل جاتا ہیں کوئی گواہ دار توہوں صحیح عقل نکھوے و لیکن اقرار قرار نہیں آتا؟

جواب:۔ اے عارف! سبب کیا خوب دیکھن ہارا ہو عقل توتوں نہیں ہے کہ توں نور محمد صلی اللہ علیہ وسلم بر سر تو عقل بار گیرد او نہی باشد۔

سوال:۔ تو ایسی عقل پر میں گواہ دار سو دو گواہ جز عرفان تو نہیں دگواہ داری یہی عارف الوجود۔ اس وجود کا عرفان بیچ کیا تفاوت ہوئے گا۔

www.taemeernews.com

جواب:۔ تو تیری عقل کیا قدیمی ہے۔

سوال:۔ قدیمی صحیح ؟

جواب:۔ از شکم مادر وقت زادن ترا عقل نہ بود اما تج میں تو گمان نہیں کہ توں ہے یا نہیں۔

سوال:۔ صحیح ولیکن اس کا بھی شاہد توں ہوں۔

جواب:۔ تو توں شاہد نور تھا نہ کی عقل۔

سوال:۔ شاہد گواہ دار و اصل شاہد سوچ عقل۔

جواب:۔ صحیح۔ وہ ہدایت قدیم مستقیم سو لیو فہم سے اما عارف الوجود نھوے۔

سوال:۔ تو عارف الوجود میں شاہدی میں کیا تفاوت سمجاؤ۔

جواب:۔ فہم کن اے سالک۔ اینجا ارادت لوڑے خدا فہم ہونے تیوں نہیں چرخ ہے۔ اے عزیز ایں دو نکات فہم کن کہ چہ نشان می دہیم یکے عقل مقیم است و یکے عقل ولالت کر نہاری ہے۔ ہر باب کا یو عقل مقیم سو شاہد یو عقل ولالت سو عارف الوجود عقل دلالی کا اپنا عقل مقیم میں تھے ہے۔ مثلہ جون کی انگاری تھے بھڑکا توتوں سدہ جان واصل فہم مقیم سو تو عارف الوجود کا عارف سو شاہد سو توں تج شاہد و عقل و تفاوت جیوں کیا دیکلیا اور سمجیا۔ دیکلیا سو عارف الوجود سمجیا سو شاہد۔

سوال:۔ صحیح میں شاہدیت ع

یہ چار و توٹے بند۔ منجے ہوا سچ انند
اس سب پر میں شاہد۔ نہ گھٹے نہ ڈٹے یوں منج مہیں میں چہ اصل۔

جواب:۔ یو شاہدی۔ یو میں پنا بولنکار عقل دلالت کا کہ عرفان تے شاہد ہوا دیوں آرسی تھے دیکھنا۔ اگر آرسی نہیں تو کیا دیکھنا۔ اگر عرفان نہیں تو شاہدی بھی نہیں تو میں یو پچھا عارفی کا باقی ہوا تجھ میں اس تھے تیرا نانوں یک شاہد نہیں تو یو میں پنا جھوٹ بھی لوڑنے میں ٹوٹ یو شاہدی عارف الوجود کا گن۔ پس یو عارف الوجود جھوٹ تو شاہدی بھی نہیں کہ گاو تجھ نہیں وہاں سیوں کیا جو گھر نہیں دہان اگمن کہاں جہاں توں نہیں وہاں میں کہاں تو توں نور ہی کا۔

سوال:۔ اصل نور کا حال اصل کے نور بیچ کا یہ شناس کیوں چاکھنا ؟

جواب:۔ اصل حال وہ کہ جس وقت تیرا تج میں سماؤ۔

www.taemeernews.com

سوال:۔ تو شاہد و نور میں تفاوت کیا ؟

جواب:۔ شاہد بر کار یعنی عرفان سو کار و بے کار نور اصل نور نہ جان نہ انجان۔ نہ یاد نہ بسر نہ میں نہ توں۔ اصل نور میں نہ میں رہ سی نہ جاسی۔ کہ فرمان از دیوان میں پتاہ نہ رہ سی دیے میں کہنہارا نہ جاسی۔

سوال:۔ اصل نور کا حال نہ اصل نور کیچہ یہ شناس کیوں ؟

جواب:۔ اصل حال وہ ہے کہ جس وقت تیرا تج سماو جا گئے کا انتہا ہور نیدر کا ابتدا ہر دو کے میاں آں حال اصل نور یعنی دو سرا جنس نہیں۔

سوال:۔ تو میرا رہن کہاں بتاؤں ہور کہاں سماؤ ہور کہاں آپاؤ۔

جواب:۔ تجھے قدرت میں سماؤ ہور قدرت میں اپاؤ۔

سوال:۔ یہ چو کیوں ؟

جواب:۔ اپنا پر چیت اپس میں دیکھ۔ تہیں بول پر پر چو لیکھ۔

سوال:۔ تو عارف الوجود میں تھے کاری و شاہدی کبھی چھوڑا۔ پس یہاں تو عقل دلالی بغیر فہم نہ ہوسی و عقل مقیم تو ہے۔

جواب:۔ جو عقل کہیں سچ کوں جاگا نہیں۔ تو عقل عقل سوں پکڑ و فہم فہم سوں چھوڑ۔ بو عقل دلالی جان۔ مقیم کے نزدیک دیوا ہے۔ اس دیوے کا چار جے کچھ کھوے سو دیوے سوں جو وے کھویا سو پایا۔ پس دیوا بجھایا تو دیوا۔ اکت کتن کھیا نہ جائے۔ فہم فہم لیے سمائے تو تیرا کہاں جاگا ؟ کس ٹھانوں لاگا بیگ ہو جاگا کہنا لگے۔

سوال:۔ تو میں کوں منج میں نظر کر دیکھتا ہوں ؟ چار وجود تھے خبر ہو کر بینچہ منج میں ڈھونڈ دیکھتا ہوں کہ کہاں رہن میری ہے تو میرا جاگا سن نرانکار ہے۔ ڈھونڈ کار اپرم پار سیتپ پور (سمپور) نرنکار درشت اگو چر سینکار اس میں میرا یوں ہے روپ جیوں کہ خش خش دریا میں چوب۔

جواب:۔ توں اس میں یک ہو جاتا کی جدا رہتا اس تھے ؟

سوال:۔ جس وقت شاہد ہوتا اس وقت اس تھے جدا دستا تھیں وہی سپورن رہتا و لیکن اس نور میں سن نرنکار میں کچھ تفاوت نہ دیسے جوں کہ دریا و موج۔ تو وہی نرنکار سو میں بے انت بے گنتا بے نہایت۔ یہ جیتا بھوت اکار سب مری ادر

www.taemeernews.com

منجھار۔ اٹھارا ہزار عالم میرے پیٹ میں نہ منجے نشان نہ منجے مثل نہ آنا نہ جانا نہ کچھ روپ نہ کچھ مانند نہ نشان میں ہوں نرانکار سن سہیں سہجا کار۔

جواب:۔ اے عارف بھی پھیر ظلمات و غفلت میں پڑیا توں۔ اس ہوا صفا کا دیکھتا اس کا بوجھنہارا وتوں کیوں۔ اگر توں سن میں مل گیا تو یہ فکل کر گواہ داد کوں ہو آیا مثل جون یک اندھارے میں نہ اپس کوں اپیں سوجھتا و نہ دوسرے کوں دیکھتا ولیکن میں تو کون ہوں کر جانتا۔

سوال:۔ صحیح ولیکن اوس وقت میں اپس نہیں جانتا البتہ جدا کبھی ہوں اوس وقت تو دیسیج ہیں۔

جواب:۔

توں توں گوہر نور ... یہ سب غفلت کرنا دور
توں نہ دیکھیا آپیں آپ ... جی گھڑتا نا یہ باپ
آرے توں اس صفا میں نور ... کہ جیسا آکاس سور
آرے تو اپسی دیکھ ... ظہور کوں کرتا لیکھا لیکھ
جیسا توں ہے ویسا دَ ... کیا وہ سنا کار ہے ایسا و
و خیالی دستا ٹھانوں ... وہ کیسا اپنا نانوں
اس کا بھی تو درشٹا ... وہ جوں چھاج میں سکا
یا جوں ہوا میں تارا ... یا تھال ڈھلے جوں پارا
یا دریا میں جوں موتی ... یا دیپ اندھیاری جوتی

سوال:۔ اتال میں یو نچہ دستا ہوں جو لک فہم ہے جہاں تھے کھیر میں کھیر دوسرا اپنا دستا نہیں سب سنا کار دستا۔ اس کا بھیت کھولو۔ سمجا و کر بولو۔

جواب:۔ توں اپس دیکھ۔ کیا جیسا توں سن نرانکار دیسا تو اونھوے کہ توں نور منور اے عارف تو اس ہوائے صفا میں مل صفا ہوتا کی اس میں دو سرا رنگ نہیں دستا۔ جز ہوائے صفا تمام ہور نظر میں آوے و خود ہم ہوا نماید۔ سبب اس ایک متشابہ دیک کہ روشن ہو آوے ہیجوں تخم جن کی در خاک باشد و در ہنگام دھوپ کالا خاک در خاک نماید و تخم در خاک باشد ہر جنس اپنے روپ سوں جو سیج تو جز خاک

www.taemeernews.com

لوڑے نظر میں نہ آسی الاّ خاک تو در فہم دیکھ۔ کیا تخم سو خاک نہ تخم نرالا و ہم خاک بھی نرالا۔ ولیکن دیکھن میں خاک میں خاک دستا و ہنگام پر موں باہر آتا۔ تخم جنا یا کہ در خاک منزہ و اپیست تھا۔ یہی نمونہ تخم مشاہد و زمین ہوائے صفا دیکھ۔

سوال:۔

یو غفلت میری ٹوٹی　　جی نظر ایسی چھوٹی
یہ صدقے مرشد چھوٹا　　یہ کو ہارا اندھارا لوٹا

جواب:۔

وخالی کچ نہ کچ　　یہ جس کا اسپچ لوچ
جیسا خالی پھول　　یا دیکھن جیسا ڈھول

سوال:۔

کہ میں منو روشن　　کہ ماہر تھا فن
اس ہوا صفا کا بیچ　　سما پر جوں سورتج
وصفا میں میرا گھر　　وخلوت خانہ کر
یہ میرے میرے پاس　　یوں دستا خاص الخاص

مینج ستنتر آنکے پاچیں　　کہ دوسرا کوئی ناکیں
میں بیچوں بیچگونہ لامکاں　　لا صورت و لا نشاں
نہ مج پر کس کی سکت　　نہ منج کس کی ہے ہیبت
میں ایسا آنند کند　　سب ٹوٹے بکار جھند

جواب:۔ اے عارف!

یہ جیتے تیرے بول　　سب اپنی پچھان کھول
یہ جیتا کیا عرض　　اسے پچھان اپنی غرض

کہ من عرف نفسہٗ فقد عرف ربہٗ۔ اے عارف ثبوت باید کرد فقد نہ ... کہ خدائے تعالیٰ برکمال قدرت کہتا یہ کچی نظر کیا دھرتا؟ ولیکن فہم نہ کئی کہ صحیح توں بیچوں و بیچگونہ قادر توانا ہر باب سکت دھرتا۔ ایسے نہ جان کر اپیں ستنتر دیکھتا و بیچوں دیے

www.taemeernews.com

چگونہ کہ اللہ تعالیٰ چوں و بےچگونہ اس کا عکس وچھانوں سوتوں کہ یہ توذات باری تعالیٰ کا اے عارف اجوں تو نور اس مور اصفا میں ہژدہ ہزار عالم بہ جیتاں شاہدیاں برتہاریاں سو تیرا روپ اور سب عالم کا روپ وکل جمیع الارواح دیکھ، تجہ میں اوراس میں کچھ تفاوت ہے یا نہیں۔

سوال:۔ کل صفتاں خارج کیا تو سب ہچ ذات دوسرا چیز نہیں دستا جیون کی یک آگ بھورو پ سوں امادر صفات تفاوت ولیکن ذات درتیزی میں یکچ جُز کا اس میں شک نہیں۔

جواب:۔ اے عارف نہ فکر کر دیکھتا کہ یہ کل شاہدی کس تھے بار ہوئی واس کا چکان بارا کون کی جس کا پرتیو عالم کل۔

سوال:۔ سب مینچہ منج میں دوسرا دستا نہیں۔

جواب:۔ تو ہے آشکارا کوں کیا و جملہ عالم کون۔

سوال:۔ نظم

نہ کرے کوئی آشکارا — یہ سہجیں سہج پکارا
سہجیں ہوتا سہجیں جاتا — سہج ہمارا ستھارا

جواب:۔ جہاں سہج تو کرنے کیا سہج اس کا نانوں جے نہ آنکار پرکار اس سہج میں خبر محیط کے کندہ باشد۔ دیکھیا لوڑے فہم مرشد سوں لودر حکم حکیمی کہ جز کنندہ کچھ نہ ہوسی۔

سوال:۔ تو مجھ تے دوسرا کوئی نہیں؟

جواب:۔ تو کیا یہ سکت تیری ہے۔ کیا جے توں کرے سو ہونہارا ہے؟

سوال:۔ تو سہج میں کچھ کرتے نہیں صحیح تو سہج کا محیط میں دستا ہوں اگر میری کرنی نہ ہوئے ہور سہج بھی نہ ہوئے تو تسرا کرتا کون کہنا؟

جواب:۔ اے عارف یوں اول فہم کر دیکھ کہ سہج میں کچھ نہیں کرنے نہ منج میں کہ تو مجرد بنیدہ وکنندہ کسے دیگر است۔

سوال:۔ علم الیقین میں آتا۔ اما عین الیقین دستا نہیں کہ قدرت پر نظر پڑتا ہے ولیکن ذات پر نہیں یہ معما اس فکر میں خلاصہ میرا مجھ تھے دور ہوا۔ مقام حیرت کا آہ

www.taemeernews.com

کھڑیا۔ میرا چارہ کچھ نہیں جز دستگیریٔ مرشد۔

جواب:۔ کہ تو نور خود را بہ بیں کہ چہ نشاں صورت واز ادراک دل خود را دید پس آں ذات منزہ بیچوں و بیچگونہ را چگونہ خواہی دید۔ پس آں ذات را بر خود بہ بیں کہ تو پر اوست ہمچوں در آئینہ رو نماید و توں آں روئے کہ در آئینہ است در آنجا تو ہم محیط است و در آئینہ روئے و از آئینہ ہر دو متصل و منفصل نماید ہموں نمونہ خدا را در خود شناس کن۔

سوال:۔ طالب اشتیاق را چنداں سرگرداں کنی از کرم خود ایں شما مارا۔

جواب:۔ یہ چرا جب قدرت تیری ہوئے نہ ہوئے۔

سوال:۔ میں دیکھن ہارا، میری کچھ قدرت مج پرتے نہیں یہ تمام کیوں کہوں۔

جواب:۔ یہ کیا صحیح دل میں تیرے آیا تو حق کوں پایا الیقین و ایمان سوں۔

سوال:۔ تحقیقی آئی کی کوئی کنندہ ابے؟

جواب:۔ اے عبد شاہد تسلیم باش و ایں سخن تحقیقی بشنو و اگر ارادۂ خدائے تعالیٰ و شفاعت محمد رسول اللہ ہوئے گا تو روزی گردو نہیں تو محال۔ محال واللہ محال است کہ قولہ تعالیٰ انک لا تہدی من احببت ان اللہ یہدی من یشاء۔ اے عزیز نہیں جانتا کہ تجھے ارادت کرنہارا کون ہے۔ نظم

ومشاہد کس تھے دیکھتا تیرا جس تھے
وہ تج میں جیتن ہارا کرتا سب سینگارا

و تجے جگاوے دے تجے سلاوے۔ تیرا محیط و تجے تھے منزہ اپنی قدرت میں آپیں اپے وجیں تھے۔ توں دیکھتا آپ وہی جان سکتا نظم

یہ شاہد یاں جس میں بار یہ سبھوں سرجن ہار
اس ہوائے صفایں ظہور وہی اسس کا نور
قدرت سوں انگے کار اس ہوا کا بھی سرجن ہار
جیسا تیرا روپ ہے اس کا دیکھ سروپ
وہ فہم کا بھنڈار اس قدرت انتہ نہ پار

خدائے تعالیٰ بذات خود روشن جوں دیوا۔ و تو نور بذات خود نہ چوں خانہ کہ

www.taemeernews.com

خانہ جز چراغ روشن نہ دیکھلاسی تو اے عارف اگر اس ہوائے صفا میں نظر کرے تو نہ آئے ولیکن فہم میں اپس میں دیکھ چیتن ناتہ کون کہ سب جگ جس کا چیلا مثلاً پانی میں جوں باؤ و بے پانی میں پانی دستا ولیکن باؤ نہیں دستا ولیکن باؤ اس پانی سوں ہے اما تول پرشناس ہے کہ جے دم پانی کا نہ ہوئے اما باؤ کا صحیح یوں پانی سو صفا ہوا و وذات کرن ہاری محیط۔ اس ہوا سوں بھی ہوا کی آرسی تھے منزہ بھی۔ جوں باؤ پانی میں و باؤ نرالا بھی اس محال بیان کرنے نہیں آتا کہ گنگ ساز و زبان۔ ایں آں نشاں است کہ قولہٗ تعالیٰ و فی انفسکم افلا تبصرون۔ خدائے تعالیٰ کوں اپس میں دیکھنا ہیچوں کہ آفتاب و برآن نظر کرون نتوانند۔ از شعاع آفتاب باید کہ خود را پیش آب بنہد و از آب نظر کند برائے آنکہ قولہٗ تعالیٰ نحن و اقرب الیہ من حبل الورید وہوائے صفا کی بھی آرسی قدرت سوں بار کیا و قدرت اپس میں رکھیا و شاہد پر تو ذات کا عکس ہموں است بلکہ اوست کہ الانسان سری و انا سرہٗ کہ الاف ان بنیان ربہ و دیگر منقول خلق الانسان من صورت الرحمان ثابت شد کہ من عرف نفسہ فقد عرف ربہ خدا تعالیٰ کی ذات قدیمی اس قدیمی میں تھے اصل قدرت و خدا جدا نیست ایں ہمہ مخلوقات فعل قدرت است ولیکن آں قدر نیست اول ذات خدا و بعدہٗ قدرت وآں قدرت کہ معنی اوست و در خدا در قدرت جائے میان ہر دو عشق پیدا شد و عشق را جائے دریں جا میان ہر دو ہیچوں است نہ عشق خدا کا و نہ قدرت کا عجب حکمت نہ ذات کا و نہ صفات کا عشق شعلہ درمیان جون کی ہلدو چونہ ان کے سیوک میں رنگ عشق لیلیٰ و مجنوں و عشق میان ہر دو بود وصال مابین بود عشق درمیاں یک رنگی لال پیدا شد نہ تقسیم ہلی کی نہ اجلی کی قضا درمیان ہر دو موقوف شد۔

سوال: عاجز بندہ شاہد است و اصل شاہد عبد حق است اما یو شاہد کی ذات میں فدا ہوی و بعدہ پھیرنا آوے خدا ایسا حال کہو وصال۔

جواب: خدائے تعالیٰ کی ذات پر تحقیق اپس پر یہ بعدہ تسلیم شود در ذات و یہاں تیرا بھاوتا نہیں کہ دائم یک حال وصال ہوئے مگر یک ساعت اگر او خواہد دائم قرار نیست نہیں کہ نعمت وجود و عارف الوجود و چار وجود خدا عقل میں ہوتے ولیکن ان قرار رکھیا ہے۔ قدرت تجھے اپنا بھاوتا نہیں مگر ارادہ پر خدائے تعالیٰ۔ اے شاہد بندہ خدا کوں نہیں جانتا کہ تجھے کیوں جگا یا مخفی گنج تھے جون کی چیکی ہے کا زساز سے تھے

www.taemeernews.com

جن کے بغیر کت نہ لگ سی وقراریت نہیں کئی ہوتیاں وکئی جاتیاں جز کت ظاہر روپ نہیں نہیں تو مخفی گنج میں چھپاں یہ کت سو عارف الوجود و شاہد نور جن کی یہ معرفت پرتیو شاہد نور کا و شاہد جملہ روح در صفا ہوائے نہاد۔ اس صفا میں کندن کر چھوڑیا جوں آسمان میں تارے یوں ہوا صفا میں سارے شاہد روشن عرفان تھے و عرفان عکس شاہد کا و شاہد عکس عرفان کا ایں دو آشکار قدرت تھے مثلہ شاہد جوں آرسی و آفتاب ذات و آفتاب کے شعاع تھے آرسی کا بنب کنارے ہوا وجب چھایا سو عارف الوجود تا وہ آرسی اپنی چھایا پر دیکھین ہارے تو شاہد و آرسی کی روشنائی آفتاب تھے آئینہ نہ انپڑ نہارے اجت کوں کہ اجیت در عالم کبیر است و آرسی در عالم صغیر است و صغیر عالم سو ہوئے صفا و آن صفائی نور و کبیرا عالم کہ قدرت کمال و در عین الیقیں صغیر و کبیر یکے است امایہ ہوا آسمان و زمین کے میانہ یہ ہوا ماؤ کچھ نہ کچھ و ہوائے صفا نوران ہوا مقیم۔

سوال:۔ اماؤ کیوں یہ ہوا اور وہ ہوا دسنے میں تو یک۔

جواب:۔ یہ جھوٹ و سب دسنے میں یک و لیکن انپڑے منہ معلوم پڑتا کہ جھوٹ تشبیہہ جوں کی پانی و سراب یہ سب ماؤ دیکھ سبھاؤ اندھارے میں عالم پنے کے وقت آیا آرسی میں بار نماید۔ ہوا نظر میں آتا سرکیاں آنکھیاں سوں حاصل۔ اما ہوائے صفا جز ادراک باطن نیاید۔ یہ ہوا کھتا آکاس دیکھتا آکاس سب میں ہے اماد ہوا بے نہایت یہ ہوا اس صفا کے پیٹ میں وہ ہوائے صفا نکتہ و یہ ہوا حرف نکتے کے پیٹ میں نکتہ قلم میں یعنی قدرت میں جو نکہ ہوائے صفا کا باطن تھا آرسی میں تو اس ہوا کوں دخل ہوا و کشادگی آرسی منہ باطن تھا۔ یہ کشادگی تو دخل کیا و عالم کا عکس آرسی میں دکھلایا و آرسی سو قدرت کا تشبیہہ جان تو اس قدرت میں ہوائے صفا دکھلایا شاہد نور کوں و جملہ جان جہانیاں کوں و عالم علوی کبیر او عالم باطن ان دونوں تھے جدا یعنی دین و دنیا تھے کفر و اسلام تھے امادہ وجود خدائے تبارک تعالیٰ کا واجب الوجود بقا یا قدرت حقا کہ واجب الوجود کا کہ بیچوں و بیچگونہ ابتدا و انتہا ایں است اینجا ہمہ فانی نماید کہ کُلُّ شَیٍٔ ھَالِک" الاّ وجہہ و دیگر منقول کہ کُلّ من علیہا فان و یبقیٰ وجہہ ربک ذو الجلال والاکرام و ممکن الوجود خدا کا وہ ہے کہ اس میں تھے حرکت قہر اور لطف بندیاں پر

www.taemeernews.com

نازل ہوتا ہے۔ یہ صفتیں ممکن الوجود و ممتنع الوجود۔ اس قہر اور لطف کے درمیانی مقیم
وغنی کہ واللہ غنیٌ حمید و عارف الوجود۔ کہ سب چیزاں پر محیط۔ دانا ترکہ ان اللہ
علیٰ کل شیئٍ علیم و بر ایں ہر چہار وجود شاہد است و شاہد بر قدرت است۔ قدرت
عکس شاہد کا، قدرت کا بار عارف الوجود لگ، و آں شاہدی خدا کی بر ہمہ شاہداں جاں
خدا است کہ کلام ربانی فلک تیا سو من روح اللہ ایں چہار وجود ذاتی است و
صفاتی بیان کنم۔ جی کچھ بھوتا کار نظر میں آوے ظاہر کی جیتا سب واجب الوجود ممکن
الوجود جیتا تھول میں چیتن ہارا یعنی تمام تو ہیں جملہ روح حرکت کرنہاری سو خدا تعالیٰ کا ممکن الوجود
ممتنع الوجود۔ یہ جیتا حرکت ہو کر قرار پکڑ نہارا ہے ایسا کچھ قرار عالم کا سو ممتنع الوجود
اللہ کا د جملہ عالم کا معرفت سو عارف الوجود وہ جملہ شاہد را ہمہ یک شاہدی خدا کی
واللہ عالم۔

سوال:۔ خدا تعالیٰ بیچوں و بیچگونہ کیا صورت دیکھنا اچھے۔

جواب:۔ خدا تیری نظر میں و صورت قید میں و عین ہیں تو آ نہارا تھوے اگر جیسا وہم کرے
گا د تیرا چ وہم کا بار دسے گا ولیکن دو سب وہم تھے کنارے جان۔

سوال:۔ تو یہ حدیث کیوں کہ ان اللہ جمیلٌ و یحب الجمال۔ یہ سب صورتاں و خوبی وہاں تھے
بارے کی ایں و جمیل ہے۔

جواب:۔ یہ صورتاں وہاں تھے بار ہیں ولیکن دو کیسی صورت جیسا نہووے جوں کی بیج میں پھل و
پھول و کانٹے سب کچھ بیج تھے ہوا ولیکن بیج اس ہوتے ایسا نہ ہوئے۔ اس چیزوں
تھے بے روپ دکر روپ بیج کا تو پھول تھے اور شبیں وہ سب روپ تو اسی کا د لیکن بیج سوں
پھول اور پھول سوں بیج اس خاطر بے شبہ و بے نمونہ جز انسان اور صورت نہیں
کہ انسان کا صورت خدا کے لطف تھے ہوا ہے منقول چنانچہ خلق الانسان من
صورۃ الرحمان "کہ رحمان کی صورت انسان ظاہر نمود جز صورت انسان دگر
صورت رحمان کجا یابد تسلی نہ شود جز انسان کہ وے شبہ و بے نمونہ دگر صورت
کند جز انسان دگر نباشد لاشک اینجا یقین باید کرد ولیکن بذاتہ انسان یہ وہی
رحمان ایں درست نہ باشد کہ خدائے تعالیٰ۔ بہ ذات قدیم قائم است و انسان را
بدیل است و خدائے تعالیٰ بے صورت دگر صورت کند جز انسان دیگر نیست

www.taemeernews.com

وگر فہم کنی ہمہ جہاں صورت خدا است ولیکن بر ہمہ صورت افعل انسان است تا جز انسان خداشناس آں را دگر صورت نیست کہ خلق آدم علیٰ صورت اصلہ کہ بے شبہ و بے نمونہ چنانچہ تمثیل اگر آسمان و زمین بینذ گوید کہ قدرت است و اگر شمس و ماہ بینند گویند قدرت است ایں چنیں ہر شئی را ولیکن قدرت تو یہ نہ ہوئے کر قدرت منزہ ہے یہ تمام کام قدرت ہے ولیکن قدرت نظر میں نہیں آتا تو قدرت کا شناس فعل پر کہ قدرت لامکاں و فعل بر مکاں نماید۔ دریں معنی فہم کن صورت انسان و رحمان۔

سوال:۔ قدرت کس پر بار ہوا؟

جواب:۔ نور پر نور باطن کوں قدرت سوں ظاہر کیا۔ نور بے روپ و قدرت سوں روپ۔ جز نور قدرت کا بار نہیں۔ اگر نور نہیں تو قدرت کس پر تصرف کرے؟ و صورت دیکھلائے تو اس بوجھے کون؟ علم ثلاثی لوڑے کہ اثالث بالخیر۔

سوال:۔ علم ثلاثی کیا؟

جواب:۔ یکے خدائے تعالیٰ و دوم نور سوم قدرت ایں ثلاثہ را علم ثلاثی گویند۔ در نزد محققاں ایں علم ثلاثی در ہر شئی باید شناس۔

سوال:۔ نور کون؟

جواب:۔ کہ نور بے روپ مخفی باطن فہم میں آتا ولیکن نظر میں نئیں دستا۔

سوال:۔ قدرت کون؟

جواب:۔ کہ روپ ناﺅں نشان کر دیکھلاتا۔

سوال:۔ خدائے تعالیٰ کون؟

جواب:۔ دونھوں کو ظاہر کر دکھلایا سو خدا دونھوں کا کرتا تو یہ علم ثلاثی عارف را باید شناس در ہر شئی۔ اگر تمام نظر میں یوں آوے پس در ہر شئی محیط ادرا نماید۔

سوال:۔ ہر شئی میں یہ علم ثلاثی کیوں روشن ہوئے؟

جواب:۔ نور باطن تھا قدرت سوں، قدرت وہی جے باطن کوں ظاہر کر دکھلایا جے دستا ناﺅں روپ سوں وہی قدرت، نور و قدرت کو ملا ظاہر کیتا کر نہارا سو خدا۔ تشبیہ جون سونا دسونار کرنے سونا سو نور و قدرت سو زیورہائے گوناگوں

www.taemeernews.com

وکرنے میں موہر نانوں دیکھلایا سونے کا وکرنے سونے پر بار ہوا سونے کا روپ ہوا یا دسنے میں سو جیہ قدرت اگر کرنے نہیں تو سونا بے روپ باطن تھا کرنے تھے ظاہر ہوا و ظاہر روپ سو قدرت نہیں تو سونے کوں سونا کیا جز روپ سونا وکرتوت کو ملا۔ بار کیا سو گھڑ نہارا تو ظاہر سب قدرت باطن نور و محیط ذات با قدرت باری تعالیٰ کہ بر ہر دو وگر نور نہیں تو قدرت کا ہے پر بار تمثیل علم نہیں تو عالم کیا ؟ جوہر نہیں عرض کہاں ؟ ملوک نہیں بادشاہ کیاں ؟ مال نہیں خرچ کہاں ؟ تو یوں تمام عالم نور تھا قدیم و نانوں نانوں وردپ روپ ہوا سو قدرت دو و کمغو کا کرنا سو خدائے تعالیٰ ان دو تھے تیسرے کا پچھان کہ علم الیقین تھے عین الیقین ہے تو خدا ظاہر با قدرت خدا باطن با نور عجب حکمت احکم الحاکمین۔

سوال:۔ خدائے تعالیٰ کا دیدار جائز ہے کہ دیکھنا ؟

جواب:۔ ایں جا دو قوم اندر دو وہم گرفتہ اند و بعضی کسان یک می گویند خدائے تعالیٰ را دیدن جائز نیست و بعضی کسان می گویند کے جائز است ایشاں ہر دو راست ہم می گویند در فکر دیگرے بر ہر دو خطا لازم آید کہ ایشاں می گویند کہ خدائے تعالیٰ بے شبہ و بے نمونہ لاقید، اگر صورت و قید میں آیا تو مخلوق ہوا تو اس کا بھی کر نہارا خریز کوئی ہے کہ نظر کی قید میں آیا اگر صورت ہے تو تبدیل ہے کہ صورت قدرت میں سنپڑ یا قید منہ آیا کیا تو یہ نظر اپڑن ہاری ہوئی ذات کوں تو خدائے تعالیٰ بے نہایت کیا جیونٹی کی نظر میں دریا سماں ہاری ہے۔ لامکاں قدرت پر تھے دل سوں انپڑنا ہے نہ کی صورت و شکل و بعضی کہتے ہیں کیاں انکھیاں سوں دیکھیں کے یک شئی سوں صورت شکل سوں بعضے کہتے ہیں کہ چنانکہ در دنیا ہموں طریق در آخرت عین الیقین در دل پیدا شود جیوں کے اپنا روح ایس کوں دیکھنے کا کچھ آرزو ہے کہ روح بے صورت دل کے علم سوں جاننا ہے واگر روح اپس تھے خیر یز کر دیکھنے کی تو وہ روح نہ ہوئی یوں اللہ تعالیٰ کا ذات کل صفات سوں موصوف ہے جونکے تن میں روح، اپس سوئے یا طرف ہوا

www.taemeernews.com

تو یکجا ہستی لازم و یکجا نیستی و خدائے تعالیٰ یکجا ہست و یکجا نیست آں دو باتاں تھے منزہ ہے برائے آں قید کردن نہ تواند۔ الیقین بدل سوں خدا ثابت ہے۔ ایشاں ایں چنیں گویند۔ یہ قوم یہ اپنے دہم پر یو کیا ولیکن کمال قدرت راندانند وبعض کہتے کہ دیکھنا ہے سرکیاں انکھیاں سوں یک شئی کا صورت شکل سوں خدائے تعالیٰ قادر ہے۔ بے شبہ و بے نمونہ تحقیق ہور اسی کا قول کہ قال اللہ تعالیٰ وجوہٌ یومئذٍ ناضرۃٌ الیٰ ربّہا ناظرہ۔ پس کیا عجب کہ اپس میں صورت ہو دیکھلایا کہ تو قادر توانا سکتا ان دیکھلاؤں کا کہیا ہے۔ آخرت کوں دکھلائے گا۔ انن کا یقین یوں ہی سوئے وطرف حق ہے کہ کلام ربانی ہے وبعضی کہتے کہ سوئے وطرف دل کے فہم سوں ہے۔ پس نزد عارفاں و محققاں ایں ہر دو کمال قدرت راندانند کہ یہ ہر یکے اپنی اپنی فہم سوں پکڑتے ولیکن اس کا خواست نہ جانتے و در کلام سوئے طرف می فرماید کوئی سیر کیاں انکھیاں سوں کوئی دل سوں اور اے کلام معما کہ قول علیہ السلام القرآن علیٰ اربعۃ وجہہ العبادات والاشارات والحقائق واللطائف العبادات للعوام والاشارات للخواص والحقائق الاولیاء اللطائفین الانبیاء لا انبیاء واللطائف العارفین۔ ولیکن فہم خاصاں نہ یوں دم زونی ہے نہ ادراون وکر سکے تو صورت دیکھلاوے وگرنہ تو دوسرے کا کیا مجال۔ درمیانی کے سب صورتاں اس تھے بارسکلیاں کوں جن روپ کر دیکھلایا پس کیا عجب اپنی قدرت سوں یک تنا کھڑا کر سکے تو آں روز وگر خواہد تا امروز کہ قادر توانا ہے مَن کان فی ھٰذہٖ اعمیٰ فھو فی الاخرت اعمیٰ واضل السبیلا۔ اصل مقصود اول اندھلا وہی کی جس کے یقین میں شک اچھے کہ خدا کی ہستی میں گمان دھرتا بر قدرت نہ شناسد۔ پس جوں کہ اعمیٰ کر شناس حق تعالیٰ پر یقین باید در دل و کر سکے تو صورت بھی یک اپنی قدرت سوں باوجود کر دیکھلاوے۔ دریا نہ کہنے کے کیا زہرہ ہوئے کہ یک اپنا امر کا قطرہ ظاہر کر دیکھلایا ہوے وگر تمام بذاتہ اپیں وہی وہی ہے کہیں گے تو نہ ہوئے کہ باقدرت سوں یک وجود کر دیکھلایا۔

سوال:۔ ہور متصل ہیں منفصل کیوں؟

www.taemeernews.com

جواب:۔ جوں تن میں جیو یا خوشبوئ جوں پھول میں۔

سوال:۔ خدا تعالیٰ ایک اچھے سب میں کیوں ؟

جواب:۔ جوں ہمیں اپنے اعضاء اپنے ہر یک اپیں محیط۔

سوال:۔ ایکج سب میں کیوں ؟

جواب:۔ ع

جوں یک اندھارے ٹھار ایک بھانڈا لیا سنوار
اس بھیتر باتی یک کروڑوں لاکھوں دیکھ
یہ سب میں ویسے محیط پن دیوا تو الیت
یا کھنٹہ جوں بھانڈے سارا ایک اجت لاکھوں ٹھار

سوال:۔ خدائے تعالیٰ اپنی قدرت میں محیط کیوں ؟

جواب:۔ جوں ہمیں اپنی معرفت میں۔

(کلمۃ الحقائق۔ مطبوعہ)

www.taemeernews.com

امین الدین اعلیٰ

امین الدین اعلیٰ برہان الدین جانم کے فرزند اور شمس العشاق شاہ میراں جی کے پوتے تھے۔ شاہ امین کی ولادت ان کے والد کے انتقال کے بعد یعنی ۲۲ رمضان ۱۰۰۰ھ میں ہوئی۔ بچپن ہی سے انھیں علم اور زہد و تقویٰ سے غیر معمولی شغف تھا لیکن والد کے انتقال کی وجہ سے اُن سے کسب علم نہ کر سکے۔ برہان الدین جانم نے اپنے خلفاء اور خاص مریدوں کو امین الدین اعلیٰ کی تعلیم و تربیت کی طرف توجہ کرنے کی بطور خاص ہدایت کی تھی۔ ان کی وفات کے بعد اُن کے مشہور خلیفہ محمود خوش دہان نے اپنے مرشد کی وصیت پر عمل کرتے ہوئے امین الدین اعلیٰ کو علوم ظاہری و باطنی سے مستفید کیا۔ امین الدین اعلیٰ نے قادریہ اور اس کے بعد چشتیہ سلسلے میں بیعت حاصل کی تھی۔ شاہ امین کے فرزند باباشاہ حسینی تھے جنھیں ۱۰۸۰ھ میں خرقہ خلافت عطا کیا گیا تھا۔ راقم نے "من سمجھاون" میں باباشاہ حسینی اور اس سلسلے کے دوسرے بزرگوں کے حالات پر تفصیل سے روشنی ڈالی ہے۔ امین الدین اعلیٰ نے بمقام چوکھنڈی ناگ جھری پر ۱۰۸۶ھ میں وفات پائی اور اسی جگہ دفن ہوئے۔

صوفیاء دکن میں امین الدین اعلیٰ کی شخصیت ایک امتیازی شان کی حامل نظر آتی ہے۔ شاہ امین اور ان کے مریدوں نے نظم و نثر کی ترقی میں نمایاں حصہ لیا ہے۔ ایک ایسی زبان جو "گھریھاکا" کہلاتی تھی رشد و ہدایت کا موثر ذریعہ بن گئی جس کی وجہ سے رفتہ رفتہ اس زبان میں فکر و فن کے اظہار کی اچھی صلاحیت پیدا ہوتی گئی۔ امین الدین اعلیٰ نے نثر میں بہت سے رسالے سپرد قلم کیے ہیں۔ "گنج مخفی" "رسالہ وجودیہ" "گفتار امین الدین" "ظاہر و باطن" "عشق نامہ" "شرح کلمہ طیب" اور "کلمۃ الاسرار"

www.taemeernews.com

میں انھوں نے اپنی تعلیمات کا نچوڑ پیش کر دیا ہے۔ "گنج مخفی" میں وجود کے مراتب اور تنزلات کی مفصل شرح کی گئی ہے اور اس رسالے کی نثر مربوط و مرتب ہے۔ زبان کی قدامت کے باوجود کہیں اشکال پیدا نہیں ہوتا ایک ایسے دور میں جبکہ زبان ابھی عالم طفولیت میں تھی اور اپنے تشکیلی دور سے گذر رہی تھی اتنی اصطلاحات وضع کرنا اور انھیں عوام کے لیے قابلِ قبول بنا کے پیش کرنا آسان کام نہیں تھا۔ شاہ امین الدین کی عبارتیں سلجھی ہوئی اور ان کے فقرے برجستہ ہیں۔ "رسالہ وجودیہ" میں مصنف نے اپنے مخصوص تصوف یعنی پانچ عناصر پچیس گن سے بحث کی ہے۔ ان کے اکثر بیانات میں استعارے کا لطف پیدا ہو گیا ہے۔ "گفتار امین الدین" میں ذات باری تعالیٰ اور نور محمدی سے متعلق تشریحات موجود ہیں۔ زیر بحث مسائل کی تائید کے لیے جگہ جگہ استدلال اور معقول توضیحات سے عبارت کو مدلل بنانے اور زور بیان پیدا کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ عناصر کی خصوصیت ان کے "گھروں" وجود کے "جوہروں" اور "دریاؤں" کے بیان میں۔ مصنف کا شاعرانہ تخیل بروئے کار آیا ہے۔ رسالہ ظاہر و باطن کی عبارتیں روانی اور دل چسپی سے خالی نہیں۔

شاہ امین کے رسالے "کلمۃ الاسرار" میں اُن کے دوسرے رسالوں سے زیادہ ادبیت موجود ہے اور یہ رسالہ شاہ امین کا سب سے طویل نثری کارنامہ ہے۔ مراتب وجود کی تفہیم کے لیے انھوں نے تمثیلی اسلوب سے مدد لی ہے اور ایسی مثالیں پیش کی ہیں جن میں تشبیہ اور استعارے کا پیرایہ دلکشی پیدا کر دیتا ہے بحیثیت مجموعی شاہ امین کے نثری رسائل کے بارے میں یہ رائے قائم کی جا سکتی ہے کہ ان میں متصوفانہ اصطلاحات کی بہتات ہے۔ پانچ عناصر پچیس گن کے نظریے کی تکرار ہے اور کہیں ناصحانہ عنصر بھی اپنی جھلک دکھاتا رہتا ہے۔ امین الدین اعلیٰ کی عبارتوں میں روانی، سلاست اور ربط و تسلسل کی کمی نہیں اور کہیں کہیں تشبیہات و استعارات سے بھی مفہوم کی وضاحت کا کام لیا گیا ہے۔ کہیں وہ نور محمدی کی حقیقت بیان کرنے کے لیے سکندر اور نوشابہ کا قصہ سناتے ہیں تو کہیں "لا" کی اشاریت کو واضح کرنے کے لیے سمندر اور مچھلیوں کی علامت سے کام لیتے ہیں۔ یہاں یہ بات قابل غور ہے کہ برہان الدین جانم کی زبان پر "دیسی الفاظ" کا غلبہ تھا لیکن شاہ امین کی تحریریں عربی اور فارسی سے اثر پذیری کی غماز

www.taemeernews.com

ہیں۔ انھوں نے فارسی اضافتوں اور ترکیبوں سے بھی کام لیا ہے۔ اپنے رسائل میں وہ دکنی نثر کے درمیان فارسی جملے لکھتے جاتے ہیں۔ ان کا کارنامہ یہ ہے کہ انھوں نے اپنے والد کی قائم کی ہوئی روایات کو آگے بڑھایا اور اردو نثر کو اس منزل تک پہنچانے میں مدد دی جہاں اس کے منفرد خد و خال ابھر سکے اور اس کا مخصوص مزاج اور انفرادی آہنگ اور لب و لہجہ متعین ہو سکا۔

www.taemeernews.com

کلمۃ الاسرار

عجب دریاے بیچوں کا گہرا ہے لانہایت۔ یو اوسے انکھیاں سے عرفان کی تمیں اے عارفاں دیکھو نہ اوس کا تھاؤ کچھ دستا بہو گہرا او دریا الہ کا ہے جسے حد ہور نہایت نئیں سو لا اللہ کا موتی اوسے دریا میں ڈہونڈو۔ اوس موتی میں عجائب جوت سوت نور محمد ہے۔ تجلی نور کی اوسکوں اب رسول کر بوجو۔ ایتا کلمہ کے معنیٰ کوں ذرا چیت لائے کر سنو۔ رحیمی پر سوں پوچھیا ہے اوسکوں دل اوپر لیکھو۔ لا الٰہ الا اللہ محمد الرسول اللہ باطن تھا سو ظاہر او محمد رسول ہن کر آیا باہر۔

او مرید نے پوچھا مرشد کامل سوں۔ اے مرشد رہنما والے ہادی صاحب زماں کلمہ کا معنا کیا ہے سو بولو ہور مہربانگی کر کے یو رمز مجہ پر کھلو لو۔ تب مرشد نے فرمایا! کلمہ کا ظاہر کا معنا یو ہے کہ نہیں کوئی معبود برحق مگر اللہ ہے ہور محمد بھیجے گئے اللہ کے ہمیں اس معنیٰ کوں برحق کر جاننا اور اللہ کو ایک کر ماننا تب ظاہر کا مسلمان ہوئے۔ لیکن کلمہ کا باطن کا معنیٰ ہور ہے جب تلک اس باطنی معنیٰ کوں نئیں سمجھا تب تلک باطن میں مسلمان نہیں ہوا۔ مثال اس کا یو ہے کہ سورج کی دھوپ دیکھ کر معلوم کیا کہ سورج کو دیکھا نہیں یو محمد صاحب کے معجزے ہوئے ہیں۔ لیکن اللہ نا ہوتا تو محمد صاحب کو کون بھیجتا ؟ ہور محمد کے معجزے کہاں سے پیدا ہوتے۔ ظاہر یو کلمہ کا معنا بوج کر اتنا معلوم کیا و لیکن خدا کوں نئیں دیکھا ہور محمد صاحب کوں نہیں سمجھیا کہ اللہ محمد میں کتنا تفاوت ہے۔ ہور اللہ کس کا ناؤں ہے۔ ہور محمد کس کا ناؤں ہے یو رمز نہیں معلوم کیا تب تو مسلمان باطن میں نئیں ہوا۔

تب مرید نے یو بات سن کر عاجزی سوں کھڑا رہ کر مرشد کو سجدہ کیا اور کہا

www.taemeernews.com

اے مرشد برحق شتابی کلمہ کا معنا باطنی بولو ہور یہہ نکتہ مجہ پر جیگی سوں کھولو۔ وگرنہ مجہ پر بہوت بیقراری ہے ہور یو دن نہیں سب رات اندھیاری ہے۔ کلمہ میں " لا " کیا ہے۔ ہور " الہ " کیا ہے۔ ہور " الا اللہ " کیا ہے۔ ہور " محمد رسول اللہ " کیا ہے۔ کیونکہ اللہ پاس سوں آیئے ہیں۔ یو سب کیفیت بتلاؤ ہور سب کی حقیقت مجھے دیکھلاؤ۔ تب مرشد رہنمائے مہربانی ہوکر کہیے کہ اے مرید صادق اب تک چت لاکر سن ہور خطرے کوں جمع کرکر یو معنا دہیاں میں لیا کر خاطر جمع ہوکر سنے گا تو اوس معنیٰ سوں تیری خاطر جمع ہوئے گی وگر نہیں تو دھیبے کے انگے شکی بجائے تو دھیلا کہا میرا بھاؤ ہوتا ہے۔ وہ کیا جانے کہ کیا ہوتا۔ یوں اگر میں تیرے انگے بوجوں گا ہور تو نا سنے گا تو تجے کیا فائدہ ہوئے گا۔ اگر یوں نکتہ سنا چہتا تو ایک دل ہوکر ایک چت ہوکر سن لاکوں سمجھ کر لاچ ہوکر رہ۔ اس واسطے کہ لوکاں کہتے ہیں کہ جیسے سوں تیسے ہونا تب اوسکی کیفیت کوں پایا یو نچ سراپا ہیں لا ہونا تب اوس لا کی حقیقت معلوم کرنا۔

ارے بھائی لا کہتے ہیں نہیں کوں اونہیں کیا ہے اوسے سمجھنا بھی کہ لوکاں بولتے ہیں کہ اول عدم تھا سو اوس عدم سوں سب عالم وجود ہوا ہور نابود میں سوں سب جہان بود میں آیا تو اتنا معلوم کرنا کہ جس شئی میں سوں یو سب عالم پیدا ہوا تو اوس شئی کوں نابود عدم کس وجہ جاننا۔ ارے بھائی چھلکا اچھا ہے تو اوس میں البتہ مغز نکلتا ہے اگر چھلکا نہ ہوئے تو مغز کہاں سوں باہر نکلے۔ کسی بزرگ نے کہا خوب بولے ہیں اسے خوب سمجھنا۔

اول کچھ نہ تھا وہ نرنکار تھا
دونوں جگ کا پیدا کرن ہار تھا

یہی حدیث قدسی اس بات پر شاہد ہے۔ کُنت کنزاً مخفیاً۔ یعنی حق تعالیٰ کہتا ہے۔ تہا میں گنج مخفی میں گنج خفی کیا ہے۔ اوسے سمجھنا سو مین لا ہے۔ لا یعنی نہیں سو او نہیں سب جاگا موجود ہے۔ ارے بھائی۔ نیچے زمین ہور اوپر آسمان ہے۔ اس زمین ہور آسمان کے درمیان جو چیز نہیں ہے اس نہیں میچ ہمیں اور تمہیں چلتے پھرتے ہیں۔ ہور کھاتے پیتے اور ہور سوتے جاگتے ہور جو کچھ کرتے ہیں سو اسی نہیں میچ کرتے ہیں۔

ہور اُوس نہیں میچ زمین ہور آسمان کھڑا ہے۔ اگر ہمیں فرض کیے کہ سات طبق آسمان ہور کرسی ہور عرش کے اوپر گئے تو انگے بولتے ہیں کہ لامکاں ہے لا تو کہتے

www.taemeernews.com

ہیں نہیں کوں پس معلوم ہوا کہ نہیں جسے کہتے ہیں وہ ہیچ نہیں عرش اوپر ہے اوس کا تھاوں پایا نہیں جاتا کہ اونہیں کہاں تلک ہے۔ اس وضا سوں اگر ہم سات طبق زمین کے تلے گھوسے تو سات طبق زمین کے نیچے بی نیچے ہے جتیں جسے کہتے ہیں وہچ بھر یا ہے۔ او نہیں نیچے کہاں تک بھر یا ہے اوس کا نیں کا تھاو نہیں معلوم ہوتا کہ کہاں تک بھر یا ہے۔

یہی اس جہاں کے گرداگرد ہوا اس پاس زمین ہے ہور زمین اوپر دریا ہے۔ اگر گر ہمیں فرض کیے کہ زمین ہور دریا کے پیلاڑ گئے۔ ہور اس کے حد نہایت کوں انپڑے تو اس کنارے کے پیلاڑ گئے تو بھی جیسے نہیں کہتے وہیچ نہیں دسے گا۔ او نہیں کہاں تلک ان کے ہے سو اوس نیں کا نیں نپا نا پایا جائے گا۔

ارے بھائی۔ علماں بولتے ہیں کہ قیامت کے دن ساتوں طبق زمین ہور آسمان ہور جو کچھ اس دونوں کے درمیان ہے اوسب (ٹوٹ کر) نابو ہوئے گا تو اس وقت یہاں سے تا واں سے جیسے لاکہتے ہیں ہور جیسے نہیں بولتے ہیں وہیچ اچھے گا تو یہاں بھی اتنا معلوم کرنا یوں سب عالم کوں کہاں سو آیا تھا ہور کہاں جاگے گم تو یہاں بھی اتنا بوجیا چاہیے کہ جس شئی میں سوں یہ سب عالم باہر آیا ہور بھی اوس شئی میچ گم ہوا تو اوس شئی کوں نہیں کیوں کر جانتا ہور اوس شئی کو نابود ہور عدم کیوں کر بولنا۔ یہاں تک عقل کے انکھیاں سوں دیکھ ہور کچھ دل سوں سمجھ کے چراغ کا نور کہاں سوں پیدا ہوا بھی کہاں گم ہوگیا ہور یہ اتی باؤ کہاں سوں نکلی ہور کہاں جاکے سماتی ہے۔ ہور یہ سب اواز کہاں سوں نکلتی ہے ہور بھی کہاں جاکے سماتی ہے ہور فانی ہوتی ہیں۔ "کل شیئ ھالک الا وجھہ" "کل من علیھا فان ویبقی وجہ ربک ذوالجلال والاکرام" یعنی زمیں ہور آسمان جو بھی کچھ ہے اس دنیا میں دونوں کے درمیان اوسب فنا ہونے کے جو ذات بیچوں بے شبہ بے نموں ہے سو اوجوں کا تیوں ہے۔ الآن کما کان اے بھائی اس نکتہ کوں نیکی سوں سمجھ اوس لاکوں ہور اس بیچوں بے چکوں کوں ایکچہ ہور یہ نکتہ اپنے دل پر یقین کر لکھ "لا الہ الا ھو الحی القیوم" وہی بیچوں جسے لا کہتے ہیں وہیچ زندہ اچھ کر قائم کھڑا ہے۔

حضرت عین القضاۃ الہی فرماتے ہیں جو پیش استاد تو میرد و سرفرو بردوں تو نرگس وار

ارے بھائی انکھیاں جہاں کو نکو اوس لاکوں عیں بیچوں بے چکوں بے شبہ بے نموں تحقیق کر جان۔ ہور یو بات ہماری جھوٹ ہور خلاف کر نکو جان سمجھ کر سانچہ کر مان۔

www.taemeernews.com

اگر کچھ تیرے میں ہے عقل توں اپس کوں بھی لاچ سمجھے کہ لالچ دل میں لیکھ۔ اس محل میں ایک حکایت یاد آئی ہے۔ اس حکایت کوں خوب دل سوں سمجھ کر لا کے معنیٰ دھیان لیا ہور مچھلی تمن لاکا دریا سب جاگا پایا جاتا ہے۔

نقل ہے مچھلیاں نے اپس میں پانی بچہ اچھ کر فکراں کیاں کہ لوگوں کہتے ہیں کہ مچھلیاں کا جیو مول سو پانی ہے ہور ہمیں تو پانی کیا ہے کر دیکھیاں نہیں پانی کوں دیکھا کہ پانی کیا ہے۔ ہور پانی ہمارے سوں کیتک دور ہے کدھر ہے اپس میں اپیں بہوت فکراں کیا ہور پانی کوں بہت ڈھونڈیاں ولیکن پانی اونوکوں نہیں دستا۔ پیچھے دونو میں سوں ایک مچھلی بولی کہ پانی ہمناکوں کہاں دسیسے گا چلو فلانی بڑی مچھلی پاس اونناکوں پانی بتلائے گی ہور کہاں کتک دور ہے سو دیکھلائے گی۔ تب اُس بڑی مچھلی پاس او سب مل کر گیاں ہور اپنی حقیقت بیاں وار کھیاں کہ توں سب مچھلیاں سوں بڑی ہور ہم سب مچھلیاں کی سردار ہے۔ تجھے پانی معلوم اچھے گا ہور توں پانی کوں اچھے گی تو خدا واسطے پانی ہمناکوں دیکھلا۔ کس واسطے کہ لوگاں کہتے ہیں کہ مچھلیاں کا ٹھاؤ ٹھکان ہے ہور پانی مچھلیاں کا جیو مول ہور مچھلیاں ہمیشہ پانی بیچ رہتیاں ہیں ہور پانی نہ ہوئے تو مچھلیاں تڑپڑا مر جاتیاں ہیں۔ ہمیں تو پانی کیا ہے کر دیکھیاں نہیں ہور یو بات کیا کہ اپنے جیو مول کوں نا دیکھیا ہور جس مکان میں رہتے بستے ہیں اوس مکان کو نا جاننا بڑی بے دقوفی ہور احمقی ہور نادانی ہے بلکہ جو کوئی اپنے جیون مول کوں نا پہچانے تو اوس پر کھانا پینا حرام ہے ہور سب زندگی اوسکی مردار ہے۔

پیچھے اوس بڑی مچھلی نے تعجب کر کر ہنسی ہور بولی کے تمناکوں پانی کیوں دستا نئیں۔ تمہاری انکھیاں پر کا کیکا پردا پڑیا ہے تمارا دل کدھر کوں گیا ہے ہور تمناکوں کیسی غفلت نے گھیری ہے۔ جو ایسا پانی تمناکوں دستا نہیں؟ ارے دیوانیاں ہو۔ پانی تمہارے نیچے اوپر، داوے، باوے۔ انگے پیچھے تمہارے مومیں تمہارے کان میں انکھیاں میں تمہارے سینے میں دل و جان میں بھر یا ہے ولیکن تمناکوں دستا نہیں ایسا پانی کیوں نہیں دستا سو تعجب بات ہے۔ حضرت عین القضاۃ صاحب بولے ہیں کہ ؎

از دروں تا بروں نشیب و فراز
از پس و پیش تا یمین و یسار

www.taemeernews.com

شاہد لا الہ الا ہو

پیش تو پردہ کرد از رخسار

پیچھے اوس بڑی مچھلی نیں یو سب کیفیت کہہ کر ملائی ٹھلائی کنارے پاس اون سب مچھلیاں کو لے گئی ہور ایک جھکولا ایک دی کہ جو ساریاں مچھلیاں پانی میں سوں ساریاں جاکر باہر پڑیاں ہور تڑپنے لگیاں۔ پیچھے پکاریاں کے بیگی سوں ہمنا کوں کھینچ لیو وگرنہیں تو ہیں تڑپا کر مرجاتیاں ہیں اب حقیقت پانی کی ہمنا معلوم ہوئی کہ ہمیں پانی باہر پڑیاں ہیں جو پانی بغیر تڑپڑاتیاں ہیں۔ پیچھے اوس بڑی مچھلی نے دوسرا جھکولا مار کر سب کوں پانی میں کھینچ لی تب اون مچھلیاں نے پانی کی حقیقت معلوم کرکے سب ٹھور پانی کوں سمجھیاں ہور پانی کوں اپنا جیو ہور یقین کر بوجیاں حضرت برہان الدین الٰہی فرماتے ہیں کہ

اے ہمہ جا و تو ہمہ جا ہمہ

غیر کجا چونکہ تو یکتا ہمہ

غیرتش غیر در جہاں نگذاشت

لاجرم عین جملہ اشیاء شد

دریائے ہست و نیست نمار از چشم جاں

بنگر کہ موجہاتش گذشت است لامکاں

بر تحت و فوق بر ہمہ آفاق شد محیط

در چشم جاں و خلق نہاں است ہم عیاں

ارے بھائی "وھو کل شئی محیط" کا معنا ہور لا کا معنا اس محل میں ایک نظر آتا ہے۔ یعنی اوس اللہ نے سب چیز ظاہر ہور باطن احاطہ کیا ہے۔ کوئی چیز اوس کے احاطے بغیر خالی نہیں۔

"وھو معکم اینما کنتم" کا معنا اس ٹھور ایچ دستا ہے یعنی او اللہ تمہارے سب جا کا سات ہے ہور جہاں کہیں تمیں جاتے ہیں او سو تم سے ایک تل بھی جدا نہیں قولہ تعالیٰ "نحن اقرب الیہ من حبل الورید" کا معنا اس جاگے خوب زیب دیتا ہے۔ خدا تعالیٰ کہتا ہے میں تمہاری رگ جاں سوں نزدیک تر ہوں۔ اللہ حاضر اللہ ناظر اللہ شاہد اللہ معنی یعنی اللہ حاضر ہے اللہ ناظر ہے۔ اللہ شاہد ہے یعنی دیکھتا ہے ہور ہر وقت سات ہے ہور ہمارے

www.taemeernews.com

جیوسوں اقرب تر ہے۔ جاں کوں ہور جس مکاں میں خطرہ نکلتا ہے اوس مکاں ہور لاکوں ایک کر دیکھ۔ تینوں مل کر ایک دستے ہیں۔

اوس معنیٰ کو خوب سمجھ کر خاطر میں لیا کہ اوس لا کے درمیاں ہمیں تمہیں آتے جاتے ہیں کھاتے پیتے سوتے جاگتے ہور جو کچھ کرتے سو اوسیچ میں کرتے ہیں۔ سو او لا ہم سے تم سے کہیں بی جدا ہے؟ اس بات کوں خوب سمجھ اسیکوں بھی لاج سمجھ کر اچھ الا کی کیفیت بوجھ چاہئے ہور الہ کیا ہے۔ سو سمجھے میں آدے۔ ارے بھائی الہ اوس لا میں ایک کہنہ حقیقت ہے کہ جس میں عاقلاں کی عقل گم گشت ہے۔ ہور سب داناؤں کی دانائی گم ہے ہور پست ہے۔ یہاں کوئی بولے ہور کیا چالے۔ یہاں بولنے چالنے کی بات نہیں۔

"ما عرفناک حق معرفتک" یعنی محمد صاحب نے اس محل میں بولے ہیں کہ نہیں بولے ہیں کہ نہیں پہچانے ہم تیرے تئیں جو کہ حق پہچانے تیرے کا ہے حضرت محمد صاحب نے یوں فرماتے ہیں تو ہماری کیا قدرت ہے۔ ہور کیا مجال ہے جو ہمیں یہاں کچھ بولیں مگر ایک مثال اس جاگا خوب یاد آئی ہے۔ اسے چت لا کر سن۔

نقل جیونکہ ایک معشوق خوب صورت خوب سیرت صاحب ناز صاحب کرشمہ کہ تمیع صفتاں اوس میں معشوقیت کیاں ہور تمام خصلتاں جس میں محبوبیت کیاں جیونکہ قرص آفتاب میں کرن ہوا جیونکہ موتی میں جوت ایسا صفتاں اوس معشوق میں بھریاں اچھیں تو ایسا محبوب صاحب کمال ہور صاحب جمال و جلال ایک خلوت میں با جاہ و جلال بیٹا اچھے ہور وہ محبوب سرمست یک بیک اوس خلوت میں اپس کوں مشاہدہ کر یزائی صفتاں کوں دیکھے ہور کہے کہ یہاں دوسرا کوئی نہیں یعنی لا کی خلوت میں سب الہ چ بھریا ہے کیوں بھریا ہے۔ جیوں پھول میں باس ہور جیوں دود میں گھیو ہور دود میں کوئی جاگا خالی نہیں کہ جہاں گھیو نہیں ہے۔ یوں اوس لا میں الہ بھریا ہے ہور بھرپور معمور ہے یعنی او لا ہو کر اپس کوں اپسیں میں جانیا ہور کہا کہ یہاں میرے سوائے دوسرا کوئی نہیں ہور میرے بغیر اس خلوت میں "کنت کنزاً" مخفیاً میں کوی دو جا بتا نہیں جو کچھ ہوں سو میچ ہوں تب او لا الہ ہو کر اس محل میں الا کہہ کر اپنیاں صفتاں سب اپس میں پایا۔ ہور جیوں بیج میں جھاڑ ہے ہور جیوں دریا میں لہراں ہور بڑ بڑے ہیں تیوں صفت کمال ہور صفت جلال ہور جمال اپس میں دیکھا ہور اپنی خوبصورتی اوپر خوشحال ہوا۔

www.taemeernews.com

ہور تب اس محل میں اولا الٰہ تھا سو الا کہوا کر اللہ ہو کر رہیا ہور اپنی صفت کوں دیکھنے لگیا ہور ہر صفت کوں دیکھ دیکھ اپس کوں اپ بسرانے لگیا۔ نظم ؏

مجھ بن کوی نہیں جگ ماہاں
جسرے سہاگن کوں تس نایاں
مجہ بن کوئی نئیں مجہ میانے
دوجا کہاں ہے مجھسے بیگانے
جو کچھ چاہوں گا سو کروں گا
گو ہٹ کوں پر گٹ لیا کے دھروں گا
لاکھوں صفتاں مج میں بھریاں
کروڑ تجلیاں مج میں دھریاں
کھیل بہروپے مجھ کو سہادیں
میرے کاماں مج کو سہاویں
سب کھیلوں سوں ہوں عالا
ہور سب رنگوں سوں ہوں نرالا
پاک منزہ میری ذات
مجھ میں لاکھوں بھرے صفات
بج ایک میں دوجا نہ پایا
ڈالیاں پاتاں اوپر ہوایا
لاکھوں کروڑوں روپ ہیں میرے
اپ میں کروں گا بھاؤ گھنیرے

اس محل میں وہی لا الٰہ بے نام ونشاں تھا سو الا اللہ ہوا اسم ذاتی اپنا ناؤں اللہ رکھیا ہور دو نہہ نام اسمائے صفاتی اپس میں دیکھیا تو دو نہہ نام کیا مقرر دیکھا عرش سے لی تا تحت الثرا میں جتنے ناو ہیں سو صفاتی نام ہیں۔ اوس اللہ کچھ ہیں۔ حضرت سرمد ے ہیں کہ

بنام آنکہ اونامے ندارد — بہر نامے کہ خوانی سر برآرد

www.taemeernews.com

ارے بھائی یہ عجب نکتہ باریک ہے۔ ہور باریکی عجب تاریکی ہے۔ اس باریکی کو خوب سمجھ کر اے خوب سوں سمجھے گا تو دل کی حیثیت کوں پائے گا دگر نہیں تو سب جنم کھوئے گا۔

ارے بھائی جسے دل کہتے ہیں سو او اسم ذاتی اللہ ہے۔ ارے بھائی دیوانے بیگ سمجھ ایک دریا ہے ہور جیو دریاؤں میں سوں ہزاراں لہراں ہور ہزاراں بڑ بڑے بیگنت آتے ہیں ہور بھی اس دریاؤ میں گم ہو جاتے ہیں۔ یونچہ اس دل کے دریاؤ میں سوں کڑوڑوں قطرے آتے اور گم ہو جاتے۔ کڑوڑوں فکراں لاکھو خطرے بے شمار کھڑے کھڑے کو برسوں آتے ہور کدھر جا کے سماتے ہیں۔ یوں نہیں تو سمجھتا ہوا بوجتا ارے بھائی جہاں نئیں آواز راگ کا ہور کیا آواز باجیوں کا اوسب اوزان دل میں سوں نکلتے ہیں۔ اگر توں پوچھے گا کہ یہ سب آواز دل میں سوں کیوں کر نکلتے ہیں۔ اوس کا مثال کہتا ہوں خوب سمجھ جس کے دل نے چاہا کہ نقارے کا آواز ڈھول کا آواز یا تو تارے کا آواز یا ہر یک باجے کا آواز سنو تو نقارے یا ہر ایک باجا دے بجایا ہور اس سے آواز نکلیا تو یہاں بوجا چاہیے کہ یو آواز دل سوں نکلیا یا ہور کہیں سے نکلیا؟

ارے بھائی یو سب کھیل اس لا کچھ میں کہ جسے نئیں کہتے ہیں اُسی لا میں سوں یوں نکلتے ہور اوس لا میچ سماتے اوس لا میں سوں آواز خطرے ہور فکراں ہور تدبیراں ہور خیالات طرہ طرہ کے نکلتے ہور اسی لا میچہ گھوس رہتے ہیں تو اوس لاکوں جان ہور اُسے نہیں کر نکو ماں او عین ہیچوں و بیچکوں ذات اللہ کچھ ہے اوس اللہ نے حب اپس میں اپ تجلی کیا ہور " فَاَحْبَبْتُ اَنْ اُعْرَفَ " کی ذات بھریا تو اوہی لا الٰہ الا اللہ تھا سو احمد ہو کر کھڑا رہیا ہور اپنا نور آپس میں بھرا اپنے نور کا اپے عاشق ہوا۔ یہاں خوب سمجھنا چاہیے کہ احمد عین نور اللہ چہ ہے۔ حدیث ہی " اَنَا مِنْ نُوْرِ اللّٰہِ تَعَالیٰ کُلُّ شَیْءٍ مِّنْ نُوْرِیْ " یعنی حضرت فرماتے ہیں کہ میں نے نور اللہ کا ہوں ہور تمام شئ میرے سوں ہے حدیث دوسری " اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰہُ نُوْرِیْ " یعنی حضرت صاحب نے فرمائے ہیں کہ اول جو کچھ پیدا کیا اللہ نے نور میرا تھا اوسی نور کا ناؤں یقین اول ہور اوسی نور کا ناؤں روح کل ہور اوسی نور کا ناؤں عقل کل جسے حقیقت محمدی کہتے ہیں اس حقیقت محمدی نے دل ہو کر سب جاگا ظہور پکڑیا ہے۔ یہاں یہ نکتہ بوجیا چاہیئے کہ اول احدیت پیچھے وحدیت یعنی احد تھا

www.taemeernews.com

سو پیچھے احمد ہوا۔ ارے بھائی جس وقت تیرے دل میں کچھ خیال ہور خطرے نہیں ہے اوس وقت توں اپنے کوں اپنے عین منزل احدمیں جان ہور جس وقت تیرے دل میں خطرہ اوٹھا تواس وقت خطرے توں عین احمد کو پہچان بیچن اوس احمد نے کہ جیسے عقل کل کہتے ہیں ہور جسے عرفان بولتے ہیں اونے وجود ہو جسم پکڑیا تو یہاں اپنا ناؤں محمد کہا کہ بیت ع

وجود محمد وجود الٰہ

ظاہر نہ بینی تو باطن کجا

ارے بھائی یو جہان جسم جسے تو تن بولتے ہیں اینوں کوں عین موجود محمد کو جان ہور شئ جیسے دل میں سمجتے بوجتے بولتے چالتے دیکھتے ہور اوس شئ کوں تو عین احمد کر جان ہوا اوا حمد یعنی عرفان جہان سوں نکلتا ہے اوسے عین احمد کر پہچان اور او احد جیسے لا بولتے ہیں ہور جیسے کنتُ کنزاً مخفیاً" بولتے او سچ سب جاگا بھر پور ہے ہور معمور ہے او ہی احد احمد ہوکر اربع عناصر کا جامہ ہور لباس پہنا ہور محمد ہو کر ظاہر ہوا۔ ہور گوناگوں رنگ برنگ خلعتاں پہن کر جیوں دریاؤں میں بڑبڑے اچھے ہیں تیوں اوس دریائے کنت کنزاً مخفیاً فاجبت ان اعراف" سوں "فخلقت الخلق اعراف" ہوکر باہر آیا یعنی اول عالم غیب الغیب باہوت تھا سو عالم باطن لاہوت ہوا۔ ہور پیچھے عالم ارواح یعنی عالم جبروت ہوا ہور ناسوت یعنی عالم ملک ہور عالم جسم ہو کر سب کوا پیچہ بنا . . . .

یہاں ایک مثال اوس کا بولتا ہوں ٹک کان دھر کے سن اے یار اے برادر برف میں ہور گارہیں ہور پانی میں ہور سیاہی میں ہور سیاہی کے حرف میں سونے میں ہور سونے کے گہنے میں ہور دریا میں ہور دریاؤ کے لہراں میں ہور جھاڑ میں ہور جھاڑ کے بیج میں، سورج میں ہور سورج کی دھوپ میں شکر میں ہور شکر کی لذت میں کچھ بھی تفاوت ہے۔ یو اوس احد نے احمد ہوکر محمد ہو جلوہ کیا ہے اس محل میں بھی او ہی "لا الٰہ الا اللہ" تھا سو محمد رسول ہوکر آیا ہے ہوا اپنا پیغام اپیں پوچایا ہے۔ اس جگو ایک حکایت یاد آئی ہے ٹک ایس چیت لاکر سن۔

ایک نقل ہے کہ نوشابہ کی سکندر نے تعریف سن کر اپیچہ ہرکارے کا لباس پنہا ہور قاصد ہوکر نوشابہ کے پاس گیا ہور جو کچھ پیغام تھا سو روبرو نوشابہ کے کہا۔ تب نوشابہ نے سب حقیقت سن کر بولی ہور کہی کہ توں پیغام کس کا پہنچایا ہے ہور تو کون ہے

www.taemeernews.com

کہ بولتا ہے کہ میں ہرکارہ ہوں ہور پیغام سکندر بادشاہ کا پہنچاتا ہوں۔ ہور کہتے ہیں کے نوشابہ بڑی صاحب عقل ہور فراست ہوا دانا تھی اونے سب بادشاہاں کیا تصویراں ہور سکندر بادشاہ کی بھی تصویر لکھ کر اپنے پاس رکھی تھی۔ سو اس تصویراں سوں ہور اپنی دانائی سوں معلوم کی کہ یو یوں ہور ہرکارہ نہیں یوں سکندر اپیچ ہے۔ پھر پوچھی کہ سچ کہو توں کون ہے ہور پیغام کس کا پونچاتا ہے۔ سکندر تے وہی بولیا کہ میں ہرکارہ ہوں ہور پیغام سکندر بادشاہ کا پہنچاتا ہوں۔

تب نوشابہ بولی کہ توں رسول ہوا قاصد نہیں معلوم ہوتا مگر سکندر بادشا چہ ہے کہ اپنا پیغام اپیچہ پہنچاتا ہے۔ ردو بدل بہت ہوا۔ تب پیچھے اس کی تصویر اوسے بتلائی ہور عین سکندر کو معلوم کی اس روش حضرت بنی الکریم شاہ علی گاؤدھنی کے خواب میں آئے ہور حضرت شاہ علی نے ان کوں عین اللہ کر پہنچانتے ہوا وسی وقت یو مکاشفہ بولے

بھیدوں سینی بھیس نہ لیا جائے
جیئے لیائے تو جائے نہ پائے

جو توں اے رسول کھاوے اپنی بھی ہر ادب بوجا جاوے راجا پر جا پیادہ سوں ہو کر ئیے گا میئے کا مستی سوں ؎

آج پیا تجہ جانے نہ دیسوں
پائے پکڑ گلے لاگ رہی سوں
ہو کر ایکا یک سیلی سوں

ارے بھائی یو محمد رسول تو ہے۔ اپس اللہ چہ ہے جو تعریف سن کر سکندر بادشاہ نے قاصد کا سونگ لے کر نوشابہ پاس گیا ہور نوشابہ نے اوسے عین سکندر ریچہ جانی۔ یوں تو بھی اپنی عقل نوشابہ صفت جان صاحب فراست ہور دانا ہو کر یا موافق اوس حدیث کے "انا احمدٌ بلا میم" ہور انا عربٌ بلا عین"

ارے بھائی محمد کوں رسول نہ جان عین اللہ چہ ہے کر مان ہور اوس اللہ سوں لگا دھیان ہور یو بات ہماری سانچ کر مان۔ ہور جہاں میں یو وجو ہور جسد نظر آتے ہیں اد نو بھی گیے۔ اللہ کے رسول پہنچان بلکہ بے شک بے شبہ صفات اللہ چہ کر بوجھ۔ ارے بھائی جیوں کہ اول دریا لبالب تھا پانی پیچھے دریا وجوش میں آکر لہراں پو بڑ بڑے پر بڑے لایا ہور کف

www.taemeernews.com

جم کروں کے ڈے ڈے بے شمار ہوئے تو کیا اوہاں دوسرا ہوا۔ وہی دریاؤ کا پانی جو تھا لون کھارا رہیا۔ یو بات تحقیق سمجھ تب کلمہ کے باطنی معنے تجھ پر ثابت ہوں گے ہور تو باطن میں ہور ظاہر میں پاک وصاف مسلمان ہوئے گا۔ ہوا لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ، صدق دل سے کہے گا۔ یعنی وہی لا الٰہ الا اللہ تیچوں تیچگوں بے شبہ بے نموں عالم باطن تھا سو محمد رسول ہوکر عالم ظاہر میں آیا۔ ارے بھائی۔ مثال دوسرا سمجھ لا بیج ہے ہور الٰہ باطن اوس بیچ کا ہے ہور الا اللہ پیڑ ہور محمد رسول ڈالیاں پاتاں پھول پھل ہے۔ ہوا کلمہ میں آخر کوں لفظ اللہ ہے جو سواد ہی اصل کا بیج ہے ہوالاول ہوالآخر ہوا لظاہر ہور باطن۔ ارے بھای اگر اس روش باطنی معنی کلمہ کے دل جان سوں بوجھے گا تو برحق مسلمان ہوئے گا اوس وقت شرک خفی ہور جلی سوں باہر ہوئے گا۔ وگر نئیں تو طوطا مینا بھی کلمہ بھوت زبان سے پڑتے او کیا مسلمان ہوئے سو دیو رے۔

نقل اے بھائی اس کلمہ کے معنی خوب تھ یک دل یک من یک چت ہو کر خاطر جمع سوں بیچ ہور خوب دھیاں لا ہور رات دن اوس معنی میں رہو۔ اگر خوب سمجے گا اس معنی کوں تو اپنی حقیقت کوں انپڑے گا ہور اپنے کو معلوم کرے گا نئیں تو سب ناچیز کھوے گا۔ ہور ناحق مرے گا۔ ہور جس نے کلمہ کے معنی سمجھا ہور اس کلمہ کے معنی حقیقت بے تیوں بوجھا تو اوس پر دوزخ کی انچ حرام ہوتی ہے ہور عضاب جاں کندن سوں ہور عضاب گور سوں بلکہ سب عفاباں سوں خلاص ہوا۔ ہور بچیا ملکہ موت اوس کی سوئی ہور او جیوں کا تیوں رہا۔ کلمہ کے معنی میں ایک کھوسنا اسرار پاکلمہ جیو ہور رہنا۔ نظم:۔

کلمہ مومن دل سوں پڑتے
ہور معنی شئیں اوسکے کرتے
کلمے میں سب بھریا ہے راز
کلمے سوں ہے درست نماز
کلمہ پڑکر حج کوں جاوے
تب او حج کی بھید کوں پاوے
کلمہ پڑ کر روزہ رکھنا
پیچھے عید کی لذت چکھنا

www.taemeernews.com

کلمہ پڑ کر زکات دنا
خاص مسلماں تدہی کوں آنا
کلمہ پڑ ایسا اے بھائی
جیو کی کارن اپس گنوائی
اپس گنواکر فانی ہووے
خودی سے اپنی اپس کھووے
کلمہ پڑ کر ہو تو فانی
چونکہ برف سب ہوئے پانی
عبدیت سوں باہر آنا
ربو بیت میں ٹھاتا دینا
پہلے بورے سوں گذر کے جانا
ہور دیوانہ اپس گنوانا
جو ملے سو چپ کھاوے
لذت اوپر دل نہ لاوے
روکھا سوکھا ٹوکا ٹاکا
چونی بھوسی کنکیاں کھانا
قلیا مانڈے پولاد مظفر
زہر بریاقی طاق بھر بھر
سب کھانے یکساں جانے
مزہ نہ ڈھونڈے ان کے میانے
جیسا کھارا املی سو پینا
اچھی خاطر ہرگز نہ لانا
لنگ لنگوڑا کھاوے کنڈا
شال دوشالہ مشروع مینا
سب کے تئیں دو یکساں بوجے
تب وہ کلمہ کے معنی سوجے

www.taemeernews.com

کلمہ میں سب نور بھرا ہے
گویا چندر سور دھرا ہے
جب او نور ظہور بتاوے
اپنا مکھڑا خاص دیکھلاوے
تب میں توں سے گذر کے جاوے
ڈھونڈن ہار او وہی پاوے

تب مرید نے پیر اپنے کو عبودیت کا سجدہ کیا ہور وجود پیر کوں عین وجود محمد کر جانا بلکہ عین نور حق کر جانا ہور پہچانا ں ادب سوں کھڑا رہ کر عرض کیا کہ اے ہادی رہنما وائے مرشد زماں جو کچھ تم نے فرمایئے سو او سب کلمہ کے معنی تمہارے فضل و کرم سے ہو تمہاری مہربانی سے میرے دھیان میں آئے ہور میں نے خوب چت لا کر سنا دل و جان سوں او سکے معنیٰ کوں بوجھا اب دعا کرو تا کہ وہ سب کلمہ کے معنیٰ میرے دل پر ثابت ہوئے ہور میں اوس معنیٰ پر ہمیشہ قائم رہوں اور روش اوسی کے مشاہدے میں اچکر وہی معنیٰ چہوا رہوں۔

تب مرشد نے مہربان ہو کر کلمہ کا مشاہدہ اس روش فرمائے بہوت ہور فضل و کرم سوں کہے کہ مرید صادق اب شوق کے کانوں سے سن اگر کلمہ کا معنیٰ کے مشاہدے کا عاشق ہوا ہے تو سراپا عشق ہو کر اوس کا مشاہدہ اس روش سوں سن۔ اول لا الٰہ زبان سوں بول کر دل میں یقین کر کے بوجھ کہ عرش سے تا تحت الثرا میں کوئی نہیں ہور پیچھیں الا اللہ کہہ کر اپنے وجود کوں ہور جہان میں اس عرش کے ہور تحت الثرا کے درمیان جیوں دریاؤ میں بڑبڑے ہیں۔ سو او سب وجود کوں اپنے تصور میں لا ہور یہاں سے تا وہاں سیں کھینچ دریا بے چون بے چگوں بے شبہ بے نموں کا بوجھ کر کہو کہ کوئی دوسرا نہیں ایکچہ ذات دریاؤ کنت کنزاً مخفیاً کا بھرا ہے کہ جسے حد ہور نہایت نہیں ہور جیسے اول ہور آخر نہیں سو وچہ دریاؤ جیسے رنگ ہور بوئی نہیں جیسے صورت ہور شکل نہیں سو او چہ دریاؤ میں ایک شاہد باقی جو میں کوی ایک ہوں کر کہتا ہے پوچھے او میں ہوں کر کوں کہتا ہے سو کون ہے۔

ارے بھائی او حقیقت محمدی سراپا نور ہے کہ اوس دریاؤ میں جیوں گلاب میں بوئی ہور جیوں دود میں گھیو ہے۔ یو او نور محمد اوس دریاؤ بیچوں بیچکوں میں بھرپور ہے۔ یوں لا الٰہ الا اللہ کہہ کر اپنے دل

www.taemeernews.com

میں بوجھے ہور پیچھے محمد الرسول اللہ کر اکھیاں مرشد کے تصور ے کھوے ہور اپنے کوں ہور جہاں میں یو سب وجود جدا جدا دستے ہیں اونو کوں لہراں ہور بڑ بڑے اوس دریا کے جان کر رسول اللہ کر تصور کرے ہور کہے کے عجب دریا لانہایت ہے کہ جس کے لہراں ہور بڑ بڑے کوں بھی نہایت ہور شمار نہیں۔ او لہراں کڑ روڑں آیتاں ہوا کرور ڑدوں جاتیاں۔ ہور بھی جیوں کیاں تیو نچہ موجود ہیں۔

ندانستم کہ ایں دریائے بے پایاں چنیں باشد
بُخارشس آسماں گرد و کف دریا زمیں باشد

جب پیر نے مرید کوں کلمہ کے معنے کا مشاہدہ بتایئے تو مرید کے دل کے گھر میں آنند ہوا ہور مرید نے اوس انند کی خوش حالی سوں مست ہوا۔ ہور اپنے بھی سراپا انند یچہ ہور ہیا ہور اوس انند کی مستی سو بدمست ہو کر رہیا ہور یو بیت کہا ع

چونکہ دریا میں آب است قطرۂ او میں آب
قطرہ دعویٰ میکند من عین دریا یافتم
گم شدم در خود نمیدانم کجا پیدا شدم
شبنمے بودم زدریا غرق در دریا شدم

جان این خاکپائے کہ ان بود حباب شکست و بحر گشت وشدم بے نام و نشاں پیچھے مرشد صاحب نے کلمۃ الاسرار اس رسالے کا ناؤں رکھے ہور کہے کہ جو کوئی اس رسالے کوں صدق دل سوں پڑھے گا یا سنے گا ہور اوس کے معنیٰ یاد کرے گا تو اوسی وقت وصل کو پہنچے گا ہور اصل اپنے کوں انپڑے گا۔ ع

الٰہی تو کلمے کے معنیٰ کا نور
شتابی سوں کر سب دلاں پر ظہور
جو اس نور عرفاں سوں دیکھے تجے
ہر اک شئی میں اون کوں محمد سجے

(کلمۃ الاسرار۔ مطبوعہ)

www.taemeernews.com

گفتار شاہ امین

این گفتار حضرت شاہ امین الدین علی ولی صاحب الکرم شمس العشاق احمد اللہ
پیغمبر کوں شب معراج ہوا تو پیغمبر اللہ کوں پوچھے یوں سات طبق آسمان ہور سات طبق
زمین کیا قدیم ہے کیا جدید ہے۔ قال اللہ تعالیٰ! اے نبی سب جدید ہے۔ پیغمبر نے
پوچھے یارب العالمین پر کچھ نہ تھا۔ قال اللہ تعالیٰ منج سوں میں نے تھا پھر پیغمبر نے پوچھے
اس وقت میں کہاں تھا قال اللہ تعالیٰ منج میں کائیں سویوں تھا۔ پھر پیغمبر نے پوچھے یا
رب العالمین جس وقت کچھ نہ تھا تو توں کہاں تھا۔ قال اللہ تعالیٰ "کنت کنزاً مخفیاً" میں
تھا پھر پیغمبر نے پوچھے جس وقت کنز کہاں رکھیا تھا۔ قال اللہ تعالیٰ میں خفا میں تھا۔
پھر پیغمبر نے پوچھے یارب اللعالمین خفا کیا شئی ہے۔ قال اللہ تعالیٰ ماتئے خفا میرا سایہ
ہے پیغمبر نے پوچھے توں اس میں کیوں گذراں کرتا تھا۔ قال اللہ تعالیٰ۔ یا نبی پانچ ذکراں
سوں گذران کرتا تھا۔ پیغمبر نے پوچھے اس گذراں میں کہاں کہاں تھا؟ قال اللہ تعالیٰ
قدرت کو منج میں رکھیا تھا تو ذکر خفی میں تھا۔ اندیشہ تو ذکر سدی میں تھا۔ اس اندیشے
میں دیکھیا سو تو ذکر روحی میں تھا۔ اس میں جاں پنا آیا تو ذکر قلبی میں تھا۔ کل قدرت کوں
ظاہر کیا ہو .... چلے سوں کیا۔ قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم "انا من نور اللہ وکل
شئیٍ من نوری لا تفرق بین احد من رسله" پس تحقیق عشق نے کیا لطافت پایا
ہیں نور کہ ظہور کروں۔ بعد از صفاتی ہو گیا۔ اس ہوائی باؤ کیا؟ اس باد تے آتش کیا اس
آتش تے آب کیا اس آب تے خاک کیا۔ جز ہوا باؤ کوں جاگا نہیں۔ جز باؤ آتش کوں
جوش نہیں جز آتش پانی کوں جیوں نہیں جز پانی خاک کوں وجود نئیں ایک مل جاتے میں
خاک کا حزم پانی میں پانی کا حزم باوی میں۔ باوی کا حزم آگ میں آگ کا حزم ہوا میں

www.taemeernews.com

ہوا کا حزم صفا میں صفا کا حزم قدرت میں قدرت کا حزم نور میں نور کا حزم۔
تن کیا ہے اللہ دیگر آدمی کے تن میں اس پانچہ جنساں کے پانچہ گھر پانچہ دروازے۔ ماٹی کا گھر تلے اس کا دروازا تالو پانی کا گھر کیجا اس دروازہ آنکھ۔ آنکھ کا گھر پیشانی۔ اس کا دروازہ کان۔ بارے کا گھر پھیپسا اس کا دروازہ ناک۔ ہوا کا گھر نرڑا، حلق اس کا دروازہ یا رخ دیگر آدمی کے تن میں اس پانچہ جنساں کے پانچہ پھل پانچہ رنگ پانچ لذت ہے۔ ماٹی کا پھل چاکنا پانی کا پھل لگنا، آگ کا پھل دیکھنا، بارے کا پھل سونگنا ہوا کا پھل سننا۔ ماٹی کا رنگ پیلا آگ کا رنگ کالا پانی کا رنگ لال بارے کا رنگ ہرا۔ ماٹی کا لذت کھارا، پانی کا لذت میٹھا، آگ کا لذت کروا، بارے کا لذت کھٹا، ہوا کا لذت پھیکا۔ دیگر آدمی کے تن میں پانچہ موذیاں۔ اول موذی چیں آنک، او موذی بدی کا کام دکھاتا، دوسرا موذی کان میں ہے اس کا ناؤں سانپ او موذی بدی کا بات سناتا، تیسرا موذی ناک اس کا ناؤں بھنورا بری باتیں سنگاتا۔ چوتھا موذی .... ناؤں کتا او موذی بری بات کرتا تا پانچواں موذی اندام شہوت اس کا ناؤں .... موذی برا فعل کرتا۔ آدمی اس پانچہ موذیاں کوں قید کرنا بندہ کے کرنا۔ دیگر آدمی کے تن میں پانچ چور ہیں اول چور طمع او چور ذکر میں حرکت کرتا۔ دسرا چور کاہلی او چور نماز میں حرکت کرتا۔ تیسرا چور غصہ او چور عقل میں حرکت کرتا۔ چوتھا چور بخیلی او چور سخاوت میں حرکت کرتا اس پانچہ چوراں کوں آدمی قید کرنا۔ دیگر آدمی کے تن میں چھ غفلت ہیں۔ اول غفلت طمع دسرا غفلت غصہ تسرا غفلت شہوت چوتھا غفلت بیماری پانچواں غفلت بھولتا ہور بسرنا چھٹا غفلت پیری۔ اللہ پار کرے اس غفلت سون۔ دیگر آدمی کے تن میں سات مستیاں ہیں۔ اول مستی ذات کی۔ میں ذات ونتا کہتا۔ دسری مستی خوبصورتی کی میں خوبصورت کہتا، تسری مستی ہر ایک انسان کوں بدصورت ہی کہتا چوتھی مستی آپ ہنرمند بھبوت کہتا، پانچویں مستی مال کی، چھٹی مستی وصل کی، ساتویں مستی بادشاہی کی، آٹھویں مستی اللہ کی یاد کی۔ سات مستیاں فنا اللہ کی مستی بقا ہے۔ اس سات مستی میں آدمی نار ہنا۔ دیگر آدمی کے تن میں بقا، مستیاں آٹھ ہے اول مستی اللہ کو اس تن میں پہچانتا۔ ای مستی بقا ہے۔ دوسری مستی محمد کا وسیلہ رکھنا ای مستی بقا ہے۔

www.taemeernews.com

تسری مستی اللہ کا نور ہے۔ اس تن میں اس نور کوں ہر روز دیکھنا ہور عاشق ہونا۔ ای مستی بقاء ہے۔ پانچویں مستی لدنی کا پہچانت کرنا ای مستی بقاء ہے۔ چھٹی مستی اللہ کی یاد کی اس یاد پر غنی ہو کر رہنا ای مستی بقا ہے۔ ساتویں مستی آپ کوں اللہ میں رکھنا ای مستی بقاء ہے۔ آٹھویں مستی آپ کا ہور اللہ کا پہچانت کرنا بقاء ہے۔ ہر کدام کا کام نئیں پہچاننا اللہ کا۔ دیتا ایسا سچھ اللہ دنیا با نصیب باد۔ یاد الہی ہے۔ دیگر اس وجود میں چار جوہر ہے۔ اس چار جوہر کوں چار چور ہیں۔ اول جوہرا ایمان اس کا چور جھوٹ، دُسرا جوہر عبادت اوس کا چور کاہلی۔ تسرا جوہر عقل اوس کا چور غصہ چوتھا جوہر شرم اوس کا چور طمع۔ اس چار جوہر کوں جتن کرنا۔ دیگر وجود میں چار طبق ہیں۔ اس چار طبق میں دو بدی کا میل بھرتا ہے۔ آدمی اس چھار میل سوں پاک رہنا۔ اس چھار ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ اول طبق دل، حرص ہوا کے میل سوں پاک رہنا دُسرا طبق شکم حرام طعام کے میل سوں پاک رکھنا تسرا طبق زبان جھوٹ غیبت کے میل سوں پاک رکھنا چوتھا طبق طاعت او ریا کے میل سوں پاک رکھنا۔ ۔ ۔ ۔ اس چار میل سوں پاک رکھنا۔ دیگر آدمی کے تن میں پانچ دریا ہے۔ اول دریا دل اوس کا جھرا زبان، دل کا پانی زبان میں سوں نکلتا ہے۔ کھٹا تیسرا دریا کیجا اس کا جھرا آنک۔ کلیجے کا پانی آنکھ سوں نکلتا ہے کھارا۔ چوتھا دریا پتہ اوس کا جھرا کان پتے کا پانی کان میں سوں نکلتا ہے کروا۔ پانچواں دریا اس کا جھرا تارق۔ حلق کا پانی تارق میں سوں نکلتا ہے۔ سچیکا آدمی نے اسی پانچہ دریا ہے۔ دیگر آدمی کے وجود میں سات طبق زمین سات طبق آسمان عرش کرسی لوح قلم ہے سمجھنا۔ آدمی کے دنداں سو عرش کے کنگورے ہیں، کرسی سو پیشانی ہے دست چپ کوں لوح بولتے، دست راست کوں قلم بولتے، اول زمیں تلوا دُسری زمیں پنڈری تسری زمیں ران، چوتھی زمیں کمر پانچویں زمیں پیٹ و شکم، چھٹی زمیں سینہ۔ ساتویں زمیں گردن۔ اول آسمان مون، دوسرا آسمان ناک تیسرا آسمان انکھیاں، چوتھا آسمان پیشانی، پانچواں آسمان بھواں چھٹا آسمان تالو، ساتواں آسمان سر کی کھوپری۔ دیگر آدمی کے وجود میں مانٹی، آفتاب، چاند، تارے، بادل، بجلی ہے سمجھنا۔ تلے کوں مانٹی بولتے، کلے کوں آفتاب۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ کوں چاند بولتے کر دیکھوں تارے بولتے۔ ۔ ۔ ۔ کوں بادل بولتے۔ سبھوں کوں بجلی بولتے۔ آدمی ماں کے پیٹ میں چودا جنس سوں پیدا ہوتا ہے سمجھنا۔ باپ کے چار جنس حدک

www.taemeernews.com

بھیجا آب منی، مان کے چہار جنس بال چمڑا گوشت۔ ہور اللہ کے چھ جنس .... دل خطرا .... پچھانت یعنی نفس دل روح، سر، نور، ذات، چودا ٹکڑے سوں.. .... ہے۔ دیگر آدمی کے وجود میں تین سو ساٹ گوشت کے ٹکڑے ہیں تین سو ساٹ ہڈی تین سو ساٹ رگ ہیں۔

(گفتار شاہ امین۔ مخطوطہ نمبر ۹۲۲ (جدید) / ۸۸۳ (قدیم)
ادارۂ ادبیات اردو۔ حیدرآباد۔ اے پی)

www.taemeernews.com

وجہی

وجہی دکن کا ایک مایہ ناز شاعر اور بلند پایہ نثر نگار تھا۔ قدیم ادب کے کسی تذکرے یا ادبی تاریخ سے اس کے حالات زندگی پر روشنی نہیں پڑتی وجہی نے اپنے فارسی دیوان میں اپنے حالات زندگی کی طرف بعض اشارے کیے ہیں۔ اس کا نام اسداللہ تھا۔ وجہی کے اشعار میں وجیہی، وجیہہ اور وجیہا تخلص موجود ہیں۔ وجہی نے اپنا آبائی وطن خراسان بتایا ہے۔ مثنوی "قطب مشتری" میں اس نے دکن اور تلنگانہ کی بڑی تعریف و توصیف کی ہے جس سے شبہ ہوتا ہے کہ ممکن ہے یہ خطہ اس کا مقام پیدائش ہو۔ وجہی کی تاریخ پیدائش کا پتہ نہیں چلتا۔ ایسا ظاہر ہوتا ہے کہ وہ ابراہیم قطب شاہ (۱۵۵۰ تا ۱۵۸۰) کے عہد میں پیدا ہوا تھا۔ وجہی نے چار بادشاہوں، ابراہیم قطب شاہ، محمد قلی قطب شاہ، محمد قطب شاہ اور عبداللہ قطب شاہ کا عہد دیکھا تھا۔ وجہی کی زندگی کا دورِ زریں محمد قلی قطب شاہ کا زمانۂ حکومت تھا۔ وہ بادشاہ کا منظورِ نظر فنکار بن چکا تھا اور قطب شاہی دربار میں اس کا طوطی بول رہا تھا۔ وجہی نے اپنے ایک فارسی شعر میں روح الامین کو اپنا استاد کہا ہے ابراہیم قطب شاہ کے عہد میں اس تخلص کا ایک فارسی شاعر ضرور موجود تھا لیکن یہ بتانا مشکل ہے کہ اس شعر میں وجہی نے خود کو فارسی شاعر روح الامین کا شاگرد کہا ہے ـــــ یا روح الامین سے اس کی مراد جبرئیل ہے۔ محمد قطب شاہ کا پندرہ سالہ دورِ حکومت وجہی نے گمنامی میں گذارا اور نہایت عسرت و تنگ دستی کے ساتھ زندگی بسر کی۔ وجہی اپنے بعض اشعار میں اشارتاً کہتا ہے کہ مفسد درباریوں اور بعض "ناخدا ترس" ہم نشینوں کی سازشوں اور فتنہ پردازیوں نے اُسے شاہی قرب سے محروم کر دیا ہے۔

www.taemeernews.com

جب عبداللہ قطب شاہ تخت نشین ہوا تو وجہی کے عروج کا زمانہ شروع ہوا اور وہ درباری شاعر کے مرتبے پر فائز ہوا۔ "سب رس" میں اس نے عبداللہ قطب شاہ کے دربار میں اپنی باریابی کا ذکر بڑے پر لطف انداز میں کیا ہے۔ وجہی کی وفات ۱۶۶۰ء اور ۱۶۶۵ء کے درمیان ہوئی۔ وجہی پیر شاہ متقی سے ارادت رکھتا تھا۔ کتب خانہ ادارہ ادبیات اُردو میں "سب رس" کا جو نسخہ موجود ہے اس کے کاتب محب اللہ چشتی نے ترقیمے میں چشتیہ سلسلے سے وجہی کا تعلق ظاہر کرتے ہوئے اسے پیر شاہ علی چشتی کا مرید تحریر کیا ہے۔

وجہی نے اپنی مثنوی "قطب مشتری" ھ میں مکمل کی تھی۔ اس مثنوی میں شاعر نے دعویٰ کیا ہے کہ اس نے اپنے پیش رو اور ہمعصر شعرا کے برخلاف ایک اچھی اور طبع زاد قصہ نظم کیا ہے اس مثنوی کے ہیرو کا نام قطب ضرور ہے لیکن محمد قلی قطب شاہ کی زندگی سے مثنوی کے قصے کا کوئی تعلق نہیں۔ اس لیے یہ سمجھنا درست نہیں کہ "قطب مشتری" میں محمد قلی کی داستان عشق بیان کی گئی ہے۔ اس مثنوی کا پلاٹ سنسکرت شاعری کے ایک مشہور و مقبول قصے "نواسا با سانا (۱۶۰۰ھ) سے ماخوذ معلوم ہوتا ہے۔

گارساں دتاسی نے اپنے خطبات میں وجہی کی ایک اور شعری تخلیق "ماہ سیا پری رخ" کا ذکر کیا ہے لیکن تاحال اس کا کوئی نسخہ دستیاب نہیں ہو سکا ہے۔ ایک نثری تصنیف "تاج الحقائق" بھی وجہی سے منسوب کی گئی ہے لیکن قطعیت کے ساتھ یہ کہنا مشکل ہے کہ وجہی ہی اس کا مصنف تھا۔ وجہی نے فارسی کے علاوہ چند دکنی غزلیں اور مرثیے بھی اپنی یادگار چھوڑے ہیں۔ ھ میں وجہی نے عبداللہ قطب شاہ کی فرمائش پر اپنی معرکۃ الآرا کتاب "سب رس" تصنیف کی تھی اس کا قصہ یحییٰ فتاحی کی "دستور العشاق" سے ماخوذ ہے۔ دیوی سنگھ چوہان قصہ حسن و دل کا ماخذ ایک سنسکرت ڈرامے "پربودھ چندرودیم" کو قرار دیتے ہیں قصہ حسن و دل نہ صرف مشرقی ممالک میں مقبول رہا بلکہ مغربی مصنفین نے بھی اس کے ترجمے شائع کیے ہیں۔ یورپ میں سب سے پہلے آرتھر براؤن نے ۱۸۰۱ء میں اُسے ڈبلن سے شائع کیا تھا پھر ولیم پرائس، ڈاکٹر آر ڈروک اور گرین شیلڈ (۱۹۲۶ء) نے اسے ترجمہ کر کے طبع کیا۔ ترکی میں لامعی، آہی، واثی اور صوفی نے اس قصے سے دلچسپی لی۔ فارسی میں قصہ حسن و دل کو پیش کرنے والوں میں محتشم کاشی کے شاگرد صلاح الدین، خرقی، املی، ملا جامی، خواجہ محمد بیدل اور نعمت خاں عالی کے نام

www.taemeernews.com

بطور خاص قابل ذکر ہیں۔ دکن میں "قصۂ حسن و دل" پر حسینی، ذوقی، ولی اللہ قادری، نصیر الدین اور حاتم دکنی نے طبع آزمائی کی ہے۔ "سب رس" وجہی کی انشا پردازی کا زندہ جاوید کارنامہ اور دکنی نثر کا بے مثل نمونہ ہے۔ عبداللہ قطب شاہ کی فرمائش پر کہ "انسان کے وجود میں پچ عشق کا بیان کرنا" وجہی نے ایک پامال مضمون کو اچھوتے انداز میں پیش کر کے اپنی انفرادیت اور عظمت کا سکہ بٹھادیا ہے۔ "سب رس" اردو نثر کی تاریخ میں وہ پہلی تصنیف ہے جو پر تکلف اسلوب میں لکھی گئی ہے اور اپنے طرز بیان کے اعتبار سے ہماری انشا پردازی کا پہلا کامیاب نقش ہے۔ عبداللہ قطب شاہ نے "سب رس" کے لیے جو موضوع منتخب کیا تھا وہ علمیت، سنجیدگی اور غور و فکر چاہتا تھا۔ ایسے خشک موضوع کے لیے وجہی نے شاداب اور رنگین طرز ادا کا انتخاب کیا ہے۔ عبارت میں نظمیہ سرور پیدا کر کے اس نے مضامین کی متانت کو شگفتگی سے بدل دیا ہے۔ فقروں کا ارتباط اور تسلسل بیان وجہی کی عبارتوں کا خاص وصف ہے۔ جملوں میں کہیں جھول نہیں۔ وجہی نے عبارت آرائی کے جس طرز کو اپنایا ہے اس میں قافیے التزام کو بنیادی اہمیت حاصل ہے۔ وہ ہم قافیہ الفاظ کو جملوں میں اس طرح بکھیر دیتا ہے کہ ان سے پوری عبارت ایک خاص آہنگ (CADENCE) میں ڈوب جاتی ہے مخصوص حروف کی تکرار جملوں میں ترنم اور موسیقیت پیدا کر دیتی ہے۔ وجہی نے "سب رس" میں کہیں کہیں شاعری کے محاسن سے بھی استفادہ کر کے ان سے اپنی نثر میں صوری حسن اور صوتی دلکشی کو بھی اضافہ کیا ہے۔ تجنیس، ایہام، مراعاۃ النظیر، تضاد اور تکرار ایسی صنعتیں ہیں جن کی جھنکار اور نغمگی سے انشا پرداز نے بڑی چابک دستی کے ساتھ کام لیا ہے۔ وجہی کنایہ اور مجاز مرسل کی ایمائیت اور تکرار صوتی (ALLITERATION) کا دلدادہ ہے اور حروف و اصوات کی مسلسل ترنم ریزی کے سہارے پوری عبارت کو خوش آہنگ اور دلفریب بنانے کے گر سے بخوبی واقف معلوم ہوتا ہے۔ آیتوں، حدیثوں، مقولوں اور کہاوتوں کے ساتھ ساتھ ہم قافیہ جملے لکھ کر نہ صرف ان کی توضیح و تشریح کرتا جاتا ہے بلکہ غنائیہ لئے اور سنگیت کی مود سے اپنے بیان کو دلاویز بھی بنا دیتا ہے۔ وجہی کی قافیہ بندی اکثر ردیفوں کے سہارے آگے بڑھتی ہے۔ "سب رس" میں بعض جگہ موزوں جملے بھی موجود ہیں ایسے دو دو مسلسل جملے اگر بطور شعر لکھے جائیں تو یہ سمجھنا مشکل ہو جائے کہ

www.taemeernews.com

یہ مصرعے ہیں یا دو مسلسل جملے؟ بالخصوص چھوٹے جملوں کے استعمال میں اکثر جگہ یہ صورت پیدا ہوگئی ہے کہ نثر میں اوزان اور ارکان سمٹ آئے ہیں۔ وجہی تشبیہات واستعارات کا بادشاہ ہے، برجستہ موزوں اور اچھوتی تشبیہات "سب رس" کی نثر میں لطافت اور گھلاوٹ کا اضافہ کرتی ہیں۔ دانتے نے اپنے طرزِ ادا کی انفرادیت کو برجستہ تشبیہات واستعارات کا رہین منت قرار دیا تھا۔ جب ہم وجہی کے اسلوبِ بیان کا تجزیہ کرتے ہیں تو ایسا محسوس ہوتا ہے کہ اس کے طرز خاص پر بھی دانتے کا یہ قول صادق آ سکتا ہے۔ وجہی نے انھیں دکن کی ہند ستانی تہذیب اور اس کے مختلف عناصر سے اخذ کیا ہے ان کی صورت گری میں بھی یہی ثقافتی میلانات کارفرما نظر آتے ہیں۔

وجہی نے جابجا برج بھاشا، دکنی اور فارسی کے بلیغ اور خوبصورت اشعار اور دوہوں سے اپنی نثر کو مالا مال کر دیا ہے۔ آیات واحادیث سے استفادہ تو کتاب کے موضوع اور مزاج کا تقاضہ ہی تھا۔ اس نے عربی، فارسی، دکنی، مراہٹی اور برج بھاشا کے بیسیوں مقالے اور کہاوتیں بھی متن میں شامل کر دی ہیں اور اس سے مصنف کی ہمہ گیر علمیت اور وسیع مطالعہ کا اندازہ ہوتا ہے۔

اردو میں انشائیہ نما (PROTO ESSAY) تحریروں کی سب سے پہلی جھلک ہمیں "سب رس" میں نظر آتی ہے۔ آر۔ جی۔ مولٹن کا خیال ہے کہ کہاوت اور ضرب المثل نے آہستہ آہستہ ایسے (ESSAY) یا مضمون کا روپ دھارا ہے۔ انشائیہ نما تحریریں ضرب المثل اور "ایسے" کی درمیانی کڑی ہیں جن کا پہلا نقش ہمیں وجہی کی سب رس میں دکھائی دیتا ہے لیکن اپنی جداگانہ حیثیت میں نہیں بلکہ یہ قصہ حسن و دل کے سہارے ابھری ہیں مخصوص موضوعات جیسے شراب، ریا، آنسو، عورت، زلف، نظر اور عقل کی تعریف و توصیف میں وجہی نے جو عبارتیں لکھی ہیں یہ ان کے پیکر میں نمودار ہوئی ہیں۔ یہ تحریریں باقاعدہ ایسے کا ابتدائی روپ ہیں۔

"سب رس"، اردو کی پہلی داستان ہی نہیں بلکہ پہلی تمثیل بھی ہے جس کے ذریعے سے مصنف نے حسن و دل کے معاشقے کو علامتی انداز میں پیش کرنے کی کوشش کی ہے وجہی کو اپنی اس نثری کاوش کے ایمائی طرز اور رمزیاتی اشاروں کا احساس تھا چنانچہ ایک جگہ وہ کہتا ہے۔ "ناموس بولیا کہ اس تازہ آب حیات کا قصہ ایک تاویل دھرتا ہے،

www.taemeernews.com

ایک تمثیل دھرتا ہے "سب رس میں عقل اور عشق دو طاقتور بادشاہوں کی جنگ اور باہمی کش کمش کی جو داستان بیان کی گئی ہے وہ دراصل انسانی فطرت کے دو بنیادی تقاضوں کی آویزش ہے اور انہی کی ہم آہنگی سے متوازن شخصیت صورت پذیر ہوتی ہے۔ دل اور حسن کا تصادم ایک عامۃ الورود تجربہ ہے جسے وجہی نے ایک نئی معنویت کے ساتھ اپنے قصے میں پیش کیا ہے اس تمثیل کی دو سطحیں ہیں ایک داستانی دوسری صوفیانہ۔ تمثیل میں قصے کی اس تکنیک سے کام لیا جاتا ہے جو قصے کو دو سطحوں پر متحرک کر سکے "سب رس" میں حسن و عقل، دل، ناز، غمزہ، زلف، رخسار اور نظر کو کردار بنا کر پیش کیا گیا ہے۔ تمام کردار اسم بامسمیٰ ہیں۔ ان کی صفات اور ان کے اعمال ناموں سے ظاہر ہیں۔ غیر مجسم کیفیات کو مجسم اور جاندار بنانے میں وجہی کو اس لیے بھی دقت پیش آئی کہ وہ ان میں جان ڈالنے کے لیے دیو مالا سے استفادہ نہیں کر سکتا تھا، اس لیے اس کو ناموں کی بلاغت اور رمزیت پر تکیہ کرنا پڑا۔ کرداروں کے نام ہی سے ہم سمجھ جاتے ہیں کہ وہ کس سیرت کا حامل ہوگا اور قصے میں اس کا رول کیا ہوگا اور اس طرح قصے کے اصلی لطف اور تجسس کو ٹھیس پہنچی ہے۔ یہ صحیح ہے کہ وجہی نے سیبک فتاحی کی "دستور العشاق" (نظم) اور "قصہ حسن و دل" (نثر) سے خوشہ چینی کی ہے لیکن اپنی اس تمثیل میں کیفیات کو کردار کا روپ عطا کرتے ہوئے اس نے اکثر جگہ اپنی جودت طبع اور انفرادیت کا ثبوت دیا ہے۔ وجہی جیسا جادو بیان انشا پرداز قصہ گوئی میں براہ راست انداز کا متحمل بھی نہیں ہو سکتا تھا تمثیل نگاری کی لطیف اور دلکش فضا، جو سامع کے تخیل کو تحریک میں لاسکتی تھی وجہی کی ادبی مزاج سے خاص مناسبت رکھتی تھی۔ کرداروں کے سراپے پیش کرنا یا مکالمے کے وسیلے سے تمثیل کی رمزیت کو اجاگر کرنا وجہی کا اپنا کارنامہ ہے۔

"قصہ حسن و دل" کی سادی فضاء داستانی معلوم ہوتی ہے اس میں بوالعجبی اور حیرت زائی کی کمی نہیں اس کے باوجود "سب رس" میں قصہ پن زیادہ نہیں اور مصنف قصے کے مرکز سے اکثر دور نکل جاتا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ وجہی کا مقصد داستان گوئی نہیں تھا اس نے ایک تمثیلی قصے کے سہارے متین اور سنجیدہ تصورات کو دلنشیں پیرایے اور قابل قبول انداز میں پیش کرنے کی کوشش کی ہے۔ داستان کی حیثیت سے سب رس میں یہ نقص موجود ہے کہ اس میں مصنف نے اکثر جگہ پند و موعظمت اور خطابت کو راہ دی ہے جس

www.taemeernews.com

کی وجہ سے داستان کی دل چسپی میں کمی واقع ہوئی ہے اور اس کا طلسم باطل ہو گیا ہے۔ داستان پر موعظت کا غلبہ ہے اس لیے اجزائے داستان سے توازن و تناسب غائب ہو گیا ہے۔ وجہی کے طویل اصلاحی بیانات سے "سب رس" کی افسانویت کو نقصان پہنچا ہے۔

وجہی ایک کامیاب داستان گو نہ سہی ایک معجز بیان انشا پرداز ضرور ہے جس کی رنگین بیانی، اپج، زور قلم اور ژرف نگاہی سے انکار ممکن نہیں۔ عبارت آرائی میں منفرد طرز اور ندرت اسلوب کو وہ "نوی بات" سے موسوم کرتے ہوئے کہتا ہے کہ اس کے سامنے پُر تکلف نثر اور مرصع سازی کا کوئی نمونہ موجود نہیں تھا۔ وہ نہ صرف اپنے کمال انشا پردازی پر ناز کرتا ہے بلکہ اپنی زبان کو بھی سرمایۂ افتخار سمجھتا ہے اور اُسے گویا "رکے جیا تُران" کی زبان سے موسوم کرتا ہے۔ مختصر یہ کہ اُردو نثر میں "سب رس" سنگِ میل کی حیثیت رکھتی ہے۔

www.taemeernews.com

سب رس

ایک شہر تھا اس شہر کا ناؤں سیستان اس سیستان کے بادشاہ کی ناوں عقل، دین و دنیا کا تمام کام اس تے چلتا۔ اس کے حکم باج ذرا کیں نئیں ہلتا۔ اس کے فرمائے پر جنو چلے ہر دو جہان میں ہوئے بھلے۔ دنیا میں خوب کہوائے، چار لوگاں میں عزت پائے۔ جاں رہے کھڑے واں قبول پڑے۔ نہ آفت دیکھے نہ زنزلا اپنے بھلے تو عام بھلا کسی کو بُرا بولنا یو وا سوس ہے۔ بھلائی برائی سب اپنے پاس ہے ابے چل نئیں جاتے دُسریاں پر بُرا مانتے۔ اول اپنی خبر میں اپے رہنا پیچھے دُسریاں کوں بُرا کہنا۔ جنے اپس کوں پچھانیا انے سب جانیا۔ جدھر ڈھلتا ہے، ادھر عقل کے اجالے میں چلتا ہے۔ آدمی نے عقل چھوڑیا دیوانہ ہوا ہور اپنا سر اپے پھوڑیا۔ عقل میں جو کا کلوت ملتی تو حرمت میں نقصان ہوتا۔ مدعا دور پڑتا۔ دل تے اگر منگتا ہے جو دل کو تازہ رکھنے مدعا پاوے تو بھلا ہے جو عقل میں کا کلوت کوں نا ملاوے سکت ہے تو عقل میں ہمت کوں کر شریک، یو پند ہے اگر تجہ میں کچہ سمج ہے تو سیک۔ جکوئی یو چالنت چلتا ہے وو کامل ہوتا ہے، روشن طبیعت زندہ دل ہوتا ہے عقل میں کا کلوت جوں ریشم میں سوت جوں دود میں چھانچ، جوں پاچ میں کانچ، جوں ہیرے میں میرا، جوں اُجلے زیرے میں کالا زیرا۔ جنے دل کوں جلایا اُنے کچہ پایا۔ جنے قدم انگے دھریا اُنے کچہ کریا۔ مردی و نامردی یک قدم ہے۔ مرد کوں یہاں بڑی فکر نامرد کوں کیا غم ہے۔ انجانت بچارا بھلا۔ جانتے پر پڑے بلا کا کلوت تے جو دل موے گا تو پچھیں بچارا کیا کام کرے گا۔ دل اس کا جیتا ہے جس میں عشق ہور ہمت ہے جیو نابی اسچ کا ہے۔ اس پر رحمت ہے۔ جیوں حافظ بولیا ہے، دل کے گھر کے دروازے کھولیا ہے۔ بیت

www.taemeernews.com

ہرگز نمیرد آنکہ دلش زندہ شد بہ عشق
ثبت است بر عالم جریدہ دوام ما

خاص اچھو یا عام آخر عقل کے حکم سوں لگیا ہے کام۔ اس کے حکم باج کوئی کسی کام میں جاوے۔ اپنا کیا اپے پاوے۔ بیت ؎

عقل ہے بازوے بازیے بلند پرواز
شکارگاہ ہے اس کا حقیقت ہور مجاز

عقل نور ہے۔ عقل کی دوڑ بہوت دور ہے۔ عقل ہے تو آدمی کہلواتے، عقل ہے تو خدا کوں پاتے۔ عقل اچھے تو تمیز کرے بُرا اور بھلا جانے۔ عقل اچھے تو اپکوں ہور دوسرے کوں پچھانے۔ عقل تے میر، عقل تے پیر، عقل تے بادشاہ عقل تے وزیر، عقل تے دنیا عقل تے دولت ستے چلتی سلطاناں کی سلطنت، عقل تے رہیا ہے یو عالم کھڑا جس میں بہوت عقل وو بہوت بڑا، عقل سوں چلتی خدا کی خدائی جتنی عقل اتنی بڑائی۔ عقل نہ ہوتی تو کچ نہ ہوتا کچ رچیہ نہ ہوتا بیت ؎

عقل کے نور تے سب جگ نور پایا ہے
جتنے جو علم سکھا سو عقل تے آیا ہے

عقل بغیر دل کوں نور نہیں عقل کوں خدا کھناں کچھ دور نہیں۔ ذات ذات ستے صفات ہے۔ ذات تے جو کچھ نکلیا سو بی ذات ہے۔ جوں آفتاب ہور اس کا نور اگر آفتاب بیچھ نا اچھے تو نور کیوں ہوے مشہور۔ اگر آفتاب بیچھ میانے تے جاوے، نور آفتاب میں تے نکلیا تھا سو بی آفتاب بیچھ میں سماوے۔ سور کوں نور کہتے ہیں، نور ہے تو سور کہتے ہیں۔ نور تے آفتاب ہے نہیں تو آفتاب کوں آفتاب کوں کتا۔ اثر تے شراب ہے نہیں تو شراب کوں شراب کوں کتا۔ باس تے پھول نے شرف پایا۔ باس نے پھول پھل کھوایا۔ جوت تے جوہر نے پایا مول، معنے تے میٹھا لگتا بول۔ جوں خدا کے رسول امین نے محبوب رب العالمین ستے صاحب آسمان زمین تے فرمائے کہ تفکروا فی صفات اللہ ولا تتفکروا فی ذات اللہ۔ یعنے ذات کوں صفات میں دھونڈیں گے تو پائیں گے۔ صفات کوں چھوڑ دیئے تو ذات لگ کدم تے آئیں گے بعضے کہتے ہیں کہ خدائے تعالیٰ آخرت کوں ایک معنی سوں اپنا دیدار دیکھلائیں گے۔ مسلماناں کا دل اس وقت روشن ہوے گا۔ مسلماناں کے دل کا شک جائے گا۔

www.taemeernews.com

بعضے کہتے ہیں کہ خدا کوں دیکھیا جائے جو کوئی خدا کوں ڈھونڈے سوں خدا کوں پائے جنون تئیں دیکھے جنوں کو دیکھنے کا قدرت نئیں انو شک لیا جائے۔ بعضے کہتے ہیں کہ خدا کوں اس نظر سوں دیکھیا نا جاسی۔ نظر سوں خدا کوں دیکھیں گے تو خدا نظر میں نا آسی، سبج کے انکھیاں سوں دیکھے تو دیکھیا جاتا ہے۔ نظر سوں کوئی کیوں دیکھے گا۔ کیا خدا ظاہر صورت پکڑ کرآتا ہے۔ بعضیاں کو اس جاگا یو سوال ہے اگر خدا کوں جہت نئیں۔ خدا کوں مکان نئیں خدا کوں کچھ صورت کا نشاں نئیں۔ خدا کوں دیکھنا محال ہے۔ بعضے کہتے ہیں خدا سمجھا جائے تو بس، خدا کوں دیکھنے کا کسے کس۔ یو دل کے دلیچھ میں رہے ہو س، خدا تحقیق ہے اتنا جانیا تو بہوت سر ہیں۔ بعضے کہتے ہیں کہ خدائے تعالیٰ کوں قیامت میں دیکھیں گے وے حیران ہوئیں گے کچھ نا سکیں گے کہ یو یچھ ہے یو چھ ہے یا ایسا چ ہے یوں کہے تو اس کے دسنے وضا سوں یاں ہی دستا ہے۔ دے بولنے میں نئیں آتا کیا بولوں تماشا چ ہے خدا کی عجب بے شوکت ہور شان بچار انسان یاں بی حیران واں بی حیران۔ اسیتج جو مرداں ہیں نازک نام کے عاشق ہوئے اس کے نام کے۔ اس کے نام پر جیو دیئے ہیں۔ اپنا کام کیے ہیں ایک کچیک ہے جو دستا ہے نئیں دستا تیوں یو عقل نے ببلا رہے آدمی سمجھتا کیوں۔ اگر کچھ وجہہ مطلق کچھ نا دستا تو ہر گز خدا ہے کرنا کتے۔ اس کی عبادت چھوڑنے اس کی یاد میں نا رہتے۔ خدا ہے کر تو بو لیا جاتا ہے کہ کچھ بی دس آتا ہے تو انسان اس سوں جیو لاتا ہے اس پر توکل کرتا ہے اُسے پتیا تا ہے کہ مجے تو نچہ ہے۔ میرا کام تجہ سو نچہ ہے۔ بارا باریکی وضا سوں دستا ہے تارا تارے کی وضا سوں دستا ہے۔ بارے کوں تارے کی وضا سوں دکھیں گے تو کیوں دستے گا تارے کوں بارے کی وضا سوں دیکھیں گے تو کیوں دیسے گا۔ اس کا نور سب میں بھر پور ہے، وے اس کے دیکھنے میں قصور ہے۔ اگر اس کا قصور جاوے گا تو سب جاگا اس کا جلوہ دِستا ہے۔ نور دس آوے گا۔ اگر اسماں اگر زمیں اگر آب آتش خاک بارا ہے یو اپس کے آپے پیدا نہیں ہوئے انو کوں کوئی پیدا کر سہارا ہے۔ اگر یو عالم اپسے اپیچ پیدا ہوا ہے تو یو چہ خدا ہے۔ اس بھید کوں سمجھتا سو عارف جدا ہے۔ اپس کوں دیکھنا اپس کوں دیکھنا کہتے ہیں اگر اپس کوں دیکھے تو بی خدا کو دیکھنا مشکل ہے۔ خدا کی محبت حاصل ہوتی ہے اما خدا کیسے حاصل ہے۔ خدا کچہ ایسا نہیں ہے کہ جیوں دیکھنا کہتے ہیں تیوں دیکھنا جائے۔ بات گفتار کی کوئی فرصت پائے۔ منصور جو اس بات میں آیا محبت کے زور سوں خدا کھوایا

www.taemeernews.com

نئیں تو بندہ کہیں خدا کھواتا ہے بندتے تے خدا کھوایا جاتا ہے محبت کے عالم میں کوئی کہے کہ میں خدا ہوں خدا پر برت لوکاں محبت کے عالم اتو کھیا جائے۔ قادریت کے عالم میں کسیح قدرت نئیں جو خدا کھوائے۔ خدا ہوں خدا ہے محبت کا عالم کتے سو جدا ہے۔ جتے اپس کوں صاحب عرفاں کر جانے یہاں آ کر زباں گردانے بعضے کہتے ہیں کہ عقل کے احاطے میں ذات حق تعالیٰ کما حقہ نئیں آ سکتا۔ پچھیں جو عاشق ہوا اُنے اپس کوں عشق میں فنا کر بات کوں یہاں لیا رکھیا۔ خدا کے دوستاں نے بولے ہیں۔ اسرار کے موتیاں رولے ہیں کہ فنا فی اللہ بقا باللہ۔ بیت ع

آیا جکوی خبر کوں یہاں وو خبر سٹیا
کھویا لہوا کرتے سرن آس پر سٹیا

خود بے خود ہوئے تو خدا کوں پاوے۔ خودی دور کرے تو خدائی دس آوے۔ جتے علاماں نے عقل دوڑائے، آخر عشق کی بے آرامی میں آ کر آرام پائے۔ عشق میں جاتوں عقل میں کی آتا سمجھنے کا تھینچ سو سمجھا کیوں جاتا جو لگن توں سب تے بی طمع نہ ہوسی، عشق میں آئے بغیر خاطر جمع نا ہوسی۔ اگر مرد ہے تو عشق اپنا کمال کوں انپڑا۔ فراق میں کی ہلاک ہونا۔ اپس کوں وصال کوں انپڑا۔ جو عشق تیرا نہایت کوں انپڑے گا۔ اس دھات پچھیں دل آپی بول اُٹھے گا ترے مراقب کی بات۔ قال حال ہوتا ہے۔ فراق وصال ہوتا ہے۔ جکچہ بے اختیار دل میں تے آپی آتا ہے اپنی محبت کا قوت وہاں پایا جاتا ہے۔ خدا کا ہونے منگتا ہے تو کچھ خدا کے کام کر۔ جو کوئی خدا کو انپڑے ہیں انکوں کی بات خام کر۔ ہمیں عاشق فدائی فدا ہونا ہمارا احتشام کیا تھا کیا ہے کیا ہوئے گا اس باتوں سوں ہمنا کیا کام۔ ہمنا خدا کوں ایک جاننا ہور اس کا محبت ہے فرض، خدا کے کاماں سوں ہمنا کیا غرض۔ اس کا کام وہ جانے کیسے کیا قدرت جو آوے میانے۔ ہمیں کوں جو اس کے نہایت کوں پانے کا فکر کریں ایسے کاماں میں آنے کا فکر کریں۔ ہمنا ہماری نہایت کی معلوم نہیں ہوتی خبر اس کے نہایت کی کسے خبر۔ اس دریا کی کسے خبر نئیں ہوئی۔ حیرت تے گنگے ہوئے سب سوتی۔ موج پر موج آتی کس تے سچے جاتی۔ بعضے کتے ہیں کہ موسیٰ نے خدا کوں دیکھنے کا سوال کیا۔ نئیں دستا سو دستا کر خیال کیا، فکر محال کیا۔ یہاں بات ہے، یہاں تحقیقات ہے۔ اگر دیکھنے کا نہ ہوتا ہور نا دیکھا جاتا تو موسیٰ دیکھنے کا بات ہر گز میاتے میاں نا لیانا۔ کیا واسطہ کہ وو پیغمبر تھا اُسے یو اسرار روشن تھا موسیٰ کو جواب آیا کہ "لن ترانی"، یعنے نا دیکھ سی تو۔ یو انوار سبحانی۔ یہاں واصلاں

www.taemeernews.com

کہتے ہیں صاحب حاصلاں کتے نہیں نادیکھے تھے تو کیا دیکھنا نیں ہے جان محبت ہور خدائی ہے
واں یوں کہتے ہیں۔ جکوئی محرم راز ہے، اس سوں یو ناز و نیاز ہے نا کھے تو نا نچکوں کھینچ نا کپڑنا
ایک لطافت کی بات ہو تیو وہا نچہ نا اٹھنا یو کام موقوف عاشق کی دلیری پر ہے۔ یو بی کیا خالا
کا گھر ہے۔ کانٹیاں کو النگ جانا تو باغ میں پھول پانا۔ جکوئی دریا میں جاوے سو موتی لے
آوے جسے نجت آسے تخت۔ دُہرہ ع

سات سہیلی ایک پیو چوندھر پیو پیو ہوئے
جس پر پیو کا پیار ہے سو دھن بولی کوئے

عابد کا اس سمار کاں بات ہے۔ یو عاشق کے سمجھنے کی بات ہے۔ یو رمز ناز دیکھنے نیاز
دکھلائے سو جانے، عاشق کے معرکے میں آئے سو جانے۔ بندگی ہور رضا جی کی دھات ہور
ہے۔ عاشقی ہور معشوقی کی بات ہور ہے۔ ایک بات ہے لن ترانی، عاشق کو اس میں ہزار
نشانی۔ یو ناز کیسی کہنا دیکھیں گا کہنے تے زیاست ہے۔ عاشق سمجھتا ہے کہ کیا معشوق کی خواست
ہے۔ عابد کوں کیا نسبت جو عاشق کے بات میں آکر دخل کرے۔ جیوں اپنے کام میں خلل کیا
تیوں دُسرے کے کام میں خلل کرے۔ عاشق بلند عابد پست۔ عابد ہوشیار عاشق مست
عابد دین خاطر جنم کھویا ہے، عاشق خدا خاطر دین دنیا تے بات دھویا ہے۔ اس بات کوں
پایا کھوج کہاں گنگا تیلی کہاں راجا بھوج۔ معشوق دیدار دیکھلاتا تو ہے وے تک تپا کر
دکھلاتا ہے۔ گھونگھٹ میں سوں چھپا کر دکھلاتا ہے۔ عشق بڈھانے خاطر لذت پانے خاطر۔
بھک دی مون کھوے دکھلائے یہاں پی تو ہوتا ہے دل شاد وے تک ہاں ناں میانے
میان اچھے تو بھوت سواد۔ عاشق کوں تپانا معشوق کا کام۔ اپکوں چھو پانا معشوق کا
کام ہے۔ جاں معشوق کا ناز ہے۔ واں عاشق گداز ہے۔ بعضے کہتے ہیں کہ خدا کی ذات بغیر
جس شئے کا طلب ہے۔ وو طمع دیدار کا حایل ہے اس بات پہ عاشق ہور عارف قایل ہے۔
اگر دل تے تمام طلب جاوے تو جاں نظر ٹے واں خداچ دس آوے۔ ایک دل اس میں
ایتا کچ۔ اتنے پر جو خدا کو منگتا سو دیڑا ہیچ۔ جس دل میں آیا یار، اس دل میں اپس کوں بھی
نئیں سمار۔ جاں اپے نئیں ماتا واں دسرا کیوں سماتا۔ جس میں سلوک و ہیچ سالک نئیں تو
" مذبذبین بین ذالک " اوہیچ عاشقاں دین دنیا تے گذرتے ہیں جوں عاشقی کرنے کا
شرط ہے تیوں عاشقی کرتے ہیں اما دنیا آسے کہتے ہیں کہ بے عزتی ہور خواری سوں حاصل

www.taemeernews.com

ہوئے۔ سفلگی ہور شرم ساری سوں حاصل ہوئے۔ آدم زاد کوں دنیا مطلوب ہے دلے بے مفت آئے تو بھوت خوب ہے۔ جنوں نے کچ سمجکر کسے بے مفت دیئے ہیں وو دنیا یاں پاک ہے۔ عارفاں نے قبول کیے ہیں۔ بعضے کہتے ہیں کہ حضرت کا حدیث یہاں سمجے کیا "رایت ربی فی صورت عایشا" یعنی امرد کی صورت میں دیکھیا خدا بی تجلیات، یو سمینا بہوت مشکل بھوت نازک ہے۔ بات جلکہ دستا ہے ہور جیکچہ سنتے ہیں اُسے تو سب ناوں ہے۔ یہ تو سب صفت، اتال ذات کسے کہنا ذات کوں گت، یہاں کی صفا تچ میں ذات ہے۔ یہاں ایک بات ہے بلکہ بات میں بات ہے یو توحید دوست ہوا ہمہ اوست ہوا۔ جتے اس شناس کے پیالے سوں متے ہیں انو سب یو نچہ کہتے ہیں اس سخار خوب بچار فارسی و اصلاں فارسی صاحب دلاں انو بی یو مخفی اسرار یوں کیے ہیں اظہار۔ فرد ع

غیر تش غیر در جہاں نگذاشت

لاجرم جملہ عین اشیاء شد

ہور وصل عشق عاشق مطلق گجراتی شاہ علی، خدا کے لاڈے خدا کے خاصے، خدا کے ولی دایم خدا سوں مل رہے انو بی یو نچہ کہے بیت ع

ھب مالے چڑ چڑ کبوں سبھی سبھی

سب وو ہے وو ہے سب وہی وہی

اول جو سب جا گا خدا چ تھا ہور کہیں کچھ نہ تھا تو یو سب کاں تے آیا۔ جان ہارا جانتا ہے کہ جاں تے آیا۔ پانی تے سوتی گھڑیا موتی بی پانیچ وے صورت میں فرق پڑیا۔ یو موتی دو پانی کہوایا۔ اس پانی ہور اس موتی کوں جنے سمجیا سو گیانی کہوایا۔ بعضے صفاتوں کوں عین ذات کہتے ہیں۔ بعض نہ تو ذات نہ خارج ذات یو بات کہتے ہیں۔ کل ایک ذات وجود ہے حرص مراتب ہور مال تے جدائی پڑی۔ یے گانگی میانے آکر کھڑی یو بی ایک اس بات کی ہے۔ آنکس کہ نہ ما بود روشما ما دشما شد۔ یو میرا وو تیرا ہوا۔ میا نے میانے کو پنچے بڑے گھر کوں جانے پھیرا ہوا اگر یو میرا ہور تیرا میانے میاں تھے جاوے تو بیگانگی جا کر تمام یگانگی آوے سب نیکچ ہو دسے، سب ایکچ ہو دسے دریا سیتی بچار پڑا تو قطرا ہوا نئیں تو قطرا دریا چ تھا۔ دریا کوں بی عشق کا طوفان چڑیا نئیں تو دریا کوں جیسے کا دیسا چ تھا "الان کما کان" ذات دسے صفات بے صفات تے ذات ہے۔ ذات ہور صفات ناؤں ہوئے

www.taemeernews.com

ایک دو دکھاون ہوئے۔ فرق مراتب ہوا ظہوریات میں، اچھوں کے معنیٰ ہیں اس بات میں، صفات خارج ذات نہیں اس بات پر سب قائل ہیں یہاں یہ بات نہیں۔ بات بی کیا غیر ذات ہے یو کیا بات ہے اس تے بیلا ڑیے جوں بے چگوں، واں کیا دیکھے گا چرا چوں وہاں سب خالی ہور لباب ہے، واں کچھ نئیں ہور سب ہے۔ واں کچھ نئیں ہور سب وان تے آتا جاں کچھ نئیں واں کیوں کوئی جاتا۔ اس کچھ نئیں میں ہے سب کچھ۔ اگر گیاں ہے تو سمجھ اب کچھ جان کچھ نئیں وان کے نور کا رنگ کالا۔ اس کالے میں کوں دکھنا اُجلا فنا ہوئے باج دھاں رہیا نہ جائے۔ یو بات کسے کہیا نہ جائے۔ مورک کیا سمجھے گا، یو مت کمعنیٰ فنا ہونا ہے نہ بصورت دونو جہاں تے گزرنا تو اس ٹھار آشنائی کرنا۔ خدا کے ذات بغیر بی کس پر نظر نہ اچھنا۔ ایس تے بے خبر اس تے با خبر۔ لازم یو آتا ہے عاشق پر حضرت کوں جس رات معراج کی بڑائی دیئے خدا کوں دیکھے بغیر کس پر نظر نئیں کیے۔ جس سوں لگیا کام اس کا چھ اچھنا نام۔ یو فام تھا تو یو بڑائی پائے۔ یو فام تھا اس حد لگن آئے۔ یو فام تھا تو حبیب کہوائے۔ یو نام تھا تو خدا کوں بھائے۔ رسول ہوئے قبول ہوئے صاحب" مازاغ البصر و ماطغیٰ "و صاحب" ماینطق عن الھوا" یعنے کس بات میں ایس کوں میانے میاں نئیں لایا وہی بولیا جکچھ خدانے فرمایا۔ رسول اپنے ناؤں دیا ——— رب العالمین خدا کے امر امانت میں اپنی نفوں کو دخل نہیں دیا جو کچھ خدانے کہیا سو کیا۔ بیت ع

جسے ہے عقل وو ہر بات کوں سنبھال کہے
جو سو برس کو ہوئے گا سو دو تال کہے

کرامت کتے سو عقل تمام، جکچھ دنیا میں ہوا سو سب عقل کا کام۔ عقل تے ہوا سب حلال ہور حرام، عقل نے پکڑیا فرق خاص ہور عام۔ عقل تے رکھے ہر ایک کا فام نئیں تو کاں تھا صبح ہور شام شیشہ ہور جام پستہ بادام، صیاد دام صاحب غلام جو کچھ عجب نقل ہے غرض جو کچھ سو عقل ہے۔ سو اس عقل پادشاہ کوں عالم پناہ کوں ظل اللہ کوں صاحب سپاہ کوں، ایک فرزند تھا کہ اس کا جوڑا دنیا میں کئیں نہ تھا۔ واصل کامل، عاشق، عاقل، عالم، عامل ناؤں اس کا دل۔ دانش مندی، ترکش بندی، قبول صورتی، دلادری سب عالم تے آسے حاصل فرد ع

www.taemeernews.com

کرے نت دل یو نازش عقل جیسا
کہ فرزند نہیں کسے دنیا ہیں ایسا

تخت تاج کا لایق سب پر فایق، بات ہیں قابل، سب ہیں فاضل سوایک دسیں اس عقل بادشاہ، عالم پناہ صاحب سپاہ ظل اللہ حقیقت آگاہ کے دل پر کچھ آیا اپنا اندیشہ ایس کوں بھایا۔ سو اس دل شاہ زادے کوں۔ اس ماہ زادے کوں، اس مستغنی کوں اس سب عالم کے دھنی، تن کے ملک کی بادشاہی دیا، تن کے ملک کا بادشاہ کیا۔ سرفراز کیا۔ ممتاز کیا بیت ع

عقل دل کوں دیا ہے بادشاہی
عقل دل کوں دیا عالم پناہی

سر چھتر چھایا۔ تخت لسلایا۔ دل بادشاہ کے ہات ہیں تن کا ملک آیا۔ بھارے بھارے کوچے کوچے بازارے بازار اپنی درراحی پھرایا۔ تن دل کا فرمان بردار، جوں نفر خدمت گار۔ بیت ع

خبر دلیچ کوں معلوم ہر ایک منزل کا
فقیر تن یو بچارا مطیع ہے دل کا

جدھر جدھر دل جاتا، دل کے پیچھے تن بھی آتا۔ نوے نوے قانوں دھرنے لگیا، دل تن کے ملک کی پادشاہی کرنے لگیا۔ دل جان دل عاشق دل کوں شراب کا بھوت دھیان چتر سگھڑ دل۔ شراب بغیر نہیں رہتا ایک تل۔ شراب اُسے بھوت بھایا تھا، شراب پینا اُسے آیا تھا۔ پاشاہاں کوں سعی کرنا واجب ہے عدل انصاف پر پادشاہاں کو شراب پینے کا ڈر۔ بادشاہ کو عدل انصاف بغیر ہور کچھ پوچھ بچار نہ ہوسی۔ پادشاہ شراب پیا تو گناہ گار نہ ہوسی۔ پادشاہاں کوں خدانے پیار کرے کچھ دیا ہے دنیا کا سواد پادشاہاں خاطر پیدا کیا ہے۔ پادشاہاں دنیا کا سواد چھوڑنے پر آئے پیچھے دنیا کیوں رہا جائے۔ دُسراں کوں دنیا کیوں بھائے۔ دنیا کوں لوگ منگتے ہیں سو دنیا کا ذوق کرنے خاطر نہ جھک جھک کر حسرت سوں مرنے خاطر۔ پادشاہاں نے دنیا کا حظ چھوڑے، خلق کا دل توڑے، خلق آزردہ ہوا دل پژمردہ ہوا۔ خلق میں نے گرمی گئی خلق افسردہ ہوا پادشاہاں خوشی پر آئے تو خلق کوں بی خوش بھائے۔ ہر ایک کوئی دو پیالے پیا پادشاہاں کو دعا دیا کیا

www.taemeernews.com

دودیں کی دنیا محفوظ ہو جیا۔ جان تازا ایمان تازا تو سب جہان تازا۔ پادشاہاں کے دل پر اچھتا ہے کہ اپس کے دور کے لوگاں اپس تے خوش خالی اچھیں اپس کوں بھوت منگیں اپنے خدا ہو دیں ہر ایک ٹھار اپنے رکھوال اچھیں۔ اپنا دل پادشاہ کریں۔ اپس کوں دائم یاد کریں کہ ہمارا پادشاہ ایسا ہے۔ جیسی تعریف کریں گے اس تعریف جیسا ہے تا دِرتیا مت اپنے دور کی بات ہونا۔ انگے کے لوکاں جکوی ستے توشہ بات ہونا۔ شراب سب کیفاں کا پادشاہ کیف۔ جاں عاشق ہور معشوق اچھے وہاں شراب نا اچھے تو بڑا حیف جوں نمک نئیں سو کھانا بے نمک۔ کھانے تے آدمی نے کیا سوادپایا۔ جوں جوت نئیں سو گھر جو مٹھائی نئیں سو شکر۔ جوں معنی نئیں سو بات، جوں سخاوت نئیں سو ہات۔ جوں پانی نئیں سو لھوا جوں سبزہ نہیں۔ سو ہوا۔ جوں حسن نئیں سو نار کا جل نئیں سو ں سنگار، دیوے میں بتی نئیں سو اُجالا کیوں پڑے شراب میں مستی نئیں وو شراب کیوں چڑے گا۔ جس کام میں نیت ثابت نئیں وو کام جس کیا دے گا۔ دل میں تفواچ نا اچھے تو مشقت کس کیا دے گا۔ پانی نئیں سو چشمے پر گئے تو کیا پیاس جاتی ہے۔ ہزار کیف کھائے تو کیا ہوا شراب کی کیف آتی ہے؟ یو بات خدا جانتا ہے اچیں آپ عاشقاں کو شراب منا کرنا بڑا پاپ عاشق مفلس عاشق کا ذخیرا سو یو ہے۔ عشق میں گناہ کبیرا یو ہے۔ عاشق کو شراب پلانا عاشق کا دھرم ہے۔ یہاں عشق ہے عاشق کا عاشق پر کرم ہے۔ عاشق ہور دل سخت یو تو عجب تماشے کا ہے وقت۔ عاشق کا دل نرم اچھنا عاشق کا عاشق پر کرم اچھنا اگر عاشق کوں عاشق نہ سہیا نے تو بے گانا بے درد بچارا کیا جانے۔ یہاں جانتا پھول مارتا تو پکارتے۔ ان جانتا پتھرے مارے تو دم نئیں مارتے جیسے ظاہری زور ہے ان جان تے کا علاج کچھ ہور ہے۔ جوں فارسی میں بولیا ہے کہ ؎

کہ نبودے چوب تر فرماں نبردے گاو خر

شراب معشوق کا مشاطا، ایک حسن کوں سو حسن کر دکھلاتا محبت کوں بڈھاتا۔ جکوئی عاشق پیے اُسے شراب بہوت بھاتا شراب عاشق اور معشوق کے دل کے شک دور کرتا، شراب دونوکوں محبت میں چور کرتا۔ شراب پیے پیچھیں دل میں کچھ خلاف نہیں اچھتا، شراب پیے بغیر دل صاف نہیں اچھتا۔ دنیا کا لذت تو یو شراب۔ شراب نہ اچھے تو عاشقاں کے انگے دنیا سب خراب۔ شراب ہرگز غم کوں نہیں آنے دیتا۔ شراب خوشی کوں دل میں تے جانے نئیں دیتا۔ شراب عاشقاں کا سنگاتی، جہاں شراب وہاں عشرت آتی دل کی تاریکی جاتی۔ دل

www.taemeernews.com

پکڑتا صفا شراب پیے تو عاشق کوں بھوت نفا جس گھر میں شراب آوے اس گھر میں محنت کیوں رہنے پاوے ۔ اگر منگتا ہے غم کوں مارے تو شراب پی ۔ اگر منگتا ہے جفا تیرے انگے ہارے تو شراب پی ۔ اگر منگتا ہے سخاوت پہ آئے تو شراب پی، اگر منگتا ہے رن میں گھوڑے بھائے تو شراب پی ۔ اگر منگتا ہے معشوق سوں حظ پالے تو شراب پی ۔ اگر منگتا ہے حسن کا نظارا کرے تو شراب پی، اگر منگتا ہے دل میں محبت بھرے تو شراب پی ۔ اگر کچھ اونچا چڑنے منگتا ہے تو شراب پی ۔ اگر خدا کوں انپڑنے منگتا ہے تو شراب پی ۔ بعضے ولیاں بی شراب نوش کیے ہیں یو تیز آب خوش کیے ہیں ۔ شراب مرکب ہے محبت کے باٹ کا شراب ہادی ہے اس گھاٹ کا ۔ شراب آرائش بزم پادشاہی ۔ شراب اسرار خلوت خانہ الٰہی ۔ میں خوشی میں اُسے بسترا کی عمل برے نکو کر ڈرتا کی جہان خوب بست ہے دہاں البتہ منا کرتے ہیں ۔ کم حوصلاں کوں ڈرلاتے کہ یو بدنیت دھرتے ہیں ۔ اگر پاک ہوا ہے تو تیرا دل و جان ہور تو بی عاشق ہے تو عاشق کوں پچھان شراب کوں اتال حرام کتے ہیں سخت، وے حلال تھا عیسیٰ پیغمبر کے وقت ۔ اتی شراب کی منائی آخر یہی فعل پر بات آئی ۔ برا فعل منا ہے نہ کہ شراب، عارفاں سوں جھل منا ہے نہ کہ شراب، شراب نہ پی کر جو برے فعل کرتے وہاں نئیں ڈرتے بیت ؎

از حسد امروز زاہد میکند منع شراب

ورنہ کے ایں مسلماناں را غم فردا کجاست

عالم خارج شراب ہزار گناہ کرتا، جوں جیو کو بھاتا وہاں کوئی منا کرنے نئیں آتا ۔ وہاں چپ رہیا جاتا ۔ کیا تمام تاکید شراب پر یچ آیا ہے ۔ باقی گناہ سب آپیچ کرنا، دُسریاں کوں ڈرانا ہور اپے نا ڈرنا ۔ خدا نے بخشیا کیا کر ۔ خدا کے فرمودے میں بی اتے مکر ۔ وو دیس کی دنیا میں یاں کوئی کیتا جوڑے گا ۔ گناہ کرنے کوں نہیں چھوڑتے سوں شراب کرنے کوں چھوڑے گا ۔ یو کاں لوکاں کے مال پر اور جیو کھڑے ہیں ۔ شراب نے کیا کیا شراب کے دنباں کی پڑے ہیں ۔ اپے پینا دسریاں کو منا کرنا یاں انصاف ہے خدا کوں نا بسرنا ۔ اپنے گناہ اپس کوں اچھنا فام دُسریاں کے گناہ سوں کیسے کیا کام ۔ دوسرے کی تقصیر کا حجت اپس پر ناآسی ۔ کسی کے گناہ خاطر کسی کوں دوزخ میں نا بھاسی ۔ ہر کوئی اپنا ثواب اور گنہ پچھانتا ہے ۔ اپنا جواب اپے دے جانتا ہے ۔ اگر کوئی دوزخی اچھو وگر کوئی بہشتی تجے کیا کام آئے گی کسی کی خوبی کسی کی زشتی ۔ تجے کا ہے کوں دُسرے کی

www.taemeernews.com

ذکر توں کچھ اپنے عاقبت کی کر فکر۔ غرض آدمی میں جہل نا اچھنا آدمی ہیں برا فعل نا اچھنا۔ صراحی کے گردن پر گناہ کا مارنا دھرنا۔ آدمی برا اچھے تو شراب نے کیا کرنا۔ اگر کوئی پوچھے کہ شراب کیسا ہے توں بول کہ جیسے سوں ویسا ہے۔ یو بول یاد کیوں رہتا ہے۔ جون فارسی میں کہتا ہے مصرع ؎

ازشیشہ ہموں بروں برآید کہ درست

کیتا کہنا درا دراغوب سوں خوب برے سوں برا۔ اپے برے ہو کر کرتے برے کام، میا نے میاں بچارا شراب بدنام ہور بہانا کیا کہ شراب پیئے تو یوں ہوتا یو تلخ آب پیئے تو یوں ہوتا شراب پر ہزار ہزار تہمت کرتے اپنے برے فعل کوں سو بسرتے۔ اگر کوئی سمجھے تو اس سوں بات کیا جائے۔ ایک بات کوں سو دھات کیا جائے۔ شراب کے منا کرنے میں ایک رمز ہے کوئی پاوے یو بات کیسے سمجھانے کی نئیں مگر خدا سمجاوے۔ اگر دانا دریا دل پاک کر پیوئے، شراب تو ناداں نہ دیکھا دیکھی پی کر اپس کوں عالم کوں کرے خراب، شراب تو خوب ہے وے ستی اسے برا بول کر ڈراتے منا کرتے حرام کہتے توبہ کراتے۔ عام خاص پر منا کا حکم آیا یو عالم جانتا ہے۔ پچھیں حکوئی راز جانتا ہے امر کچھا تا سو پچھانتا ہے۔ اگر اس میں کچھ خدا کا راز نا اچھتا تو اہل راز اس پر مائل نہ ہوتے اگر اس راز کوں نہ سمجھ کر یو کام کرتے تو کامل نہ ہوتے اگر کسی انسان میں کچھ خام ہے تو دل پاک کرنا بڑا کام ہے۔ خدا منا کیا سو برے فعلانچہ خاطر اس نامعقولاں کے بھلانچہ خاطر۔ نیں تو کا ملاں کے انگے [illegible] ایک عرق ہے عرق اور اس میں کیا فرق ہے۔ دریا ایک بند تے آلائش نہیں پاتا وے دریا [illegible] سے آتا۔ جاہل سوں ایک بات عارف بولے گا تو وو بولے گا درس، شراب پیے گنا [illegible] خدا بخشے گا بولے تو بس نئیں تو اس حلال کو حرام نہ کرتے۔ عارفاں ہر گز ایسا کام نہ کرتے۔ افیم حلال ہور شراب حرام یو کیا عارفاں کا ہے کام مصلحت کچھ ہے اس میں و پیچ سمجھے سمج ہے کچھ جس میں۔ تمام مستی کوں حرام کیے ہیں کیا جانے کیا نام کیے ہیں۔ یوں کہے تو ان مستی ہے نزدیک منا اس مستیاں کو کیا کنا۔ یو نہ زید بولیا ہے نہ عمر، حضرت مرتضیٰ علیہ السلام کا قول ہے کہ سکر الحکومتہ افضل من سکر الخمر، یعنی حکومت کی مستی شراب کی مستی تھی زیاست ہے۔ یو جُزیاں کا قول ہے الحق راست ہے۔ یہاں چپ رہنا کسے کچھ نئیں کہنا۔ کدھر کی بی بات برے فعلیچ پر آتی ہے۔ بدنیتی ہور جھلیچ پر آتی ہے۔ برا فعل حرام ہے باقی سب حلال، کھانا پینا انند کرنا

www.taemeernews.com

مخلوط اچھنا۔ نیکی کوں نہیں زوال۔ اگرچہ بحسب ظاہری میں شراب پینا گناہ ہے وے گناہ کوں بھی خدا کی بخشش کا پناہ ہے۔ خدا ناؤں غفار ہے۔ غفار کا کیا ماتا گناہ نا بخشے تو غفار کیوں کہونا۔ بوسیچے ہیں کہ بندہ گنہگار بخشنہار وہے عاشقاں نے یو گناہ اختیار کیے ہیں اس گنہ کوں بہوت پیار کیے ہیں۔ عاشقاں کوں خدا پر جوا تنا پتیارا ہے کہ یو معقول گنہ خدا بخشنہارا ہے ناپاکاں کنے شراب جاتا تو ناپاک ہوتا ہے۔ پاکاں کنے آتا تو پاک ہوتا ہے۔ شراب بہوت بری لبست۔ پتھر پر کوئی سٹے گا تو پتھر ہووے گا مست۔ بجناک ہونا تو یو آگ پینا اس کام کو پولاد کا ہونا سینا۔ اپنے فعل بد کوں نہیں کر سکے منا شراب کوں برا کیا خاطر کنا۔ مرد ہونا جوا سے ہضم کرے اس سوں بزم کرے۔ جو کوئی پاک پورا ہونا۔ اسے یو چہ شراب شرا بٔطہورا ہونا۔ دانہ کوں یاں کیا چارا نادان کی سمجھ میں ہے اندھارا سمجا سو پایا نئیں سمجا سو گنوایا۔ جکوی اس شراب کی مستی نئیں سمجیا سو اس شراب کی مستی کیا جانے جیکوی اس شراب کا بھید نئیں پایا سو اس شراب کوں کیا پچھانے شراب کوں اپے پنیا نہ یوں اچھنا کر شراب اپس کوں پیئے جو شراب اُسے پیا خراب کیا تو یوں کیوں جیوے۔ گھاس آگ کھاتے جایئے تو جلنا' مچھلی خشکی پر پڑے تو تلملنا۔ چیٹی ہتی کا بھار اُچا سکتی ہے۔ مٹوری بہری کا زور لیا سکتی ہے۔ کنکر ڈونگر کی برابری کرے گا تارا چاند سوں ہم بھرے گا۔ دیوا آفتاب کے سمکا آئے گا۔ شرار شعلے پر منہ بھائے گا۔ شراب پر ہر کوئی نہیں سہا تا شراب پینا سب کسے نہیں آتا۔ شراب حسن کا زر ینا ہے۔ میخانہ عشق کا مدینہ ہے۔ عاشق کی عبادت حسن دیکھنا راگ سننا شراب پینا ہے۔ عاشق جیکچھ میخانے میں پایا سو کعبے میں زاہد کے ہات نئیں آیا۔ عاشقی مصاحبت ہور یاری ہے عبادت ہور بندگی خدمت گاری ہے۔ محبوباں ہیں سو صاحب کی گود میں سوتے۔ چاکراں ہیں سو ہات جوڑ کر کھڑے ہوتے۔ نفر جیتا بڑا ہوا بی محبوبی کا ناز کچھ ہور ہے یو راز کچھ ہور ہے سو چھپاڑ لیتے ہیں تو بی کیا کچھ کسے دیتے ہیں۔ کتک محبوب ایسے ہیں جو دیئے بھی نئیں لیتے ہیں۔ بردر ہور دربر یاں آسمان زمین کا انتر۔ لوبہ ایک مراتب کا ہے مقام اس مراتب کے آدمی کوں اس مراتب کا کیا فام۔ ہر یک کوئی اپنے مراتب کوں تو بیچھ کر جانتا دسرے کے مراتب کوں یک کا یک نئیں مانتا۔ یو ظاہر کا مراتب نئیں جکوی امامی بجائے باطن کی بزرگی ناداں کوں کیوں دکھلایا جائے۔ عاشق ہور عابد کا مراتب دسنا قیامت پر موقوف ہوا۔ اچھوں بات

www.taemeernews.com

پردے میں ہے۔ روایت پر موقوف ہوا ہے۔ عاشق کے مراتب پر کون کھڑا، عاشق کا مراتب سب مراتب سوں بڑا۔ عاشقاں یو شراب بہوت فام سوں پیتے ہیں۔ بہت احترام سوں پیتے ہیں۔ جیوں شیشہ ملق لگن پیٹ میں شراب بھرنا وے بدمستی نئیں کرتا۔ جیوں پیالہ سریاں کو چڑتا وے اپے بدمست ہو نہیں پڑتا۔ جوں خم لبالب سوں بھریا ہے ہور مستی کم۔ شراب پیویں گے اس وضا تو شراب پینے کا پاویں گے مزا۔ بارے جوں حقیقت کی شراب میں تے منصور ایک قطرہ پی کر انا الحق کہوا یا۔ بعضیاں نے خاں خالی کیے وے کوئی راز بھار نئیں بھایا۔ جنے یو پیالہ پیا اونے یو اسرار چھوپایا۔ محمد صلعم کوں کیا یو پیالہ نہیں آیا محمد صلعم دریا تھا محمد میں سمایا۔ اتنا چہ اشارہ دکھلایا۔ "انا احمد بلا میم" یو بات عاشقاں میں چل آئی یو اسرار ہے قدیم۔ یعنے احمد تی جو میم کیا تو احد ہوا پاک ہوا صمد ہوا۔ یو راز کی بات جو مرتضیٰ علی کو وے میں سر بھاکر بولے تھے پنہانی، تو کہتے ہیں کہ اس وقت لہو ہوا تھا سب کووے کا پانی۔ یو سمائی یو گنبھیری انوچکوں سہا دے۔ کم ظرف آدمی کے ہات تے یو کام کیوں ہوا وے۔ یو حاصل اتھا تو انوکوں شاہ ولایت کہتے ہیں بزرگی انو کی بے نہایت کتے ہیں۔ جن ولی نے ولایت کی تشریف پایا، اس کی تشریف پر شاہ ولایت کا سکہ آیا۔ ولایت بغیر از شاہ ولایت کسے نئیں آتی یو بزرگی۔ بات میں نئیں پڑو ہر کسے دی نئیں جاتی۔ القصہ ایک رات دل پادشاہ عالم پناہ ظل اللہ صاحب سپاہ کماچ، طنبور، قانون، عود منگا کر مطرباں خوش سرود بلا کر دف، دائرہ، چنگ، رباب سوں اشہنامہ خواں، خوش طبعاں، لطیفہ گویاں، حاضر جواباں، گل رویاں، خوش خویاں سب حاضر تھے مجلس کیا تھا۔ جس کا راگ اسم ہے وو عشق کا جسم ہے۔ اس جسم میں عشق کا جان ہے، اس جان میں سبحان ہے اس ٹھار عاشق کوں شک لیا تا کافری ہے بے دردی ہے روشی بدگوہری ہے عشق کی صورت دے پکڑنے گئے تو بات میں نہیں آتی۔ عاشق کوں بہوت بھاتی دل کے انکھیاں سوں دیکھے تو دیکھی بھی جاتی۔ عاشق کوں آگ ہو جائے۔ عاشق کا دل نرم یو تو باد سموم بہوت گرم۔ راگ میں عجب ہے تاثیر، عاشق کے دل کوں یوں لگتا جوں تیر۔ بہتے پانی کوں کھڑا کرے اڑتے جناور کوں پاڑے، دانے کو دیوانہ کرے ہوشیار کوں مست کر پچھاڑے۔ راگ ہو نیچھ میں عاشق زار زار رڈتا، بے اختیار روتا، ہاکاں مار مار رڈتا، پکار پکار رڈتا۔ سینا پھوڑ دل کوں آگ لگتا دلے سنتے سنتے جیوں نئیں

www.taemeernews.com

بھگنا درویشاں کو حال آتا ہے۔ ہزار ہزار دل میں خیال آتا ہے۔ بیت ع

سرود چیست کہ چندیں فنوں عشق در وست

سرود محرم عشق است و عشق محرم اوست

بارے اس وقت یکایک عین مستی میں بادہ پرستی میں، فراغ دستی میں اس کمال ہستی میں ایک قدیم ندیم لطافت سوں بہوت فصاحت سوں بہوت بلاغت سوں بات کا سر رشتہ کاڑ کر ایک تازے آب حیات کا قصہ پڑیا دلے پڑتے وقت اس قصے کے مستی چڑی سو اپے ہی ملک گر پڑیا۔ دل کھولیا بات سنتا تھا سو بولیا کہ جکوئی یو تازہ آب حیات پیوے گا دسرا خضر ہوسے گا۔ اس جگ میں سدا جیوے گا۔

اس آب حیات کی ایک بات ہے۔ یو نو آب حیات ہے جکوی دھایا۔ ہرگز زوراں سوں کنے نیں پایا۔ آب حیات کوں جو پیئے گا دنیا میں جیونا اسیچ کا ہے۔ جکوئی یو آب حیات پیا۔ نیں تو دنیا میں عبث آیا کیا لذت دیکھا کچھ نیں کیا عبث جیا۔ جس کے دل میں یو نیں طمع کیا اس کا جیونا کس جیونے میں جمع جس کے آب حیات سوں تو ہوئیں گے لب حیران ہوے گا تماشے دیکھے گا عجب عجب اُن آب حیات نے اس آب حیات کا رکھیا ہے لاج۔ نبی ہور ولی سب اس آب حیات کے محتاج۔ اس آب حیات کی بات کا اثر بھوت دھات سوں دل بادشاہ عالم پناہ ظل اللہ صاحب سپاہ کے سر چڑیا، دل بادشاہ اس آب حیات کی بات پر مطلق عاشق ہوا بیتاب ہو پڑیا کام ایں کھڑیا بیت ع

ناوں سنیچ دل ہوا بے تاب

باس آنیچ میں چڑیا یو شراب

دل بھوتیچ طالب ہوا۔ اشتیاق غالب ہوا۔ بات سنتے اس حال کوں انپڑیا، عاشق تھا بچارا بیچ سنپڑیا۔ اس فکر تے گھٹیا بادشاہی کا سکہ سٹیا۔ عاشق تھا تمام آخر اس حد لگن آیا کام۔ بات سنتے حال ہوا اس دھات کا تاثیر دیکھو اس آب حیات کا۔ دل اس آب حیات کوں مطلق منگیتا ہے الحق برحق منگتا ہے۔ ناوں تے اثر چڑیا نیں تو چپ ہلاک ہونا کیسے کیا پڑیا۔ اس ناوں میں ایتا زور ہے۔ تو دل کے دل میں یو شر شور رہے۔ جیو کوں محبت کے رنگ میں رنگنا تو کوئی کسی کو منگنا۔ کوئی کچھ بھی لطافت دھرتا ہے تو ایکس کے دل میں ٹھار کرتا ہے۔ پولاد کے ٹانکیاں سوں تن اپنا گھڑیا ہے۔ تو ہر ایک کوئی اُسے منگتا نیں

www.taemeernews.com

توکیا منگنا مفت پڑیا ہے۔ یو بات کھیل نئیں بھوت مشکل کسی میں کچھ خوبی دیکھتا ہے تو ریجھتا ہے دل۔ نئیں تو دل جیسا دانا، دل جیسا عاقل ہور یوں ہوتا دیوانہ ع

ہوا دل بہوت اب بے دل کہ مشکل وقت آیا ہے
یو دل لانے کی جاگا ہے اگر دل دل لگایا ہے

ایسی دیوانگی سوں اس دل کوں کیا نسبت، یہی اپسکوں سنبھالیا ہے شاباش رحمت۔ دل میں تے اُٹھے جہان کیونکر رکھے سنجال بیت ع

عاشق ہے اس کوں عشق اپنا ہے
عشق جلنا ہے عشق تپنا ہے

بچارے عاشق کا دل بیگ لگ جاتا، آزماکر دل لگاتا۔ دغا کھاتا، آزمائے گئے تو سودا ٹٹا لذت کم ہوتا، نئیں آزمائے تو یو بلا آتی دل در ہم ہوتا۔ بارے بوکسے ہے فام عاشق پر مجبوری ہے حرام۔ مجبوری کا نانوں لیتے جیو جاوے۔ عاشق تی صبوری کیونکر آوے۔ بے صبری عاشق کی صفت، بیتابی عاشق کی عزت، تلملنا عاشق کا کام، جلنا عاشق کا احترام، سعدی نے بولیا ہے عشق میں ایسی چال نہ صبر در دل عاشق نہ آب در غربال، عشق بیتاب بے آرام ہوے تو خوب۔ عاشق ٹک بی بدنام ہوے تو خوب۔ بدنامی تے عشق میں کچھ ناتا خامی ہے یو بدنامی نئیں عاشق کی نیک نامی ہے۔ عشق میں بدنامی جوں کھانے میں نمک جوں دیوے میں جھمک، جوں محبوب میں ٹھمک، عشق کا یہی ہے نشاں۔ بچارا جیتا پنہاں کرنے جائے اتنا ہوئے آشکار۔ سب کا حال ظاہر ہوا آیا۔ کون عاشق وو جو عشق کوں چھپایا۔ خسرو شیریں، فرہاد، یوسف زلیخا، لیلیٰ مجنوں انو کا عشق فاش ہوا تو یو حکایتاں آ جنوں۔ عشق کوں کوی چھپا کر بٹھا ریا ہے۔ آفتاب کوں کوئی بغل میں ماریا ہے۔ آگ میں کوئی باندھا ہے گھر۔ غوطہ مار کر کون رہا دریا بھیتر۔ عشق ہر گز نئیں چھپتا چھپاتے سکتے سو باتاں ہیں حکایتاں ہیں خرافاتاں ہیں۔ یو آگ اس آگ کوں کون دل میں چھپایا ہے آگ کوں دل میں چھپانے کا علم کسے آیا ہے۔ عاشق کا دیوانے ہونا چ کام بیلاڑ جبکیچ ہوے گا سو خدا کو نچہ فام۔ عاشق جو جیو لگتے وقت اندیشے پر آیا، عشق کا لذت گنوایا۔ اندیشا عاشق کوں رہنا نئیں اتاں بات کہنا نئیں۔ عشق میں آیا ڈر پچھیں لذت کدھر، اتاں کیا ڈرے گا کیا بچارا عاشقی کرے گا جس میں اچھے گا فام ایک دل کیوں کرے گا وو کام ان میں گھنسے

www.taemeernews.com

پیچھیں لہوا ہور تیشا کیا۔ عاشق ہوے تو بی اندیشا کیا۔ اگر جیو تے ڈرتا تو کی عشق بازی کرتا۔
جان نئیں ڈر و ہاں دلبر، جاں ڈر وہاں خطر، ڈر میں گھر بر ہیں دلبر۔ کون ایسا عاشق ہے
غازی۔ ہر ایک کا کام نہیں جانبازی۔ عشق کھیلے نئیں سو دیوانے عشق کا کھیل کھیل کر جاتے۔
القصہ دل پادشاہ عالم پناہ ظل اللہ صاحب سپاہ حقیقت آگاہ بھوت بے دل ہوا دل پر
کام مشکل ہوا شہر سب حیران گھر گھر لوکاں پریشاں جیتے جتنا ڈورے۔ سرگرداں ہو کر
سب سر پھوڑے۔ پیشوا، دبیر، امیر خان وزیر کوئی کر نئیں سکے اس کی تدبیر۔ بیت ع

بادشاہ کے جو دل پہ آوے غم
تل منے ملک سب ہوے درہم

دیسے میں دل بادشاہ کوں عالم پناہ کوں ظل اللہ کوں صاحب سپاہ کو خصوصی ایک جاسوس
تھا اُن کا ناؤں نظر سب ٹھاوں اس کا گذر سب جاگا کی معلوم اُسے خبر صاحب فراست
صاحب ہمت خوش طبیعت خوش محبت عقل بہوت دھرے نئیں ہوتا سو کام کرے کوی
نہ جا سکے وہاں جاوے کوی خبر نئیں لیا تا سو خبر لیاوے۔ سارے شہر کی خبر دل کوں تل
میں دیوے ہر روز ہزار ہزار شاباشاں لیوے۔ بیت ع

گھر دھنی وو چہ جکوں گھر ہے خوب
وو چہ صاحب جیسے نفر ہے خوب

سو نظر جاسوس دل پادشاہ عالم پناہ ظل اللہ صاحب سپاہ کے حضور آکر سر اکر تعظیم
کر تسلیم کر بھوت ادب سوں ایک سبب سوں بولیا۔ بات کا مایا سب کھولیا کہ اے بادشاہ
عالم پناہ ظل اللہ دل کوں رکھ گھٹ نقوا نحوست۔ خدا سر پہ دھرتا۔ فکر کی کرتا۔ بیت ع

بھائی ہے ایسے نفر نہ کھیا جائے
آ پڑے یو جو کوی نفر کام آئے

جیتا نکوں تو کستا اس کام پر کوئی نئیں دھنستا اس کام پر تاں میں راضی۔ دیکھ میری جانبازی
مجھے رخصت دے اس کام کوں میں جاؤں گا جدھر ندھر دھونڈ کر توں منگتا سو آب حیات
کی خبر لیاؤں گا۔ بیت ع

کھینچا ہے دل کوں عشق نے اب دل کوں کچھ چارا نہیں
عاشق کوں کوئی کیتا۔ سکے کس تے رہنمارا نہیں

www.taemeernews.com

تو منگتا سو آب حیات ہے۔ تو اس کی خبر تجہ لگن آئی۔ اگر یو آب حیات دنیا میں نہ اچھت تو نہ دیتا تجے کوئی یو بدھائی۔ قدیم یو پڑتے وقت میں کیا نام کہ یہاں یو کچھ ہے دام دے، آخر پہارا ہے یو کام۔ پادشاہاں کا دل جگا جوت ہے۔ سب ٹھار جیوتا ہے۔ پادشاہاں کے دل پر جکچہ گزرتا ہے سو ہوتا ہے۔ پادشاہاں کا دل خدا کے رہنے کی ٹھار یہاں شک لیانا تو بہ استغفار۔ خدا یہاں بیٹھ کر اپنا کام چلاتا، خدا یہاں بیٹھ کر دیت دلاتا۔ باطن ہیں خداچ آیا کتے ظاہر خدا کا سایا کتے۔ جاں بادشاہ کا دل جا سکتا ہے واں کس کا دل خبر لیا سکتا ہے۔ جس دریا میں انو کا دل تیرے دوسرے دل کوں قدرت ہے جو وہاں پھیرے۔ ذرا آفتاب کے انگے کیا دے گا۔ ایک بول کتاب کے انگے کیا دے گا۔ جیتا کوئی دوڑے جدھر دریا میں قطرہ کدھر یو مراتب پاے جو خدا کے خلیفے کہوائے۔ جکوئی خلیفے کوں سمجھیا سوں خدا کوں سمجھیا۔ جنے خلیفے کوں نیں سمجھیا انے کیا سمجھیا جکچہ پا ... ہے سو یہاں پاتا ہے۔ ڈھونڈتا سو دیوانہ ہے۔ آری بات ہیں ہور موں دیکھنے نیں آتا۔ گھیسا گھر میں ہو انقد لینے نیں پاتا۔ جیتا ہے ہور جیتا بسریا۔ دریا میں پڑیا ہور پانی پیت بسریا۔ سر میں پھول ور دماغ میں باس نیں آتی۔ دل میں معنا بھریا ہور بات کہے نیں جاتی۔ معشوق گھونگھٹ کھولیا و نے آنکھیاں جھانکیا یار لٹ پٹ ہوا یو ڈاکر بچانگیا ظاہر خلیفہ تی کہنا ہے باطن ہیں جو کچھ ہے سو بات کہنا منا ہے چپ رہنا ہے۔ یو پادشاہان بہوت بڑے ہیں۔ بہوت بڑی جگہ کھڑے ہیں۔ انوں سوں بے ادبی سوں پیش [illegible] ہے انوسوں بدنیتی کرنا مردود کی نشانی ہے۔ ظاہر باطن انو [illegible] صاف دل اچھنا دات دیس انو کی دعا سوں مل اچھنا۔ انو کی خدمت عظمت ہے بڑا ثواب ہے۔ یو عظمت بخش ہیں یہاں فتح یاب ہے شاہاں کے وجود کا شرف معبود بچہ جانتا۔ جس میں کچھ بی بو ہے۔ و بچہ پچھانتا بارے دل پادشاہ عالم پناہ۔ نظر تے نقوے کی یو بات سینا امید کے چمن میں تے گود بھر پھول چنیا۔ فرد ع

من کے چمن میں باؤ آ چل کے جے غنچہ آس کا

ڈالیچہ پر پھول ہنس پڑیا امید اب ہے باس کا

خوش ہوا جیو نمیں رہیا، نظر جاسوس کوں شاباش کہیا۔ گلے لایا بہوت منت کیا۔ خدا کے درگاہ امید وار ہو کر رضا دیا کہ توں جا، یو خوش خبرے کر بیگ آکہ یو وقت بھائی پنے ہور یاری کا وقت ہے۔ مخلصی اور خدمت گاری کا وقت ہے دل داشتی ہور دوست داری کا

www.taemeernews.com

تاخیر نکو کر۔ اس کام کی تقصیر نکو کر۔ اس کام پر جد دھرے گا تو خدا بھی تیری مراد حاصل کرے گا۔ مقصود آینگی بر میں دایم خوش اچھیگی تیرے گھر میں۔ مبارک ہے جاگے تیرے نصیب کہ "نصر من اللہ و فتح قریب" بیت

شاہاں کنے کوئی آدمی قابل اچھے تو خوب ہے
صاحب سوں اپنے یک جہت یک دل اچھے تو خوب ہے

جاسوس نظر دل بادشاہ عالم پناہ سوں وداع ہو کر قدم انگے دھر روانہ ہو کر اپنے کم کی شمع پر پروانہ ہوا جوں باؤ کہیں اُٹھایا کہیں گرایا۔ جاگا جاگا ڈھونڈیا عالم سب پھریا جس وقت جس ٹھار گیا جب تماشے دیکھیا۔ عجب عجب بیت

سفر کی کیا ہے خبر جو لگن وو گھر میں ہے
سفر کیا سو وو جانے کہ کیا سفر میں ہے

عقل کے پیالے سوں متا ہے، جوں فارسی میں کتا ہے۔ فرد

صد تجربہ شد حاصل در راہ بہر گامے
بسیار سفر باید تا پختہ شود خامے

چیت اس دل سوں لایا۔ پھرتے پھرتے ایک شہر میں آیا۔ اس شہر کے عمارتوں جیسا کسی شہر میں کوئی آج لگن نئیں بندھایا۔ کہ اس شہر کے اس پاس تمام پھلواری تمام پھولاں کی باس۔ لوکاں سب واں کے ادب وار تمیز دار نیک بخت برخوردار شیریں گفتار نیک نیت نیک کردار پردیسی کوں اے گئے کوں بہوت کرنے پیار فرد

دنیا دغا باز ہے بہوت او باش ہور حیلیاں بھری
آدم وہی ہے جو کرے آدم ستی آدم گری

نظر واں کے لوگاں تے لیا خبر کہ یو ٹھاون کیا ہے۔ اس شہر کا ناؤں کیا ہے وہاں کے لوگاں ہوئے یک کو ہے سب بولے۔ کہ اس شہر کا ناؤں عافیت ہور اس شہر کے پادشاہ کا ناؤں ناموس۔ نظر اپنے مقصود کوں دل میں یاد کر ہزار ہزار کیا افسوس۔ کہ آخر یو کام کیوں ہوئے گا۔ اس کام کا سرانجام کیوں ہوئے گا۔ بیت

خدا مدد ہے اسی کوں جسے ہمت کچھ ہے
وہی مراد کو انپڑیا ہے جس میں ست کچھ ہے

www.taemeernews.com

میں تو جوں تیوں وہاں لگ آمیں۔ منتر کر نکلیا بہوت ہم کر نکلیا۔ اقبال خدا شرم رکھے۔ خدا یو نیم دھرم رکھے۔ اتنا کہہ کر ٹک ایک رہ کر عقل سوں اپنے دل میں کچھ لیا یا۔ دل کو سمجھایا وہاں کے بڑے لوگاں کوں سیانے بجایا۔ ناموس پاتشاہ عالم پناہ سوں جا کر ملیا اپنے کام خاطر بہوت بلبلیا۔ ناموس پادشاہ آسے دیکھ کر اس کی ادا دیکھ کر اس کی روش دیکھ کر بہوت خوش ہوا، ہنسیا ہلیا، غنچہ تھا سو خوشی سوں جوں پھول کھلیا۔ فرد ؎

ادب ہے جس میں تواضع ہے جس میں وہ مرد ہے

وو کچھ یو جس میں نہیں ہے وو مرد سرد ہے

دور تھا سوا ے اپنے نزدیک بلایا۔ پوچھیا کہ تو کون ہے۔ تیرا مقصود کیا ہے تو کاں تے آیا بیت ؎

جکوی کس کنے آوے غرض کرے

وہی بھلا جو غرض وو اپس پو فرض کرے

لاج ست کر منگتا منگنہارا دینہارا نیں دیا تو شرمندہ ہونا بچارا۔ شرم کا کوئی منگے تو وہاں کہے ہیں دھرم۔ بے شرم گھڑی گھڑی منگے کی کیا شرم۔ اسے خوش لگیا ہے منگ لینا وے کوی کے کتا دینا۔ گنج قارون اگر اچھے گا تو بی دیتے دیتے سرے گا وے بے شرم کا منگتے منگتے پیٹ نہ بھرے گا۔ یو گدا اس کا چلیا ایسا سدا۔ شرم کوں نیئں پچھانیا منگنا ایک ہنر کو جانیا۔ جاں گیا وہاں کچھ منگ لیا کنے دیا کنے نیئں دیا۔ کاں کا نیم کاں کا ست ابھی وہیچ عادت۔ اس بات پر یو بات بی آئی کہ علت جاتی وی عادت نہیں جاتی خوب لوکاں کو خدا ہور خدا کے خلیفہ کی آس۔ عار آتی منگے۔ دوسریاں پاس۔ دوسریاں پاس منگتے جیو پر آتا اسے لوکاں نے کس پاس منگیا کیوں جاتا۔ کسی کا بیڑا پان قبول کرنے کا نیئں تاب ایک بیڑا قبول کیا تو اس ہی ہزار جواب۔ خدا نہ کرے جو مردار حلال ہونے کا وقت آئے کیئں تو بی دیکھنا کہ کس پاس منگیا جاتا ہے کہ نیئں۔ خدا کا خلیفہ قسمت کرنہار ہے۔ اگر یاں منگے تو مارے منگنے کے ٹھار ہے۔ عیب نہیں ہے منگنا اس ٹھار پاتشاہ کوں اپنا خلیفہ کیا ہے پروردگار۔ پادشاہاں پاس حق ہے سب کا منگیا جاتا ہے۔ خدا ولاتا ہے تو یاں تے کچھ آتا ہے نہ کہ جسے دیکھے دنیادار منگنے کھڑے رہے بات پسار۔ صاحب صاحب کہتے پھرتے اس پاس۔ جانو پوچھ صاحب اسیچکے جا کر اسیچکی اس جکوی یوں کسی کے دنبال لگ پیٹ بھرے بے حیائی پر دل دھرے ییچ نہیں ہمت کا آدمی

www.taemeernews.com

لا علاج ہو کر کچھ نئیں دیتا ہے بچارا کیا کرے ایک بار دو بار تین بار مبالغہ چار بار دیا جائے گا۔ پانچویں بار ایسے آدمی بیزار ہوئے گا تنگ آئے گا۔ یو اپنی جاگا پر تے نئیں ہٹتا بقول اہلِ ہند چکنے گھڑے پر پانی ڈھلتا۔ کوئی بھلا کھو کوئی برا کھو اپنے کوں کس کا کہنا اثر نہ ہوئے۔ یو بے حیائی کا شراب پیا ہے مست ہے آپے خبر نہ ہوئے دراصل کسی پاس منگتا بھلے آدمی کوں معلوم ہے کہ کیا بلا ہے دل پر کیا آفت کیا زلزلہ ہے بلکہ قیامت گزرتا ہے۔ بہت نشتنفت گزرتا ہے ماں باپ ہور خدا پاس بھی منگتے دل کوں ملاحظہ آتا ہے۔ یکہ یک نئیں منگیا جاتا ہے لاج کے آدمی کوں بہت لاج آتی ہے پچھیں ضرور ہو، تو لا علاج کوں کیا علاج، لوگاں کا یو فام لوگاں کی یو چال اناں بچارے بھلے آدمیاں کا کیا حال لوکاں بھلیاں کوں برے کر جانتے، بُریاں کوں بھلے کر پچھانتے۔ بھلے آدمی کا جینا بہت مشکل ہے دل میں کیتا ہمت دھرے خدا سب کرے دلے کسے بھلا آدمی نہ کرے۔ اپنا ہیڑا اپی کھانا اپنا لہو آپی پینا تو دنیا میں بھلے آدمی ہو کر جینا۔ برے بھلے جانتے دغادے جاتے، جیوں تیوں کس پاس تے کچھ لے جاتے۔ جاں لگن بھلا آدمی ہے واں لگن خوار ہے۔ برے لوگاں کوں سب کیں تھارہے۔ بھلا آدمی کیوں بھاوے گا قصا پیچ کو پتیاوے یو سمجے نئیں دراصل دکھن کا ہے یو مثلا۔ جو کوئی آوارہ وہ بھائی ہمارا جکوئی کرے ہٹے مار نکالیں نت " اتی جلتی دنیاداری بھلے لوگاں کی ہوئی خواری " نااہل پاس جو سوال کرنا ہے وو جیونا نئیں مرنا ہے۔ بلکہ مرنا بہتر ہے۔ اپنے جیو پر قصد کرنا بہتر ہے۔ شرم کے آدمی اچھے سوں جانتے جس میں شرم نئیں وہ شرم کے آدمی کوں کیا پچھانے، اپنے ایماں سوں رہنے " الحیاءُ تمنع الرزق " کے معنی جکوئی جانتے ہیں، حیا کے لوگ اکثر رزق کے باب تنگی سوں گزران تے ہیں۔ دنیا چھوٹیاں کی ہے، دغا بازاں کی ہے، بے ایمان کی ہے۔ یو خوب جانتے ہیں حق کڑوا ہے یو کڑوا جسے میٹھا لگا وو بڑا اس بات میں پاؤں پھسلتا ہے ہر کوئی نئیں کھڑا ہونا اگر کسی میں بات سمجھنے کا مایا ہے تو حدیث میں " الحق مر " بھی آیا ہے اگر توں موں کا رکھنے منگتا پانی تو غم کوں کھا انکھیاں کے انجھو پی اسے سارے بھلیاں کی زندگانی۔ اصل بغیر اصلات کوں پاتا بھلے آدمی کوں اصالت سنبھالنے جیو پر آتا ہے لا علاج کو سکال دو کال ہوتا ہے تو مردار بھی حلال ہوتا ہے بھلے آدمیاں تے کس پاس منگیا نئیں جاتا۔ انوں پر یو واقعہ فاقہ آتا۔ بھلے آدمیاں کا منگنا ایک اشارت ہے یا نئیں تو ایک بات کرتا ہے اتنے میں کام ہوا تو ہوا نئیں تو اس کام تے درگذرتا ہے۔ پچھیں خدا جلادے گا تو جیویگے نئیں تو

www.taemeernews.com

مریں گے بھلے آدمیاں کا کرنا اتنا چہ ہے بھی کیا کریں گے دنیا دو دیس کی دکھ اچھا یا سکھ جوں تیوں یاں وقت گزر جاتا ہے۔ واں دیکھیں بُریاں کا کیا حال ہے۔ ذر بھلیاں کے ہات میں کیا آتا ہے۔ خدا بولیا سو سچ ہے رسول بولیا سو سچ ہے وہاں تو بھلے برے کا پوچ پچار ہوئے گا سو عزت گنوائے گا، خوار ہوئے گا، شرمسار ہوئے گا خاطر لیا بھلے لوگاں کوں خدا ہور رسول کے بات کا تقوا ہے نیئں تو دنیا میں جیو بھی نہیں سکتے یہاں خوب سمجھ کر یہاں کی امید چھوڑے ہیں۔ امید و بانچھ کی رکھتے۔ بھلے لوگاں اسی تے دنیا چھوڑے ہیں بھلے آدمی کاش کے دنیا میں نہ آتے تو برے لوگاں ایتی جفانہ پاتے۔ برے لوگاں شہر میں کوچے کوچے بھرے ہیں۔ برے لوگاں بھلیاں کوں بُرے کرے ہیں۔ بُرے لوکاں بہوت بھلے لوکاں تھوڑے۔ بھلے لوگاں سوں بھلا ہو تیو یاری جوڑے جیتا جے کبھی آخر مرنا ہے اپنے خاطر کیا کرنا ہے۔ جیو دکھنی مثل ہے مرنا مرنا چوکے نا ایسا مرنا جو کوئی تھوکے نا جنوں تحقیق جاتے کہ پیدا کرنہار ایک خدا ہے انوکا راہ روش انوکا چلنت جدا ہے۔ برے لوگاں اگر خدا ہے کر جانتے تو بھلے ہو کر اچھتے بُرائی کوں پچھانتے کچھ خدا کا ڈر دھرتے بُرے کاماں ہرگز نہ کرتے خدا ہے کر جاننا بہوت مشکل ہے اس کی وحدانیت کو پچھاننا بہوت مشکل ہے۔ جس کے بُرے فعل دور ہوئے اسے جاننا کہ یو خدا کوں ہے کر جانتا ہے اپس کے پیدا کرنہارے کوں پچھانیا ہے۔ دیکھنے کے انگے کچھ کیا جاتا ہے دیکھنے کے انگے قدرت کا ماں لیا جاتا ہے۔ جکوئی کہتے ہیں کہ خدا سمیع ہے بصیر ہے قادر ہے علیم ہے کر جانتے ہیں تو یو ہوتا نیئں یو باتاں ہیں جاننے کی نشانی فعل نیک ہے دیگر باقی اپنی خاطر حکایتاں ہیں بارے ناموس پاتشاہ کے حضور نظر راز کا پردہ پھاڑیا۔ اس تازہ آب حیات کی بات کاڑیا ناموس بولیا کہ اس تازہ آب حیات کا قصہ ایک تاویل دھرتا ہے۔ ایک تمثیل دھرتا ہے۔ ہر یکے کوئی آکر نا سمجھ کر اس ٹھار بات کرتا ہے عقل کوں بول لگتا ہے عقل کوں بول لگتا ہے فہم پہ گھات کرتا ہے یو بڑا ایک پیکھنا ہے۔ یہاں اندیشہ کر دیکھنا ہے۔ آب حیات کتے سو وو آب حیات مرد کے معنی کا پانی جو کوئی یو پانی تو کوئی مرد کی زندگانی ۔ [illegible] پانی کی [illegible] لوگاں مرتے کیا کیا مشقت جو نیں سو کرتے ہے

یو سکندر کوں نیئں ملیا یک جام
زور ہور زر سوں نیئں یو ہوتا کام

www.taemeernews.com

جوں حافظ طبیعت کا تنا یو کتا

سکندر رانمی بخشند آبے

بزور وزر میسر نیست ایں کار

یو پانی روشنائی میں ہے ظلمات میں نئیں۔ یو پانی خدا دیوے کسی کے ہات میں نئیں یو پانی ہوے تو حیات خوب یو پانی ہوئے تو سب بات خوب یو پانی کے مانے پانی رکھیا سو جانے۔ جیو اس تے پانا یو چہ پرانی ہے دنیا میں جکچھ ہے سو یو چہ پانی ہے فرد ؎

دین و دنیا کی خوبی بھی نیم ہور دھرم ہے

ایمان کی نشانی سو مرد کوں شرم ہے

کہ کتے ہیں "الحیاء من الایمان" حضرت کا حدیث ہے یو تحقیق جان۔ اگر اس آب حیات کی کچھ بات ہے تو حیا میں یو آپ ہے۔ ہیں بولیا شان اتال تو سمجھ پچھان کھول کھیا اس بات کے چھپے معنے اتال اس پانی سوں تجے کچھ کام اچھے گا تو توں جانے۔ نظر بولیا کے ناموس بادشاہ عالم پناہ صاحب سپاہ ظل اللہ توں مرد ہے فرد ہے، ہمدرد ہے۔ نیم دھرم تجہ کنے رہتا ہے تو جکچہ کتا سو سچ کتا ہے۔ مجھے تیری بات کرے شہ مات سونے کے پانی سوں لکھ رکھنا۔ یو میری بات فرد ؎

آدمی نئیں وو جس منے کچھ نام و ننگ نئیں

آدمی نئیں وو جس متے آدمی کے ڈھنگ نئیں

وے مدعا میرا کچھ اور ہے مرے مدعے میں ہنوز شر و شور ہے۔ وہ آب حیات جو میں منگتا ہوں اُسے کوں پچھانے۔ کاں اچھے گا سو خدا جانے۔ بیت ؎

چلیا امید کوں امید کوں بر لیا وے

وو نا آمید ہو آتا امید توں پاوے

نظر ناموس بادشاہ کوں عالم پناہ کوں سلام کر کچھ کلام کر چلیا، نشان اس آب حیات کا کہیں نئیں پایا کر بھوت تلملیا کام تاخیر ہوا دیگر ہوا بھی یاد کر اس دل کی یاری خدا سوں لگایا امیدواری۔ جاتے جاتے تلملاتے تلملاتے جیفے کھاتے کھاتے باٹ میں دیکھیا ایک ڈونگر عظیم الشان دُسرا آسمان ہر یک کھوے میں اس کے چاند سورج کا مکاں ہر یک جھاڑ کی بیل اس پر جوں کہکشاں خیال کا ہاتھ اس پر نئیں انپڑتا خیال چڑ چڑ کر پڑتا۔ نظر اس کی بلندی پر نئیں جاتی کچوتی

www.taemeernews.com

بھی پھر پھر آتی جیونئیں رہیا۔ اس ڈونگر کے نزدیک گیا وہاں کے لوکاں کو پوچھیا کہ اس جاگا کوں کیا کتے ہیں۔ یہاں کون رہتے ہیں بیت ع

خدا کریم ہے سب کوں مکر میں تی کاڑے
کسی کے مکر کے پھاندے کسی کو نا پاڑے

انو بولے کہ یو ڈونگر ہے زہد و زرق کا آشیانہ مشکل ہے۔ اس ڈونگر پر یکا یک جانا اس ڈونگر پر ایک کُنبا بڈھا اچھتا ہے رات دیس اس سے پرسن ہوا ہے پر میں اس کا ناؤں زرق مکر ہور اس میں کچھ نئیں فرق نظر کوں بہوت تھی طلب کی آس، باد ہو کر ڈونگر پر چڑیا گیا زرق کے پاس آنے کہیا اے پیر سلام صاحب تدبیر سلام اُنے کہیا اے جوان علیک سلام علیک سلام۔ یو بے غرض اسے غرض تمام۔ خدا کرے تو ہوئے یو کام بیت ع

یو کاں کا وو کاں کا یو دونو ہوائی
تماشا عجب ہے نوی آشنائی

زرق کہا کہ یہاں تو کیا آیا۔ کون تجے یہاں لیا یا کون تجے یو باٹ دکھلایا۔ یہاں کیا ہے تیرا کام حیران ہوں میں نہیں ہوتا فام۔ نظر اپنے دل کی گانٹھ کھولیا۔ اس تازے آب حیات کا قصا بولیا زرق کہیا آب حیات کا چشمہ کتے سوں نہ کس باغ میں ہے نہ کس کشت میں ہے وو ایک چشمہ تو کتا بہشت میں ہے توں اس چشمے کوں ڈھونڈتا دنیا میانے اس کا نشان کوئی کیا سمجھے کیا جانے۔ فرد ع

یو غرضی ہے پوچھے بغیر نہیں رہتا
یو کچھ پوچھتا وو آپے کچھ کہتا

غرض اگر تجے ہونا چہ ہے یو پانی تو عاشق کے انجھواں میں ہے۔ اس پانی کی نشانی۔ عاشق کے آنکھ کا پانی کیا ہے عشق کی خوے اس پانی تے کیا عجب جو موا سو جیوتا ہوئے مسیحا کا دم اس پانی تے فیض پایا مسیحا اس پانی تے موے کوں جلایا۔ پانی کے ہر قطرے میں لاکھ فیضاں اگر کوئی پچھانے یو چہ پانی آب حیات ہے اگر کوئی جانے فرد ع

جو اپنے رونے تے محظوظ ہیں درد منداں
سو ہنسی تے نئیں پاتے ہیں حظ یو محبوباں

چنداں کس کس لذت بھرے درد انسو انکھیاں میں تے پڑتا ہے بند ایک ایک اگر تو عاشق

www.taemeernews.com

ہے تو بُند بُند کا لذت دیکھ۔ اس غم میں کیوں خوشی آئی۔ اس کڑوائی میں کون رکھے میٹھائی۔ کانٹیاں تے پھول کی باس کون لیا ہے۔ آگ میں پانی ہے وو پانی کون پیا ہے۔ وو بھنورا کاں ہے جو یو باس لیوے وو پروانہ کاں ہے جو یو پانی پیوے، ہور اس پانی کی خبر دیوے۔ یو قطرا ہے بہوت لذت بھریا ہر قطرے میں سو سو دریا۔ مجھے معلوم تھا سو کیا عرض۔ اتال توں جانے تیرا فرض۔ نظر ہنس کر زرق کوں جیلے کے برق کوں بویا ہو توں بی کتا ہے سو اس میں ایک مانا ہے۔ وے یو مانا پانا ہے مکر کتے تھے وے یہاں کچھ مکر نہیں دسیا۔ تمام میٹھا بغیر شکر کچھ نہیں دسیا۔ شاباش انجھوان کا عجب بیان کیا ہے عاشقاں کا خاطر نشان کیا۔ عاشقاں کے انجھیاں کے انسو ایسے ہیں جوں توں کتا ویسے ہیں۔ جس انجھیاں کو دیدار کی لگی حیرانی اس انجھیاں کا کیوں نہ ہوے ایسا پانی قولہ تعالیٰ "وقلوب المومنین عرش اللہ تعالیٰ" یعنی مسلماناں کا دل خدا کا عرش ہے یو پانی اس عرش میں تے آتا ہے۔ عاشقاں کے انجھیاں کے کنکوریاں پر تے جاتا ہے نعوذ باللہ یو پانی اگر قہر میں آوے، دریا کوں ڈوبا دے۔ نوح کا طوفاں اس پانی کا ایک قطرا کر جان۔ اس پانی کا بہوت ادب دھرنا۔ اس پانی سوں بے ادبی نہ کرنا۔ اس پانی سوں بہوت ڈرنا۔ یوں پانی اگر مہر کی موج آچاوے تل میں عالم کوں گلستاں کر دکھلا دے۔ بچوا کوں پھلواڑی کرے۔ باڑ کوں باڑی۔ پات کو جھاڑ کرے۔ کنکر کوں پہاڑ کرے ذرے کوں آفتاب کرے۔ آتش کوں آب کرے گدا کوں بادشاہ کرے، ستارے کوں ماہ کرے۔ تیرا سخن مجھے خوش دیا۔ تیری بات تے میں بہوت حظ کیا، عجب فہم دھرتا ہے شاباش بہوت سچ سوں بات کرتا ہے توں کہیا سو بات بی میری بات میں ہے دو دیس بی اس رات میں ہے۔ توں جو موتی سنیا میں چنیاوے مرامدعا کچھ جدا ہے کس تے کیا ہوئے گا اتال خدا ہے۔ یو کہہ دہاں تے اٹھیا اس کی خدمت کے بند میں تے چھٹیا۔ اس کام پر یوں تھی قضاء جاتا ہوں کر گیا رضا۔ اس فکر تے چلیا اس جنگل میں دیکھتا ہے جو یکا یک کو نظر آیا آسمان پڑیا تھا اس کا سایا۔ سات زمین اس کوٹ کے یک طرف کا پایا۔ ہر یک کنگورا اس کا عرش کا ہم سایا۔ ایسا کوٹ دینا لیئے اگن کوئی بادشاہ نہیں بندھیا پچ کچھ قدرت تے مستعد ہو آیا فرد

عجب کوٹ اوت ہے کیتا بکھانوں
کہ حلقہ اژدہا ماریا ہے جانوں

اس کوٹ کنے آکر وہاں کے لوکاں کی روش پاکر پوچھیا کہ اس کوٹ کا ناوں کیا ہے اس کوٹ کا بادشاہ کا ناوں کیا ہے۔ اس کوٹ کے پاشاہ کی کیسی ہے عدالت۔ وہاں کے لوکاں بولے

www.taemeernews.com

کہ اس کوٹ کا ناؤں ہدایت اور اس کوٹ کے پادشاہ کو ناؤں ہمت۔ فرد ؏

ہدایت لگ تو آئے دیکھیں کیا ہوئے ہدایت سوں
نظر نئیں جنا دیکھیا گیا سب کام ہمت سوں

نظر ہور باکر شکر الحمد اشراتیا دیکھ دیکھے سو دشمن بھرے نظر پڑے ہمت گمن۔ قال خدا ہمت دیوے۔ خدا نعمت دیوے۔ ہمت تے کچھ ہمت پاویں۔ مراد اپنی ہو لیا دیں ہمت تے نیست ہوتا ہست دنیا میں ہمت بڑی بست۔ عقل ہمت تے پکڑتی بندی۔ ہمت کے سر سے تمام بندی۔ ہمت کاڑی کوں ہوئے تو پہاڑ کوں زیر کرے قطرے کوں ہمت ہوئے تو دریا سوں دعوی دھرے۔ ہمت تے تھوڑا بڑا ہوتا۔ ہمت تے پڑیا سو کھڑا ہوتا۔ ماں ہمت باپ ہمت۔ پیر ہمت مرشد ہمت۔ جکچھ ہے سو ہمت۔ ہمت جس مرد میں کچھ اس مرد پر رحمت ہزار رحمت۔ بیت ؏

وہی مرد جو ہمیشہ ہمت سوں ہمدست ہے
ہمت خدا کے خزانے کی خاص کچھ بست ہے

بڑائی صفت نہیں رتی۔ جتنی ہمت اتنی بڑائی۔ ہمت جنے گنوایا انے دنیا میں کیا پیا۔ ہمت کی صفت جوں ہے توں کوئی کرے۔ ہمت کی صفت جیتا کہے کبھی سرے۔ مرداں کی ہمت عاشقاں تماشب درداں کوں ہمت۔ فوراں کوں ہمت۔ کیا کام آوے جس میں ہمت نہیں سو کا نڈا جس میں ہمت نہیں سو خالی ہو نذر بیت ؏

جکچھ خوبی ہے سو ہمت کے باب ہے
ہمت ناؤں لینا بھی لئی ثواب ہے

ہمت مرداں کا سنگار۔ ہمت صاحب درداں کا آدھار۔ ہمت سوں راضی اپی پروردگار۔ ہمت لعیم خانے میں چیت ہوشیار۔ انچہ ہمت گوشت ہمت مرداں کی سنگھاتی۔ ہمت کوں خدا ملتا ہمت خدا کی بھاتی۔ غرض مرد کوں ہمت مطلوب ہے۔ جکچھ خوب ہے بالقصہ جاسوس نظر ہمت پادشاہ عادل کہ ذلک الشعار حب سپاہ دسوں جاکر میا کہ خدمت کرے غفلت پاوے نامرادی جاوے مراد آوے۔ محنت کا تخم زحمت کے پھل بار لیاوے۔ بیت ؏

غرض دھنیا ہے نہیں تو کیا غرض ہے یاں لگ آنے کوں
جکوئی سیوا کرے کس کی سو کچھ مقصود پانے کوں

www.taemeernews.com

سینا ہو خفا کو لگ یو جفا۔ خدا جانے کدھاں ہونا تھا نفا۔ نظر کا خاطر وہاں تک جمیا۔ چند روز ہمت کی خدمت میں گمیا۔ گتے گتے ہمت کنے ایک دیس اس تازے آب حیات کی بات کہیا۔ ہمت سن ہنسیا۔ ہنس کر بھی رو یا۔ انجھواں سوں سوں دھویا۔ لہو کوں پانی میں گھولیا ہور بولیا اس تازے آب حیات کی بات کنے طاقت نئیں مجھ منے۔ یو آب حیات تو ہے یو شہد یو نبات تو ہے۔ دلے بات کنیں اثر چڑیا۔ آدمی بے ہوش ہو پڑیا رگے رگ میں لہو کو آتا جوش یو عالم سب فراموش یو بات بہوت تند ہور تیز ناز آمیز خونی خوں ریز۔ اس بات تے پرہیز حذر کرے اے نظر خوب نظر کر۔ اس بات تے درگذر کر بلکہ دسریاں کوں بی خبر کر۔ بہت لوگاں اس باٹ میں اگر جیواں گنوائے ہیں، ایمان پر بات لیائے ہیں۔ صنعان نے تین سو ساٹھ مریداں سوں مصحف کوں جالیا سور چرایا شراب پیا ایس کوں کفر میں گھالیا۔ داود اس خاطر اپنے جیو پر اٹھے ایکس کوں جیوں مارے خدا کوں بسارے ایسا کئے جو آخر پچتا کر کمر بلا یے مجنوں جیو تے اٹھیا اپنا لہو اپی گھٹیا۔ مجنوں کا سینا پھٹیا اس خاطر زلیخا نے کیا کری شرم تے الٹی جیو تے نئیں ڈری۔ طالب تھی بچاری پی کا کلوت میں آکر یوسف پر کیا کیا فتوے رچی۔ مرد کوں بے ہمتی خوش نئیں آتی جسے ہمت ہے اُسے صاحب ہمت کی محبت بھاتی توں بی یو بات سُنتے کچھ کا کچھ ہوئے گا دیوانہ ہوئے گا ہیچ ہوئے گا بے تاب ہوئے گا بے آرام ہوئے گا چپ عالم میں بدنام ہوئے گا۔ بیت ؏

شراب پیے تو بھی کوئی نہیں ہوتا ماتا
حسن شراب کہ جس دیکھتے اثر آتا

تجھ میں نا نا رہی تیری سُدھ بُدھ ہیں کاں کی عقل کاں کی بُد۔ تٹے دل کوں جوڑ۔ اس بات کا دنبالا چھوڑ۔ میں کہ ہمت ہوں سوں اس ٹھار میرا یو احوال، آتال دسریاں کی بات کیا کہوں۔ دریاں کا کیا حال۔ نظر یو خبر سن بہوت گھبرا ہوا۔ چپ چت کا برا ہوا۔ معاملہ کچھ کا کچھ کھڑیا اندیشے میں پڑیا یو پیرت ہے اے کون نہایت کوں انپڑیا، اس کوں انت نہیں کون اس کا انت پایا کر یو آب حیات، کہ اس آب حیات کی خاطر دلیاں دلیاں تے یو جفا دیکھے گا کیا نفا دیکھے گا۔ تو کئے پچتائے آخر یہی پھر انی جاگا آئے۔ کوئی اس باٹ میں جا کر ایس کوں پورا نئیں انپڑیا۔ جس باٹ گیا تھا اس باٹ کا مقصود نئیں پایا۔ گر یا پھر یا ڈریا نئیں کریا۔ گرم دل بھی اگر اس آب حیات کی خبر پاوے گا تو کیا نہایت کوں انپڑاوے گا۔ اگر دل کے ادھر دیکھتا ہوں تو دل کے فائدے کیا بہوت باتاں ہیں اگر جیو کے رہنے کا کچھ فکر کرتا ہوں تو نی حکایتاں ہیں میانے

www.taemeernews.com

میاں بچارا اڑیا۔ بچارے پر مشکل کھڑیا۔ بیت ع

نفر شہاں کنے کوی دور اندیش ہوئے تو خوب
کہ زیر کام نہ ہوئے کام پیش ہوئے تو خوب

ولے عاشق کوں قابل کی بات خاطر میں کاں آتی۔ پند کسی کی کاں بھاتی، دوستی جا کر دشمنی لساتی۔ دل میری بات کاں مانے گا اگر بولوں گا دشمن کر جانے گا بیت ع

جلوی خوب کوں کہے اور کوی برا مانے
نہ بول بول کہ کیا کام تجے پچتانے

کہیا خوب مت سوں چست دھرنا تاں کیا کرنا کیا سکے کیا ہوے جسے خدا ہمت دیوے سوکرے دل کے دل میں میری ہے آس میں بھی انپڑیا ہوں ہمت پاس۔ بارے یاں لگ آیا ہوں مقصود کو جیگا یا ہوں۔ کام ہوتا چہ بھلا کم ہمتی کا خطرہ سوتا چہ بھلا۔ ڈریاں کا قصہ سناؤں گا دل کوں بی ہمت پر لیاؤں گا۔ دل ہے آخر یو کام کچھ کرے گا۔ بالنت مردانہ ہے مردانگی پر دل دھرے گا۔ ہرگز نہ ڈرے گا دل کوں بی کہوں گا کہ کرتے تو کیا ولے ہوشیار رے حیا۔ مردان میں ٹھاؤں اپھنا۔ کچھ ناؤں اچھنا کہ ارے سن رے دل کام کیا جائے وے کام نبھانا مشکل یو بولیا ہوں تیری خاطر میں کچھ اختیار کرتا ہوں تجھے اپنے کٹار ہوشیار کرتا ہوں۔ بیت ع

نفر وہیچ کہ صاحب کے کام پر جیو دے
ایس کے کام کوں سٹ دیوے نام پر جیو دے

کہ میں نفر تیرا تو صاحب میرا، تیرا تیم دھرم میرا شرم۔ صاحب کی بزرگی نفر کی بڑائی یکوی نفراں خوب ہیں دایم انوکوں ایسیچ عقل آئی ایسیچ عقل تے انو کی بڑھائی ایسا کچھ اندیشہ اندیشہ کر قدم کچھ پیش کر ہمت کوں بولیا کر توں بادشاہ توں ہمت توں فتح توں نصرت توں صاحب ملک توں صاحب مملکت توں صاحب دین تو صاحب دولت توں ہمت مجھے میرے کام کوں ہمت دے ہمت کی کچھ مت دے۔ ہمت تے ہمت خوب ہے۔ ہمت مطلوب ہے تیرا جیونئیں رہیا توں یو بات البتہ میرا جیو دیکھنے کھیا۔ نئیں تو توں ہمت تجے یو بات کدھر تجے اس بات پر کہاں نظر توں سعادت مند توں ہمت ہمت بلند۔ جہاں تے ہمت ہاری کچھن وہاں تمام خواری جو لگ خدا کی خدائی قائم تو لگ ہمت قائم ہمت دائم ع

www.taemeernews.com

تجھے کیا ہے توں بیدل یو کیا عقل کرتا
ہوے سو کام ہیں میرے تو کی خیال کرتا

خوب خدا خاطر جیوں تیوں اس آب حیات کی بات توں بول اتال دل کوں کھول جو اس کے اٹرتے کیا ہوتا ہے۔ گھڑی بھر ایک جا گا دونوں مست ہو کر پڑیں۔ ایکس کے ایک گلے لگ لگ ٹک ہنسیں ٹک روئیں ٹک چڑ پھڑیں یو بی ایک تماشہ دیکھیں۔ اس معاملے کوں بے خطر لیا دیکھیں یو بی ایک عالم ہے آخر خوشیچہ ہے کیا غم ہے۔ یک ساعت مست اچھیں اپس میں اپے ہمدست اچھیں دونوں بی مست دونوں بی مئے پرست دونوں بھی دانے، دونوں بی توانے، دونوں بی دانشمند ایکس سوں ایک بچارے ایکس کوں ایک دے پند آج لگن عاقل تھے ایک دیس دیوانے اچھیں یو بی ایک گل ریزی ہے دیکھیں اچھیں، جانے اچھیں پیرت پتلی کیوں کھرتی نادن تے مستی کیوں چڑتی۔ کوی کتے یو بات خرافات ہے نادن تے مستی چڑنا بھوت بڑی بات ہے۔ فرد ع

نفا ہے کیا جو چھپا راکھے دل منے دھر کر
جو کام دل منے آوے رو دیکھنا کر کر

توں ہمت توں صاحب شوکت بارے ہمنا کچھ فیض انپڑے تیری دولت مقصود سنپڑے دل کو کھول وو آب حیات کاں ہے اس کا نشان بول۔ کیتا تپاوے گا۔ صبوری کرتے جیو جاوے گا۔ ہمت نظر کوں بہوت کیا پیٹ پکڑ پکڑ کر ہنسیا کہا شاباش تجے اس کام پو بہوت ہم ہے توں بہوت ثابت قدم ہے جس کا نفر ایسا اچھے گا۔ اس کا صاحب کیسا اچھے گا۔ فرد ع

نفر جسے کتے دنیا میں وہ نفر کاں ہے
نفر سیچ کھواتے کسے خبر کاں ہے

نفر ایسا اچھنا جو صاحب کا نام کرے، اپنا کام کرے نفر وو جو اپنے کام تے صاحب کا کام اگلا جانے۔ نفر وو صاحب نیئں کہے لگ صاحب کا خیال پچھاتے نفر کوں بہوت عقل کا سکت اچھنا جاں ایسا صاحب ایسا نفر واں کام فتح ظفر اتال کیا ہے ذرہ کوی ہے دانا جکوں سمجتا ہے بات کا مانا وو نفر کوں دیکھ صاحب کا مقدار جانتا ہے کہ اس نفر کا صاحب آینچہ عقل آینچہ نام کا ہے آینچہ تدبیر آینچہ کام کا ہے۔ نفر کوں کئیں مقصود کوں بھیجے تو بہت فکر کرنا۔ عاقل لوگاں بہوت تماشے کے ہیں بہوت ڈرنا۔ جو کوئی داناں ہیں دانشمند کھواتے باتیچہ میں بات کوں سمجھ جاتے۔ عاقلاں نے عقل سوں ملک گیری کیے ہیں اجالا پاڑے ہیں۔ روشن ضمیری کیے ہیں جو عقل ہو رفکر پر آئے

www.taemeernews.com

ہیں تھوڑے کوں بہوت کر دکھلاے ہیں۔ تدبیراں کیے ہیں ملکاں لیے ہیں۔ اگر عقل کوں ٹک ہمت کی چاشنی دیا جائے تو جو بی کچھ کام کیا جائے جیتا عقل جیتا گیان ہے تو کل بھی میاں نے میاں ہے۔ مرداں کوں ایک عقل ہے کہ اس کا ناوں دیوانگی مردانگی۔ مرداں کوں دو بہوت بھاتی وو عقل آڑے وقت پر کام آتی۔ یو عقل نہیں سب کہے۔ مگر خدا دیوے جسے بعضے لوگاں ایسے لوگاں کو دیوانے کہتے انو کیا جانے کہتے۔ دراصل ایس میں نہیں ہے اتی سمج، کیا سمجھیں گے ولنے دیوانیاں کے رج۔ انو جب باتاں کرتے آگر میانے آخر بھلے برے کے یار سو دیوانے۔ تدبیر رج سوں اچھے تو سوا دہے کام سمج سوں اچھے تو کچھ سوا دہے۔ جس تدابیر میں رج نہیں واں عزت کوں کچ سچ نہیں۔ ایسی تدبیر کا پایا قائم نہیں اچھتا دایم رہے گا کر جا تاوے دایم نہیں اچھتا۔ دشمن کوں زیر کرنے بیش ہوناز بر۔ دشمن تل تل کی لیتا ہے خبر۔ آج کیا کھایا کیا پیا آج کس سوں کیا بات کیا آج کیا تدبیر کرتا ہے۔ آج کیا قصد دھرتا ہے۔ آج کس کنے کی کیا لایا۔ آج کسے کیا دیا، آج کہاں بیٹھا کہاں سوتا، آج گھر میں اندیشا ہوتا یوں بی پر مثال لئی دیتا نزدیک کے لوکاں کو باند لیتا۔ یو غافل بچارا خبر نہیں دھرتا۔ جکچھ ایس کوں بھائے سو کرنا۔ یو تو سب کوں بھلے کر جانتا۔ سب کوں مانتا۔ اس کا تو سب پر اعتبار وو بعضے نزدیک کے لوکاں دشمن کے خبردار۔ نیچے دشمن پورے دھتیارے تو انو چہ دشمن کوں خبر انپڑاں ہارے۔ دنیا ایسی ہے جو اس دنیا خاطر لوکاں نے ماں باپ کو مارے ہیں سگے بھایاں نے سگے بھایاں سو عداوت سارے ہیں دنیا ماں، دنیا باپ، دنیا بھائی آخر یو دنیا کسی کی ہو نہیں آئی۔ دنیا کے لوکاں بہوت مست بہوت بے خبر، خدا رسول انوں کو کدھر انیو کا ماں باپ انیو کا خدا رسول سو زر۔ رام جو جان کر رادن پر آئے۔ گھر کے بھیدی تے لنکا جائے رام جو رادن پر آیا۔ مایا دے کر بھائی کو بھائی چہ مارنے فرمایا۔ سگے بھائی کوں یاں پتیایا نا جائے نفر چاکر تو بے گانا نفر چاکر پر یکا یک کیوں پتیار آتے۔ دنیا میں ہر ایک کام کوں وسیلے بھوت ہے۔ دنیا دغا باز ہے دنیا میں مکر بھور جیلے بہوت ہے۔ ایک بادشاہ دوسرے بادشاہ سوں کچھ کام دھرتا ہے تو اس کے نزدیک کے لوگاں کوں بی کچھ دے کر اپنے چاکر کرتا۔ اس کے بندے جو اپنے ہوئے چاکر تو کام دنیا کا بند بیٹھا ہے آگر جو اس کے ارکان دولت ایس سوں کیے قول و قرار تجھیں انو کے بادشاہ کے دل کوں پھراتے کیتی بار۔ اول کے داناں لوگ بی یو تچہ فکراں دھونڈتے تھے ایس میں اپے بچار۔

www.taemeernews.com

بہوت کاماں ایسے تدبیراں سوں کیے جاں انوکوں کچھ مشکل پڑیا اس ٹھار۔ دنیا تماشے کی ٹھار ہے وے جو کوی عاقل ہے وو اپنی جاگا بہوت ہوشیار ہے در و دیوار تے بچکنے کی جاگا ہے اپنے جیو کے یار تے بچکنے کی جاگا ہے فرد ؎

شمعِ خانہ ہم اسرار خوانی یارۂ کم کن
نہ نا محرم چہ غم حذر داری از یار محرم کن

جوں توں ایکس کوں اپنے جیو کی بات پتیا کر کتا کہ یو میرے جیو کا یار ہے۔ تیوں اسس یار کوں بی ایک جیو کا پیار ہے۔ اسس کا بی اس یار پر اعتبار ہے یو راز کسے نا بول سی اگر خاطر قرار ہے۔ اس بھروسے پر یو تیسری راز کی بات جا کر اس اپنے جیو کے یار کنے کتا۔ آسے یار کر پتیایا ہے۔ جیوں نئیں رہتا جاں جیو پتیاتا، واں ہر یک بات کنے کوں دل میں کچھ ملاحظہ نہیں آتا۔ یو تیجہ یار کوں یا زیار کوں یار کنے تے کبیتر کی چھپی بات بھار جاتی۔ تدبیر کا بند ٹوٹیا یک آدھے وقت نئیں سو کنے کی بلا آتی۔ یار کوں یار کتے نفر سنیا چاکر سینا ایک بات پر چار باتاں زیاست بنیا۔ ایسیاں باتاں سنتے بھلے آدمیاں کے نقشاں چنتے۔ ہجوم ملتا چوندھر تے پچھیں وو خلوت میں کی مخفی بات کوچے کوچے بازار میں بازار پھرتے۔ اس بات کا یو ہے جڑ، اسس جڑ کا اسے نئیں خبر۔ یو حیراں ہوتا پریشان ہوتا۔ کتا وائے یو بات تو میں خلوت میں فلانے سوں کہا تھا وو بی ایک بہانے سوں کہا تھا۔ یو بات بھار کیوں پڑی۔ یو بات غیر ٹھار کیوں پڑی تو اپنی بات کوں اپے نئیں چھپا سکیا جب تو دوسرا تیسری بات نا چھپا کر کے بولے تو کیا عجب۔ ایکس کا مایا لینا وہلے اپنا مایا کسے نا دینا۔ جتنا سکنا اتنا اپنا مقصود اپنے دل میں رکھنا دل کا یار سو یا کے پروردگار۔ جنے ہر کسے پتیایا اونے دغا کھایا اگر کوئی کسے پتیا کر اپنے راز کی بات بولے تو اُسے یوں چھپانا جیوں اپنی شرم تو اسے کتے ہیں نیم اسے کتے ہیں دھرم۔ ہزار جیو کا یار اچھے تو بی کوئی اپنی شرم دیکھلاتا ہے۔ اپنا شرم دکھلانا کسے خوش آتا ہے۔ ایسا کام ہرگز کسے بھاتا ہے۔ امانت میں خیانت کرنا بھلے آدمی کا کام نئیں۔

(سب رس۔ مطبوعہ)

www.taemeernews.com

میراں جی خدانما

میراں جی خدانما خواجہ بندہ نواز کے سلسلۂ فیض کے ایک شاعر و ادیب گذرے ہیں۔ مختلف ادبی تاریخوں اور تذکروں میں آپ کا نام سید حسن خدانما، میراں جی کاروانی عرف میراں جی خدانما، سید شاہ میراں جی خدانما اور سید میراں خدانما تحریر کیا ہوا ملتا ہے۔ آپ کے معتقدین نے آپ کے تقدس سے متاثر ہو کر آپ کو خدانما کا لقب دیا تھا۔ میراں جی سید تھے اور میراں تخلص اختیار کیا تھا۔ آپ کے ایک خلیفہ میراں یعقوب کی کتاب "شمائل الاتقیاء" کے ایک بیان سے مترشح ہوتا ہے کہ آپ سنہ ۱۰۰۲ھ میں پیدا ہوئے تھے "مشکوۃ النبوت" کے مصنف نے لکھا ہے کہ میراں جی خدانما عبداللہ قطب شاہ کے ملازم تھے اور بادشاہ نے ۱۰۲۵ھ تا ۱۰۳۸ھ بعض امور مملکت کے سلسلہ میں انھیں بیجاپور روانہ کیا تھا۔ یہاں امین الدین اعلی نے انھیں خرقۂ خلافت سے سرفراز فرما کر حیدرآباد بھیجا تھا حیدرآباد واپس آکر میراں جی نے ملازمت ترک کردی اور تدریس اور رشد و ہدایت کے کام میں مصروف ہو گئے تھے چشتیہ سلسلے کے علاوہ قادریہ سلسلے میں بھی خدانما نے شیخ محمود ملطف معبود راز دان سے خلافت حاصل کی تھی۔ ان کا سنہ وفات ۱۰۷۴ھ بتایا جاتا ہے آپ کے فرزند علی امین الدین بھی خدا ترس اور حق رسیدہ بزرگ تھے۔

میراں جی خدانما کا شمار ان قدیم نثر نگاروں میں ہوتا ہے جن کی تصانیف نے اردو نثر کی راہ متعین کی اور اس کا معیار قائم کیا۔ میراں جی کے تینوں رسالوں "شرح شرح تمہیدات عین القضات" "رسالہ وجودیہ" اور "رسالہ مرغوب القلوب" میں مسائل تصوف پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ اول الذکر عبداللہ بن محمد عین القضات ہمدانی کی عربی تصنیف "تمہیدات ہمدانی"

www.taemeernews.com

کا آزاد ترجمہ ہے خواجہ بندہ نواز نے بھی فارسی میں اس کی شرح لکھی تھی، جس سے خدا نما نے خوشہ چینی کی ہے۔ ان کی زبان پر قدامت کی چھاپ گہری نہیں۔ ان کی نثر عام فہم اور سلیس ہے۔ گنجلک اور پیچیدہ عبارتیں کہیں نظر نہیں آتیں۔ کہیں کہیں قافیے سے بھی کام لیا ہے۔ خدا نما کی نثر کی ایک اور خصوصیت یہ ہے کہ وہ مثالوں کے ذریعے سے اپنے مافی الضمیر کی وضاحت کرتے ہیں اور یہ مثالیں انھوں نے روزمرہ زندگی سے اخذ کی ہیں کیوں کہ ان کے مخاطب ایسے عوام تھے جن کے لیے تصوف کے اسرار و رموز کی تفہیم آسان نہیں تھی۔ خدا نما نے ان کی عملی اور ذہنی استعداد کو پیش نظر رکھتے ہوئے اپنے مطالب کی سادہ زبان میں مثالوں کی مدد سے اچھی صراحت کی ہے۔

www.taemeernews.com

شرح شرح تمہیدات عین القضات

اللہ بڑا صاحب ہے اس کو بہوت سراناہور بہوت نوازنا کہ اس کی خدائی تھے دونو عالم پیدا کرنے میں عقل کیاں انکھیاں حیران ہیں خدا دائم قایم ہے اس کی بزرگی کا مہر سب پر ہے ہور خدا اکیلا ہے پیدا کرنا ہور مارتا ہے سب کوں نہ اپنے باتوں کرتا ہے نہ دوسرے کوں فرماتا ہے۔ ہو کنے میں دو دونوں عالم ہو کر آئے یک اشارت میں دوجی بار کا حاجت نہیں کہنے کا۔ خدا تعالیٰ ایسا پاک ہے او کسے ایسا نہیں۔ خدا کو صورت نہیں۔ خدا پیدا کرنہار ہے۔ قولہ تعالیٰ الا لہ الخلق والامر خدا کہیا تمیں منجے بوجھو میں تمنا پیدا کیا ہور کام فرمایا اس بدل ایسا صفت خدا کا ہے۔ پیدا کیا طبقات سات آسمان کے ہور روشن کیا چاند اجنت تاریاں سوں۔ خدا بادشاہ ہے۔ خدا کا بندگی کرنا طاعت کرنا بہوت فکر سوں ہور بہت زاری سوں۔ خدا باج دوسرے کا بندگی کرنا نہیں۔ خدا کا صفت ایگانگی کا ہے۔ بہوت خوبیاں دیتا خوشیاں دیتا اپنا سب احوال کا خبر دیتا۔ خدا باج ای دینہارا دوسرا کوی نہیں۔ خدا دائم رہن ہارا ہے خدا کا کہنا دایم ای ہے قولہ تعالیٰ کل شئ ھالک الا وجہہ خدا کہیا سب شئی کو تبدیل ہے۔ خدا کی ذات کو نہیں۔ تبدیل کیا معنی ہیں یک حال قرار نہیں۔ دل جانتا ہے گھری نہیں جانتا روح دیکھتا ہے گھری نہیں نورجان ہے نہ انجان وے جان پنا اپنے میں دوسرا حال بدلتا ہے۔ خدا کوں یوں نہیں دایم یک حال ہے قولہ تعالیٰ یمحوا اللہ مایشاء و یثبت۔ خدا کہیا اس تن کوں فنا کروں گا ہور جیو کوں خوب صورت فرشتے کے ایسے دے کر رکھوں گا۔ اپس کوں بہایا تو او خدائے تعالیٰ سب جیو ماں سوں دایم قایم اچھے گا خدائے تعالیٰ اس تھے بھی بہت خوبیاں دینہارا ہے ایسا دینہارا خدا باج دوسرا کوئی نہیں قولہ تعالیٰ لہ الحمد فی الاولیٰ والاخرۃ خدا کہیا میرا صفت اول بھی ویسا چہ ہے ایتال آخر بی ویسا چہ ہے۔ او خدائے تعالیٰ ایسا سکتا ہے اس کے خبر دینے پر

www.taemeernews.com

سب عالم کوں تحقیق آیا۔ صالحاں پر سچے لوگاں پر بندگی کرنہاراں پر درست آیا۔ اس خدا کا بڑائی ایسا چہ ہے قولہ تعالیٰ قل بفضل اللہ و برحمتہ فبذالک فلیفرحو ہ ۔ خدا کہیا کہ اے محمد خدا ایسا بڑا صاحب ہے تمنا کوں اپنے مہر تھے بڑای ہور اے خوبیاں دیا ہے تو تمیں اے راحت پاتے ہیں ہور کافراں بتاں کی بندگی کرتے ہیں۔ انو راحت پاتے سو کبھی دنیا خدا تھی ہے نا کہ بتاں تھے ہور خدا تعالیٰ کہیا کافراں نا جان کر بتاں کوں شرک لیاے ہیں کر خدائے تعالیٰ کافراں کوں دوزخ دیوں گا کہیا انو پر غصہ کیا اس بدل کیا جان کر بتاں کوں شرک لیائے کر ہور محمد صلعم پر دایم تحفہ بھیجا بہوت ہور درود بھیجا بہوت محمد کی پاک جاگا پر یعنی نور پر تحقیق اس محمد صلعم پر دایم تشریفاں ہور بخشثاں بہوت انو پر انو کے یاراں پر ہور جے کوی کہ پیغمبر کے بوجہ ہیں سو لوگاں پر ہور اپنا دیدار ہور خوبیاں بہوت بہوت دیا خدائے تعالیٰ اینو سبوں تھی خوشنود ہے ہور راضی ہے کہ ای مسلماں ہیں بہوت ہور راضی ہیں بہوت خدا سوں اے سب نعمتاں ہور خوبیاں محمد کے کرم تھے مہر ہور خوبیاں۔

پہلا باب ظاہر باطن کے بیان میں

"بصیرۃ و بصارتً" اے معنے دیکھنے ہیں دیکھنا یعنے اس تن ہیں نورانی تن کوں دیکھنا اے دوست اولوگاں جو دیکھتے تھے پیغبر کوں اس تن سوں نو پیغمبر صلعم کوں اے خطاب آیا خدائے تعالیٰ تھی قولہ تعالیٰ وترا ہم ینظرون الیک وہم لایبصرون خدا کہیا کہ اے محمد او لوگاں تن سوں تجے دیکھتے ہیں وے تیرے نورانی تن سوں توں جیسا ہے ویسا نہیں دیکھتے۔ اے دوستاں ہو ہیں یوں کہتا ہوں سگر اے آیت تمیں قران میں تھے سنے ہیں ہور دیکھے بھی ہیں قولہ تعالیٰ قد جاء کم من اللہ نورٌ و کتابٌ مبین۔ خدا کہیا تحقیق آیا ہے تمنا کہنے کوں خدا تھے محمد ہور قران ظاہر قران سو خدا کیاں باتاں ہیں ہور محمد ہور باطن قران سو محمد کا نور ہے سو محمد کوں نور کہتے ہیں قولہ تعالیٰ فاتبعوا النور الذی انزل معہ خدا کہیا محمد جے کچ فرماتا ہے سو تمیں کر دبھیجیا ہوں تمنا پر پند کہنے۔ اے دوست تمیں قران کے حرفاں کالے دیکھتے ہیں۔ اُجلے کا غذاں پر سو ظاہر قران یعنی خدا کیاں باتاں اس کالے ستراں میں نور تو نا دیکھیں اسے مخلوق کہتے ہیں ہور جس قران کوں خدا کہیا کاغذ خدا کہیا اس قران کوں کاغذ ہور حرفاں نہیں کہیا سو کون باطن قران ہے سو سمجھنا محمد کا نور اے جوں بست خلق

www.taemeernews.com

محمد مصطفیٰ صلعم کوں یک صورت سوں یک تن سوں یک آدمی کو دیکھتے وے یوں دیکھنہاریاں کوں خدا کہو کہیا محمد کوں قولہ تعالیٰ قل انما انا بشر مثلکم. خدا کہیا کہ اے محمد میں بھی تمنا چہ ایسا آدمی ہوں ولے مجھے فرشتہ اگر خبر ہوتا ہے کہ اس لوگاں کوں کہو کہیا قولہ تعالیٰ قالوا ما لھذا الرسول و یاکلوا الطعام ویمشی فی الاسواق خدا کہیا جے کوئی کہتے ہیں اے کہاں کا پیغمبر ہے اے ہمنا نچہ ایسا ہے کھانا کھاتا بازاروں میں ہندتا ہے یوں کہے سو لوگاں لوگاں کوں کہو کہیا کہ میں تمنا چہ ایسا ہوں ولے پیغمبر کوں نورانی تن سوں جیکوئی دیکھے سو دل جیو سوں تحقیق دیکھے ہیں پیغمبر صلعم کوں یک لاک چوبیس ہزار پیغمبراں یوں بولے بعضے یوں کہے یا بار خدایا تمنا پیغمبراں کر پیدا کیے سو محمد کا امت کرتا تو خوب تھا ہور بعضے یوں بولے یا بار خدایا ہمنا محمد کی صحبت میں توبی رکھتا تو خوب تھا ہور بعضے پیغمبراں یوں کہے کہ یا بار خدا محمد کوں جیکچہ توں نعمت دیا سو انوکچہ ہمنا سوں بانٹ دکھائے ایسا تبی کرتا تو خوب تھا اور سب پیغمبراں محمد کا درجا ہور انو کے امت کا درجا بوجے سو یوں امید رکھے اگر پیغمبر کے اس حالت ہیں ہور اس بڑائی میں ہور اس ہدایت میں جیکوئی محمد کوں آدمی کہے گا ہور آدمی کر جانے گا سو کافر ہوئے گا تو اے آیت پڑ دیکھ. قولہ تعالیٰ فقالوا بشر یہدوننا فکفروا اس کا معنے خدا کہیا جیکوی کہتے ہیں محمد کوں کہ اے آدمی ہمنا بات دکھلاتے ہارا سو کافر ہے. پیغمبر اپے یوں فرمائے ہیں کہ انی لست کاحدکم یعنی کہے تحقیق میں تمنا ایسا نہیں اس کے معنی دو وزا سوں ہوتے ہیں یک معنی پیغمبر کہے ہیں کہ میں تمنا جیسا نہیں میرا نور باطن میں دیکھتا ہوں ہور دسرا معنی تمارا باطن نور ہے سو او بھی میں دیکھتا ہوں. ہور تمنا معلوم نہیں ہور قران کا حقیقت ہور پاک صفت بوجھنا سو محمد کا نور ہور جیکوی ولی خدا کے ہیں انوکا بھی جینا ہور خوبی محمد کے نور سو نچہ پایا گیا ہے. او مقصود قران میں نہیں ولے توں قران میچہ دھونڈ مثلہ کوئی حلوے کا ترکیب کا غذمیں لکھے وے حلوا کا غذ میں نہیں وے ترکیب ہے. ما بین الطرفین خدا کے کلام کوں دو طرف معنا لگتا ہے وے طالباں کوں قران میں کتاب میں نو جنس سوں سمجھاتے ہیں حدیث قدسی ان القران ظھراً و بطناً و لبطنہ بطناً الی تسعۃ ابطن خدا کہیا تحقیق قران بھیجے ہیں جمیں ظاہر اس کے معنے ہیں معنے نو ہیں ہر ایک آیت میں تمام قران کا معنی ہے ظاہر کوں بھی نو معنی ہور باطن کوں بی نو قران کے تجلیات کوں نہایت نہیں یعنی بہوت ہیں ہر یک حرفاں کوں صورت ہے خدا جانتا ہے کہ صورتاں ہیں سو ہر یک حرف کوں چونکہ اس کے بولاں کوں صورتاں ہیں سو ہر یک حرف کوں ہر یک نکتے کو کیتچہ معنے ہیں معنی ہیں اس معنی کوں سو تاذہیں وے طالب کوں سمجھنے کے بدل نو معنے توں کہوے ہیں حدیث قدسی انزل القران علی سبعۃ حرف کلھا شاف و کاف خدا کہیا ہمیں بھیجے ہیں قران

www.taemeernews.com

سو سات حرفاں ہیں اس میں تمام صحت ہے ہور اتنا بس ہے قران کا خوبی ہے سو جیکوئی باطن کا مقصود معنا بوجھے ہیں انوکوں دکھلاتا ہے سات سورتاں سوں اوچھپیا مقصود دستا ہے سب سورتاں میں تمام مقصود حاصل ہے اس بدل خدا کہیا کہ جیکوئی قران پڑے ہیں سو خدا کے خاص ہیں یعنی باطن بوجھے کو خاص ہیں جیکوئی یوں بوجھے ہیں انو کے نزدیک خدا کتاب دیا کہیا قولہ تعالیٰ و عندہٗ اُم الکتاب۔ خدا کہیا تمارے نزدیک ہمیں کتاباں کی ماں دیئے ہیں سو محمد کا نور دیئے ہیں قران کے معنے کوں یوں انپڑے تو قران کا جیکچہ خوبی ہے سوا سے انپڑتا ہے۔ ان بخیت ہوتا ہے بڑاں نا قران سوں کام ہے نا پڑنے سوں کام ہے نا کتاب سوں کام ہے چونکہ ان اسے ہور اس کے ذوق کوں انپڑیا ہے یہاں کا مقصود یوں ہے اسے تن ہے اس تن باجہ یک نورانی تن ہے اس میں ایسے صورت ایسا ہے اس معنیٰ تھی او معنے جدا ہے اس تن باج او تن جدا ہے اس جیو باج او جیو جدا ہے حقیقت کا اس عالم باجہ او عالم جدا ہے۔

بیروں ترازیں جہاں جہان دگر است
جز دوزخ فردوس مکاں مکان دگر است
آزاد نسبت زندہ بجاں دگر است
واں گوہر پاک ستاں زکاں کان دگر است
مارا گویند کیں نشاں نشانِ دگر است
زیرا کہ جز ایں زباں زبانِ دگر است

اس کا معنیٰ اس عالم کے بھیتر یک عالم جدا ہے۔ ہور بہشت باج یک بہشت جدا ہے۔ دوزخ باج یک دوزخ جدا ہے جس جیوتھی پیدا ہوا ہے جیو سو او جدا ہے۔ او ہیرا ہے سو اس کہن سے جدا تھے جدا ہے۔ جیکچ مرید کوں سمجھاتے ہیں اس نشانی تھی او نشانی جدا ہے ہور اس زباں کے بولنے تھے او بولنا جدا ہے وِلے آئے آیت یوں ہے قولہ تعالیٰ وما منّا الّا لہٗ مقامٌ معلومٌ۔ خدا کہیا کہ اسے مقام کا سمجھ تمنا تھی تمنا نہیں ہے مگر خدا تھے یعنی محمد باج سمجھنا نہیں یا پیر قولہ تعالیٰ واللہ فضّل بعضکم علیٰ بعضٍ فی الرزق اس کا معنا خدا تھے بڑائی ہے بعضے کسی پر بعضے کسی کوں نعمتاں دیئے ہیں ہمیں اسے امید لگے رکتے ہیں۔ بزرگاں یک کا یک قولہ تعالیٰ تلک الرّسل فضّلنا بعضھم علیٰ بعض۔ خدا کہیا دیئے ہیں ہمیں بڑائی پیغمبراں کوں بعضیاں پر بعضیاں کوں یعنی بعضے پیغمبراں پر موسیٰ کوں بڑائی زیادت ہے۔ بعضے پیغمبراں کوں میانے

www.taemeernews.com

جبرائیل تھا موسیٰ کوں ہور خدا سوں باتاں تھیاں ہور عیسیٰ کوں بڑائی اے تھا باج باپ کے پیدا کیا ہور محمد کوں سب بڑائی تھا سب مقاماں بوجھے تھے ایو معشوق تھے خدا عاشق تھا ہور کوئی کہیں گے کہ محمد کوں باپ تھا تو خدا یوں کہیا ہے محمد کوں باپ نہیں دُسرے کسی کوں جوں باپ ہے یوں قولہ تعالیٰ ما کان محمدٌ ابا احدٍ من رجالکم ۔ خدا کہیا نہیں ہے باپ محمد کسی کا تو بیٹا بھی کسی کا نہیں ہے قولہ تعالیٰ وما قتلوہ وما صلبوہ ولکن شبہ لھم خدا کہیا نہیں قتل کیے ہور نہیں سولی دیئے عیسیٰ کوں اس کا دعوے دار اسی صورت ایسا تھا اسے دیئے یعنی روح کوں فنا نہیں کیے تن کوں فنا کیے یوں پیدا کیے ہیں روح کوں محمد کوں قولہ تعالیٰ وفوق کل ذی علم علیم ۔ خدا کہیا انو سب پیغمبراں کے بوج پر محمد صلعم کا بوج زیاست ای معنیٰ قولہ تعالیٰ وما یعلم تاویلہٗ الا اللہ والراسخون فی العلم اس کا معنیٰ ای مہیت نامعلوم ہوی خدا کے بوج کا خدا باج یا جنو کوں خدا بخشیا ہے انو بوجھے ہیں اے مہیت خدا جانتا ہے ہور اسے بوجھے سو لوکاں کوں معلوم ہے قولہ تعالیٰ بل ھو اٰیٰتٌ بیّنٰتٌ فی صدور الذین اوتوا العلم ۔ خدا کہیا بلک او نشانیاں دیئے ہیں جنو کے سینیاں میں او بوجھتے ہیں سو اے لوگاں کوں بھی معلوم ہونا بوجھے سو اس آیت میں خدائے تعالیٰ انو کی نشانی کہی بولیا قولہ تعالیٰ افمن شرح اللہ صدرہٗ للاسلام فھو علیٰ نورٍ من ربہٖ خدا کہیا جس کے سینے میں اسے روشنائی ہیں کھوے ہیں انو پچھانتے ہیں اپنے خدا کوں اسے نور خدا کا کہاں پائیں گے ہور کوں پائیں گے قولہ تعالیٰ ان فی ذالک لذکریٰ لمن کان لہٗ قلبٌ خدا کہیا تحقیق پند اسے فائدہ کرے گا جس کوں عقل ہے اسے اٹ دکھلانا یو سب پر آیا ہے اس معنے کے بدل کہے ہیں قال علیہ السلام ان من العلم کھیئۃ المکنون لا یعلمہ الا العلماء باللہ فاذا نطقوا بہ لم ینکرہ الا اھل العزۃ باللہ نبی کہے تحقیق اسے علم چھپیا ہے نا بوجیں کوئی خدا کے بوجھے سو لوگاں باجہ انو کے بوجھے سو لوگاں باجہ انو کے بولنے پر ایماں لیا وا انکار نکو کرو انو خدا کے برائی دیئے سو لوگاں ہیں ہور بوجھنا تیں وزا سوں ہے یک بوج ادمیاں کا دُسرا بوج فرشتیاں کا تیسرا بوج جیتے سب جیکچہ پیدا ہے سو ولے چوتھا بوج خدا کا پچھانت کرنا اسے چھپیا ہے ہور خزینا ہے کر بوجے ہیں یہاں فرماتے ہیں اسے بوج خدا کا چھپیا سو خدا کے بوجھے سو لوگاں باج کوی نہیں جانتے اسے خدا کا بوج کون جانتا ہے ہور نبی کا تاکید یوں ہے ۔ حدیث اُطلب العلم ولو کان بالصین نبی کہے تجے یو ریجھتا ہے توں چین ماچین ملک ہے وہاں جا کر حاصل کرنا توں

www.taemeernews.com

پیغمبر کہے تیوں پاوے گا۔ قال علیہ السلام العلماءُ اُمتی کا بنبیاء بنی اسرائیل نبی کہے میری اُمت کے بوجھے سو لوگاں اول کے پیغمبراں ایسے اچھیں گے ایسیکوں توں پاوے گا تو تیرا مراد حاصل ہوے گا کون باٹ چلنا خدا انگ اپڑنے کوں ظاہر تن کے نسبت کے باٹ توں ہی باطن دل کے باٹ بوجھو کہے ہیں سو سمجھنا قال علیہ السلام من عمل بما علم ورثہ اللہ علم مالم یعلم نبی کہے جیکوئی عمل کرے گا او جان کر لینے جیکوئی بندگی کرے گا خدا کوں پچھان کر سو او میراثی ہے خدا کا او سب جانے گا جیکچھ کہ نہیں جانتا تھا۔

(شرح تمہیدات عین القضات۔ مطبوعہ)

www.taemeernews.com

رسالہ وجودیہ

خوب صفتاں بے شمار اس صاحب کوں جس نے کنتُ کنزاً مخفیاً کا مظہر رچا یعنی چھپی گنج تھیں مبدا نور کر کر عارف لی ممتنع میانی پنھر کیا ہور ممکن تئیں چلایا کر واجب لگوں اپڑایا ہور نعمت بے حد اس کے پیغمبر رسول اللہ پر جی ظہور کا سبب اس کے ذات یا صفات تھیں ہوا ہور رحمت ان گنت اس کے یاراں پر جی شہسوار دیں ہور دنیا کے اتھے۔ اے سالک پہچان اپس کے وجود کوں جی من عرف نفسہٗ فقد عرف ربہٗ نبی نے بولیا یعنی پچھلیں بوجہ اپس کے تن کوں تو تحقیق بوجیا توں خدا کوں تو اے عارف متدی یو تن تیرا واجب الوجود اس کا مقام شیطانی بات شریعت، ذکر جلی، نفس امارہ عقل قیاس فرشتہ موکل میکائیل شہادت مبداء منزل ناسوت، دُسرا تن ممکن الوجود اس کی بات طریقت، ذکر قلبی، نفس لوامہ، عقل وہم فرشتہ موکل اسرافیل شہادت و مبدا منزل ملکوت، تسرا تن ممتنع الوجود اس کی بات حقیقت ذکر روحی نفس مطمئنہ عقل گمان فرشتہ موکل، عزائیل، شہادت عمدا منزل جبروت چوتھا تن عارف الوجود اس کی بات معرفت ذکر سِرّی نفس ملہمہ، عقل آگاہ فرشتہ موکل جبرئیل شہادت شہداء منزل لاہوت، مقام قرب یو تن تیرا واجب الوجود خدائے تعالیٰ نے پانچ جنساں سوں پیدا کیا ہے۔ ماٹی، پانی، آگ بارا، خالی۔ ماٹی کے گن پانچ رگاں چمڑا، بال مدہ، ہیڑا، پانی کے گن پانچ، مغز، جلاب اراخت خدی آب منی..... آگ کے گن پانچ بھوک، پیاس، نیند، سستی، ہضم۔ باری کے گن پانچ، ہلنا، چلنا، جنہالے، کانپنا، سوجنا۔ خالی کے گن پانچ ڈر، مہر، شہوت، غصہ، بخیلی۔ اس پانچوں کے پھل پانچ۔ ماٹی کا پھل سونگنا پانی کا پھل چاکھنا، آگ کا پھل دیکھنا، باری کا پھل لگنا، خالی کا پھل سننا۔ دوسرا تن ممکن الوجود موں موہنچ کر دل میں بولیا جاتا ہے سو ممکن الوجود کا موں اس بول پر دیکھتا ہے سو

www.taemeernews.com

اس کے آنکھ وو بول وہاں سینا جاتا ہے سو اس کی کان وّو ذکر پکڑتا ہے سو اس کی بات اس تن تھیں اس تن کوں اپڑیا سو اس کے پانو۔ دوسری ونا پہلیں بولتا سو ممکن الوجود سچ ہے اول دل کے زباں سوں آتا ہے تو ہزاں تن تھیں بولیا جاتا ہے ہور ری باہر کا واز بھی بھر کے کانچ سنتے ہیں ہور یو باہر کا دیکھنای سو بھی وہاں کے نظر باہر آتی ہے جیوں چشمی آنکھ کوں لای تو پیلار کی نظر ایلار آتی ہے۔ یوں ہی نظر ایلار آکر دیکھتی ہی ہور اس باتوں ہیں وو بات ہیں تو موتھی پکڑیا جاتا ہے۔ ہور کھویا جاتا ہے۔ تیسری ونا اسے تن سوتے وقت جہاں کہ نہاں پڑیا چھتا ہی ہور دوسرا تن خواب منے باہر نکلتا ہور ہنڈ پھرتا سنتا دیکھتا بھوگتا ہے۔ پانچ سوکوس پر جا خواب دیکھتا ہے ہور کوئی ہوشیار کرنی ہیں تو بیچ یہاں آتا ہے ایسی بیگی ہے اس کوں تو او خاصاں مکے میں پانچ وقت نمازکوں تاک سکتی ہیں ہور مرید کا جہاز ڈوبتا وہاں جامدت کر سکتی ہیں ہور بہوت شتاب ہی عرش لگوں جا سکے ہور بہوت پاک صورت ہے حور کے ایسی کر قران میں خدا کا بولنا ہے کے ایک حور کی انگلی اسماں کی ایلار دیسے گی تو چاند ہور اجیت چھپ جاویں گے ہور یہاں لذتاں تھیں چالیس بانتی لذت زیادہ اچھیں گی ہور خدا کی شنائی کیے لوگاں کھاتے پیتے اچھیں گے تو تیری وو صورت ویسی پاک اچھے گی جے حوراں سارکیں تیری خدمت کھڑیا خوش دسیں گے تو ای عشرتاں عارف لوگاں بوجتے ہیں پیلا تن واجب الوجود مونچ دل میں بولتا سو ممکن الوجود بول سنگا تیچ اس طرف نظر کرتا تو وہاں اندھارا دستا ہے۔ وو اندھارا سو تیرا تیسرا تن ممتنع الوجود ہے اس اندھاری میانی توں ہے یا نہیں کر پیر پوچھتے ہیں مرید کوں۔ تو آن کہتا ہے کر وہاں اپیں گنواتا گیا ہوں تو پیر کہتے ہیں کے گنواتا گیا ہوں کر کہتا سو کون ہے تو مرید کہتا ہے کے ماں وو دکی اسیچ منے ہوں تو پیر کہتے وو بی توں نہ ہوے وو تیرا چوتھا تن عارف الوجود ہے تو ان کہتا ہے کر میں سو کوں تو پیر کہتے ہے کہ اندھارے کوں دیکھنا عارف الوجود ممتنع سو اندھارا ہور اسے ممتنع ہور او عارف ہے۔ وجود ہے یعنی عارف الوجود کہتی سو تیرا روح اس روح سوں پیرا اپنی صورت کا مشاہدہ دکھلاتی ہیں سو وو صورت لاہوت کا نور ہے اس نور میں خدا کی ذات ہے جیوں پھول میں باس یا جوں دیوے کے گلے میں چرکا یوں دیکھنا پیر کا مشاہدا خدا کوں اس بدل کہتے ہیں کہ پیر کی بندگی کروای بندگی پیر کی نہ ہوے ای سب خدا کچ ہے کر کہتے ہیں کے جیوں باس کے بدل پھول کے خدمت کرتے ہیں یوں حضور ہور غیب پیر

www.taemeernews.com

کو دیکھنا۔ سوائے راحت نیک بختاں جانتے ہیں ای مشاہدا نہ ہوے، ای مکاشفہ نہوی ای
عین العین ہے سو اس بدل پیر کوں خدا کہتے پیر کی (صورت) دیکھتی بسرا آتا ہے کبھی یاد آتا ہے
اس یاد وبسر کے آپلاں جان ہے۔ اس یاد کو بھی جانتا ہے ہور بسر کوں بھی جانتا ہے۔ ای یاد ہور
بسر دو سر پوش ہیں اس نور پر مثلاً رات، آکر گئی ہور دیس آیا ہور دیس آکر آیا گیا ہور رات ہے
وسے عالم کوں مثلاً۔ انا جانا نہیں یوں نور کوں قرار ہے دایم قایم نور کوں فنا نہیں بلکہ ہر وقت
ہر ساعت نور کوں تازگی زیادہ پیدا ہوتی ہے جوں جوانی روز بروز زیادت ہوتی ہے ہور مرید
پیر کے صورت دیکھنا۔ ایسا ہے وو اپنا نور ہے جوں پیر کا نور پایا ہے ویساچ اپنا نور
ہے بھی اس نور منے خدا کی ذات ہے جو پیر کے نور منے دیکھتا ہے یوں اپس ہیں بھی خدا کوں
دیکھتا ہے ہر ایک چیز ہیں بوجھ ونحن اقرب الیہ من حبل الورید، وفی انفسکم افلا تبصرون،
فاینما تولوا فثم وجہ اللہ، وھو معکم اینما کنتم۔ یوں اپس میں ذات خدا کی ہے ہور ہر ایک چیز
میں بھی بوجھ ہے اس کی گواہی خدا دیتا ہے کہ وھو بکل شیئ علیم وھو علیٰ کل شیئ محیط۔

(رسالہ وجودیہ مطبوعہ)

www.taemeernews.com

دُسرا باب

شرح مرغوب القلوب ہندی

پچھانت کرنا نفس دل روح سر نور ذات شریعت، طریقت، حقیقت، معرفت اُپر بولیا گیا ہی سوای معنی ہر یک آدمی کی وجود میں ای چھے چیز ہی۔ یوں خدائ تعالیٰ ہر کیس کوں یو نچہ پیدا کیا ہی یک نفس یک دل یک روح یک سر یک نور یک ذات ای سب یک اچھکر ولی اپنی صفت پر جدا جدا ناؤں ہوتے ہیں۔ سو پیر تھی سمجھنا ہے۔ حدیث قدسی ان فی جسدٌ ابن آدم لمضغۃٌ و فی المضغۃ قلبٌ و فی القلب فوادٌ و فی الفواد روحٌ و فی الروح سرٌ و فی السر نورٌ و فی النور انا۔ تحقیق آدمی کے تن میں دل ہے ہور روح میں سر ہے ہور سر میں نور ہے ہور نور میں خدا میں ہون کھیا ہے یوں خدائے تعالیٰ ہر کیس کوں یو نچہ پیدا کیا ہے۔ یک نفس، یک دل یک روح یک سر یک نور ہور ذات۔ اے سب یکہ اچھکر ولی اپنی صفت پر جدا جدا ناؤں ہے سو پیر تھے سمجھنا ہے۔ حضرت شاہ برہان صاحب شعر فرماتے ہیں سو سُن بیت۔

دیک وجود کی برتن او حرکت چھوڑیں تن
سب کاموں ہویں اداس تو دیسی پنچ بلاس
جی نفس کا جائے وسواس ہو آدمی دل شناس
جی دل تھے رہی اُپچہ تو وہی ہے روح سمجھ
اے نفس دل روح ایک ان فعلوں خارج دیک

اتاں نور کیوں ہونا سو سُن۔ بیت

وہ روح سو کوں پکڑ جس میں کالا گا جڑ
جی میں پن جائے نکل تو ہوی نور اصل

www.taemeernews.com

نور قدرت قبضی قید　　ناکوئی پایا وہاں کا بھید

نور خدا کی ذات سوں یوں ملیا ہے جوں دیوے کے گگے سوں جرکا ہے یا چرکی سوں توں گگی ہے۔ یوں ہی دو کا ملن خدا تھے پیرمرشد کی صدقے تھے۔ بوجنا ہے نہیں تو نہیں۔ بیت

استی آگل نظروں چوک　　موم گلی جوں اگن سوک

وہاں کا پرچو کسی کے ہات　　نامکھ موں بولن بات

نظر کیے نا آوے قید　　ناکوئی پایا وہاں کا بھید

یو لاابوے سوں نہیں فہام　　یو ج عنایت سوں بھی کام

قولہ تعالیٰ۔ ونھی النفس عن الھوی فان الجنۃ ھی الماوی۔ خدا تعالیٰ کہیا جے کوئی اپنی بھاتی تھے گذرے گا سو بہشت پاوے گا توں تقویٰ سوں دل کا شہر معمور رک اس ہمت سوں دل ہور جیو خوش رکھ۔ قولہ تعالیٰ ان خیرالزاد التقویٰ خدا کہیا تحقیق تیری خوبی تیری باٹ کا توشہ ہے آخرت کا۔ قولہ تعالیٰ وفی انفسکم افلا تبصرون۔ خدا تعالیٰ کہیا میں تمارے تناہیں ہوں وے تمیں دیکھتے نہیں ہر کس ہیں خدا ہے وے جیسا جس کا لائق ہے۔ وہے پاتے ہیں یعنی خدا کی پچھانت کرنے میں نماز حاصل ہے سو وصل

کبھی دنیا نکوں چھوڑ دیں گے بدل خدا تے خدا کی مدت سوں قولہ تعالیٰ۔ انما اموالکم واولادکم عدو لکم فاحذروھم خدائے تعالیٰ کہیا تحقیق مال ہور بینکری تماری دشمن ہیں چھوڑ دیو دشمناں کوں ای کیسا غفلت ہے جو تجے اندھلا کیا۔ موت کی یاد تھے تجے بسرا کرا۔ قولہ تعالیٰ وابتغوا من فضل اللہ واذکروا اللہ کثیراً لعلکم تفلحون۔ خدائے تعالیٰ کہیا خدا کی مدت سوں خدا کی یاد میں غوطہ کھاؤ ہور یاد کرو خدا کوں بہوت تو تمنا کوں خدا ملے گا تماری دل میں یوں تمنا کوں لے صفا ہونا تو حاصل ہوے گا بڑاں جو تمیں نا کہیں گے تو خدا کوں اپڑیں گے اس ظاہر کوں دیکھنے تھے انکھیاں باندے گا جے کوی دل کی آنکھ سوں جیو کا مغز دیکھے گا ایک ساعت توں اس نور کی دیکھنے تھے دور ہوے گا۔ تو نچہ ہزار برس کا بچھڑا بریا تیوں تجے لگے گا او نور کا زرینہ پینا سو صورت تجے دے گا تو اس مقام میں تو دیکھیا ایسی صورت مری ہی کرتوں

www.taemeernews.com

اونور رھو کر اچھے گا بزاں اس جگہ پانی کی وجود تھے توں خلاص ہوے گا بزاں اس نور کی بھیتر تیری خدا سوں تجے عشق بازی ہے اس باج تجی کسی کی پرواہ نہیں تو توں اس کا یگانا ہے۔

تجرید ہور تفرید ہونے کا بوے ہیں خداکوں پانی کوں سالک اس بات میں تجرید ہور تفرید ہووے خداکوں پاوے۔ قولہ تعالیٰ یا ایہا الذین آمنو ستعینو بالصبر والصلوٰۃ ان اللہ مع الصٰبرین۔ خدائے تعالیٰ کہیا اے کوی ایمانی ہی منگتا ہے خداکیاں صبوری خداکی بندگی کرنی تحقیق خدائے تعالیٰ مدت ہے صبوری کرنہاریاں پراے سالک اُٹھ خداکی بات میں تجرید و تفرید ہور خداکی بدل توکل کر ہور فقیر کی بات میں رہ فقیر کا لباس تن پر ہور ہوا حرص کوں جیراں پیراں تھے اُپار سٹ کر خداکی بات میں جتے لٹا ہور کچھ تھوڑا رکھیا ایک سوت کی تار کی مقابل رکھیا تو بی دور کری اے پرداتوی باج ای بات نظر ناپرسی قولہ تعالیٰ۔ اولئیک کالانعام بل ھم اضل۔ خدائے تعالیٰ کہیا او لوگاں گوروں ایسے ہیں بلکہ انو تھے نبیر ہیں جے کوی جیو سوں سر سوں بازی کھیلے ہیں انوکوں معلوم ہیں قولہ تعالیٰ الا ان اولیاء اللہ لا خوف علیھم ولا ھم یحزنون۔ خدائے تعالیٰ کہیا تحقیق جے کوی ولی خدا کے ہیں اُنو پر ڈر بھی نہیں انوکوں گماں بھی نہیں کفر کی ہور ایمان کی میانی۔ فقر کی بات ہے اسکے کنارے رہنا سو بی ڈر ہور کفر ہے۔

نور محمد کا اس پچھانت ہیں بیٹا جوں غواصی دریا ہیں بیسکر موتی لیاتا ہے یوں اپنی پچھانت ہیں بیسکر اس میں اس کی موتی لیاوے۔ ہور توں پرہیزگاری کا ہور توکل کا کسوت کرے باج توں خداکی پچھانت کا شربت کیوں پی سکے گا۔

جان کر عشق قدیم ہے دل میں جو کلیا سب لھو سوں بھریا ہے یوں جان ہور عشق تیں ہیں۔ عشق صغیر ہور عشق کبیر ہور عشق اوسط عشق صغیر سو بندیاں کا خدا سوں محبت رکھنی کا ہور عشق کبیر سو خدا کا بندیاں پر محبت رکھیا ہور منگیا عشق اوسط میانہ دو کے میانے کا راز ہے۔ دو میں کا لطافت اس کا انت نہیں اس کا بیان نا کھیا جاسی قولہ تعالیٰ الرحمٰن علی العرش استویٰ۔ اس کا معنا خدائے تعالیٰ عرش لگ سیدھا بات کھولیا ہے اے

www.taemeernews.com

تن جیو کے برابر آیا ہے اس عالم میں جیو کیلا نہیں ہے جیو ہور خدا ملکر آیا ہے محبت دل میں ہے عشق جیو میں ہے اے تن اس کی بھاتی ہیں ہے کیس سوں ایک ملیتی کیے ہیں جو بال ملیتی کیے یوں۔

دایم چلتا اچہ اس باٹ ہیں اونچا نیچا خوب بُرا دیک چل اے باٹ بہوت دور ہے کہیں رہنے کوں تو جاگا چہ نہیں توں تصدیق کا توشہ کر خدا کی مدت سوں ہور اے باٹ چل ہور اے تن چھوڑ سب عالم کے تنا چھوڑ کر توں پاوں باہر رک کر چل ہور توں خدا کی باٹ پکڑ کہ خدا ہمارا کہاں ہے وہاں جاؤں کر کہہ ہور جی منزل تیرے سامنے آوے گا تو توں وہاں رہتوں نکو یک یک ملک عجائب توں دیکھے گا ہور یک یک عالم چھپے سوں توں دیکھے گا ہور پاوے گا ہور توں سفروں میں کرنا کہ اس دنیا میں کار کرے گا۔ اس زمین پر خدائے تعالٰی تیرے نزدیک ہے تیرے بیر بن تجھے نزدیک ہے۔

(شرح مرغوب القلوب ہندی۔ مطبوعہ)

www.taemeernews.com

میراں یعقوب

میراں یعقوب، میراں جی خدا نما کے مرید و خلیفہ تھے اور سلسلۂ چشتیہ سے تعلق رکھتے تھے۔ میراں یعقوب ایک اچھے نثر نگار ہی نہیں شاعر بھی تھے۔ انھوں نے بہت سے اشعار، قطعات اور رباعیات اپنی یادگار چھوڑی ہیں۔ میراں یعقوب نے اپنے مرشد کے فرزند علی امین الدین کی فرمائش پر ۱۰۸۱ھ میں برہان الدین اولیاء غریب کے مرید اور خلیفہ رکن الدین عماد کی فارسی تصنیف کا ترجمہ کیا تھا "شمائل الاتقیاء" گولکنڈے کے قدیم نثری کارناموں میں ایک خاص امتیاز کی حامل ہے۔ یہ ایک ضخیم تصنیف ہے جو چار "قسم" اور نوے "بیان" پر مشتمل ہے اسٹیٹ آرکائیوز میں اس کا جو نسخہ موجود ہے وہ اس لیے اہم ہے کہ اس میں صفحات کی تعداد زیادہ ہے۔ میراں یعقوب نے دورِ جدید کے مصنفین کی طرح حوالے کی اُن کتابوں کی فہرست بھی دی ہے جن سے انھوں نے استفادہ کیا ہے۔ حدیث کی نو، فقہ کی بیس اور دوسرے مذہبی موضوعات پر ۱۲۵ سے زیادہ کتابوں سے خوشہ چینی کا اعتراف کیا گیا ہے۔ "شمائل الاتقیاء" اس اعتبار سے بھی اپنے دور کی ایک منفرد تصنیف ہے کہ اس میں مصنف نے اکثر جگہ نثری اسلوب اور اندازِ بیان کی طرف بھی توجہ کی ہے۔ کتاب کی ضخامت کے پیش نظر میراں یعقوب نے قاری کی دلچسپی برقرار رکھنے کے لیے درمیان میں جا بجا ایسے اشعار اور رباعیاں لکھی ہیں جن کے مضامین سے اصل متن کے موضوعات کی مزید وضاحت ہوتی ہے۔ راقمۃ الحروف نے اپنی کتاب "دکنی رباعیاں" میں میراں یعقوب کی بھی رباعیوں کو مرتب کیا ہے۔ "شمائل الاتقیاء" متصوفانہ رنگ میں ڈوبی ہوئی ہے۔ توبہ، ہدایت وارشاد، کرامت، حِلم اور معجزہ وغیرہ جیسے موضوعات پر مصنف نے اپنے مخصوص انداز میں روشنی ڈالی ہے۔ انھوں

www.taemeernews.com

نے محض ترجمے پر اکتفا نہیں کی ہے بلکہ جا بجا متصوفانہ نکات کی وضاحت اور تشریح کرتے ہوئے آگے بڑھتے ہیں۔ "شمائل الاتقیاء" اگرچہ "سب رس" سے صرف تینتیس سال بعد لکھی گئی ہے لیکن اس کی زبان بہت صاف اور مقابلتاً جدید معلوم ہوتی ہے۔ میراں یعقوب کی عبارتیں جدید نثر سے بہت قریب نظر آتی ہیں اور اس سے پتہ چلتا ہے کہ زبان کتنی تیزی کے ساتھ نشو و نما کی منزلیں طے کر رہی تھی۔

میراں یعقوب نے تصوف کے مسائل کو تمثیلوں تشبیہوں اور اپنے سادہ و پُر اثر اسلوب سے دلچسپ بنا دیا ہے۔ ان کی نثر سلاست، بے تکلفی اور بے ساختگی کا ایک اچھا نمونہ ہے۔ میراں یعقوب کی عبارتوں میں الجھاؤ نظر نہیں آتا۔ انھوں نے بہت سے قدیم الفاظ ترک کر کے ان کی جگہ جدید لفظ استعمال کیے ہیں۔ کہیں کہیں مقفیٰ اور مسجع جملے بھی موجود ہیں اور ردیف و قوافی سے بھی حسب ضرورت کام لیا گیا ہے۔ میراں یعقوب کی نثر میں جدت اور ندرت پائی جاتی ہے۔ "شمائل الاتقیاء" کی زبان قدیم اور جدید نثر کی درمیانی کڑی معلوم ہوتی ہے۔

www.taemeernews.com

شمائل الاتقیاء

حمد و ثناء اتقیا و اصفیا کے گناں ہور خصلتاں کے تمن بے حد و بے پایاں ہور سرانا بھانا اولیاء انبیاء کی نیکیاں ہور صفتاں کے بھانت بے گنت ہور بے انت اُس ایکھ پاک ذات کوں واجب ہور سزاوار ہے کہ جنے پرہیزگاراں کے ٹوے کوں اپنی نزدیکی کی بڑائی دیا کہ " ان اکرمکم عند اللہ اتقیکم " یعنی تحقیق خدا کے نزدیک بڑا تمنا میں اُد کوئی ہے جو جنے تمنا میں بہوت پرہیزگار ہے۔ اس متقیاں کے طایفے کوں اپنے سات ہنے کا عظمت عطا کیا کہ " ان اللہ مع المتقین " یعنی تحقیق خدائے تعالیٰ پرہیزگاراں کے سات ہے۔ اس محبت کی پوشاک کی جماعت کوں اپنی دوستی بخشیا کہ ان اولیاء الا المتقون یعنی نہیں ہیں خدا کے دوستاں مگر پرہیزگاراں۔ اس رمز و اسرار کے صاحباں کے گروہ کوں من لانی سکلایا کہ " واتقوا اللہ یعلمکم اللہ " یعنی پرہیزگرد خدا کے غیر تھے تا سکلاوے تمنا خدائے تعالیٰ اپنی ذات کے علماں کا اسرار۔ مولف راست :۔

حق کی مود تھے اہے قربت و علم من لدن
جس منے اتقیاء کی ہیں سارے گناں ہور خصلتاں

ہور درود اں بے گنت اس پرہیزگاراں کے پادشاہ یعنی حضرت اصطفاء کی پاک روح پر ہور صلواتاں بے انت اُس پیغمبراں کے سرلشکر یعنی محمد مصطفیٰ صلعم کے پاک روضے پر اچھو کہ جس کی امت کے حق میں لیو ارشاد ہے کہ " وسیق الذین اتقوا ربھم الی الجنۃ زمرا " یعنی چلایا پرہیزگاراں کو انو کا پروردگار بہشت طرف ٹولی ٹولی۔ مولف راست ؎

جو اس کے خوب گناں کا اگر بیان کریں
ہزار سال ہزاراں میں یکہ نہ بول سکیں

www.taemeernews.com

خدا کی حمد و ثناء بعد از ہور مصطفیٰ مرتضیٰ کی نعت ہور صفت پچھیں روشن کرتا ہے۔ پرہیزگاراں کے روشن دلاں پر۔ بندہ ضعیف معیوب میراں یعقوب کہ خدائے تعالیٰ کا ارادت ہور ازلی عنایت اس فقیر کوں سید السادات، عارف ذات و صفات محققاں کے قلب، موحداں کے پیشوے، مریداں کے دستگیر، طالباں کے رہنما بوجھنہارے علم من لدنی کے، سوجھنہارے حقیقتاں دیں ہور دنی کے پیر پیراں سید میراں قدس اللہ سرہ العزیز کی خدمت میں پنایا۔ ہور باطن کے عالم تھے ظاہر کے عالم میں لیایا ہمیشہ انوں کی عنایت کی نظر سوں پرورش پاتا تھا ہور دن دن اس شعور اور ہوش میں آتا تھا۔ تب بلوغیت میں آ کر دست بیعت کا نعمت پایا تب ارشاد ہور تلقین کی لذت سوں اگھایا۔ شریعت، طریقت کے وزا وزا کے میوے چکھائے۔ ہور حقیقت و معرفت کے جنس جنس تماشے دکھائے میرے ظاہر کوں پاک کیے۔ ذکر ہور مراقباں سوں۔ ہور باطن کوں صاف کیے فکر ہور مشاہدیاں سوں۔ نظم ؏

اپس کے کرم سات پائے منجے
سب انجان پن تھے نکالے منجے
پرت معرفت دل میں منجہ بھر گیا
ہوا ہور ہوس طبع سے سر گیا
اُجالے پڑے جیؤ میں ذوق کے
کھلے دار اسرار ہور شوق کے

اپنی سترہ سال کی مبارک عمر میں عالم عالم کوں ہدایت کیے ہور علم خاص کوں ارشاد دیئے۔ ہزاں دوری کے عالم میں، دوراں کے محلے میں انو کا اچھنا حق کوں نہیں بھایا۔ تو ہجرت کے یک ہزار ہور ستر پر چوتھے برس میں اس گھر تھے اس گھر کوں لجایا۔ بیت ؏

دوستاں کوں دوست سوں اپنے حضوری خوب ہے
دشمناں تھے درست کیری ان کو دوری خوب ہے

انو کے بعد انانو کے فرزند قابل عارف واصل اولیاء کے یقین انبیاء کے جانشین۔ محمد کے دین کے امین علی امین الدین رحمۃ اللہ علیہ کے جلوس سوں سجادہ شریف منور ہوا ہور مجلس کوں زیب ہور رونق زیادہ تر ہوا۔ کی منکراں، مخالفاں انکار ہور خلاف سٹ دیئے ہور

www.taemeernews.com

مومناں و و معتقداں ایمان ہور اعتقاد گھٹ کیے۔ نظم ؎

جے کوئی منکراں تھے سو ایمان لیائے
جو گمراہ تھے سو سیدی راہ لیائے
جو ناقص رہے تھے سو کامل ہوئے
جو کامل اتھے سو مکمل ہوئے
مقلد اتھے سو محقق ہوئے
جے کوئی تھے عارف سو عاشق ہوئے
برس چار کیتے خلافت و لے
ابد لگ اپس ناؤں کر کر چلے

اپنی حیات کے وقت میں منجے ارشات کیے تھے جو کتاب ''شمائل الاتقیاء'' کوں ہندی زبان میں لیاوے تا ہر کسی کوں سمجیا جاوئے۔ اس وقت منجے یھبنا نہیں تاکہ انو یک ہزار ستر پر آٹھویں سال کوں رحلت کیے۔ بڑاں انو کے بھانجے عارف حق رسیدے عارفاں کے نور دیدے مصطفیٰ کے کلیجے، مرتضیٰ کے نین شاہ میراں ابن سید حسین سلمہ اللہ تعالیٰ کے خلافت کے زمانے میں لکھنے کا شروع کیا جے کچھ مشکل انگے آتا تھا سو پیر کی مود سوں آساں لکھیا جاتا تھا۔ جب خدا کی توفیق سوں کتاب تمام ہوا حضرت شاہ کے حضور ہور محقق کامل موحد واصل شریعت ہور طریقت کے موافق، حقیقت ہور معرفت میں صادق، صاحب حال اثر بھرے قال، دوست رب جلیل، بابا ابراہیم خلیل کے انگے لے کر گیا مطالعہ فرما کر خوش کیے ہور دعا دیئے۔ یو کتاب پہلین فارسی تھا رکن عماد دبیر معنوی، حضرت سلطان العارفین خواجہ برہان الدین غریب کے مرید تھے انو بہوت مدت لگ بزرگاں کے بہوت کتاباں ہور رسالہ مطالعہ کیے تھے۔ اس کتاباں تھے ہر یک بیاں علٰحدہ کر کر یو کتاب فارسی لکھے ہیں۔ ہور اس کا ناؤں شمائل الاتقیاء کر رکھے ہیں۔ یعنی پرہیزگاراں کیاں خصلتاں ہور اس تمام کتاباں خارج جے کچھ ولیاں کا اقوال ہور احوال ہور خصلتاں ہور کشف اپنے پیر کی زباں مبارک تھے سنے ہیں ہور تلقین پائے ہیں سو بھی اس کتاب میں تمام لیائے ہیں جو طالب کوں اتنی کتاباں مطالعہ کرنا نہ پڑے ہور آسان مطلب کوں انپڑے۔ مولف راست ؎

www.taemeernews.com

سکل جوہراں علم ناسوت کے
سکل موتیاں بحر ملکوت کے
لطیفے اچنبے چھپے ذہن کے
سب اوصاف واسرار جبروت کے
کیے دُرج اُس درج میں ایک ٹھار
جو آساں ہوئے قرب لاہوت کے

پہلا باب

پہیلا تقسیم طریقت کے لوکاں کے خوب افعال کے بیان میں ہور سالکاں کے مقاماں ہور مریداں کی مراداں ہور طالباں کی طلباں ہور اس کے عجائبات ہور باریکیاں کی شرح میں ہے۔

تیسرا بیان ذمیمہ ہور حمیدہ کا

یعنی بُری صفت ہور خوب صفت کا ہور نہنے گناہ ہور بڑے گناہ کا ہور بہوت بڑے گناہ کا جو آدمی کے ہریک اعضاء میں ہے۔

تمہیدات:۔

ابلیس کا گناہ او ہے جو او خدا کا عاشق ہوا ہور ایک پنے کا دعویٰ کیا۔ محمد کا گناہ یو ہے جو خدا محمد کا عاشق ہوا ہور محمد کوں معشوق کہیا۔ محمد کے حق میں فرمایا کہ لیغفر لک اللہ ماتقدم من ذنبک وما تاخر، یعنی بخشیا خدائے تعالیٰ تیرے گناہ اول ہور آخر کے۔ ایسا گناہ آدم ہور آدم کے صفت کے لوگاں کوں بانٹ دیئے یعنی خاص الخاص بی کچھ اس گناہ میں داخل ہیں۔ وے سب اے گناہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو نچہ ذ یئے۔ اگر ذرہ اس گناہ میں تھے دو نوں عالم کے لوکاں پر رکھیں تو سب اے فنا ہو جاویں ابو بکر صدیق اس جاگا کہے کہ افسوس پیغمبر کا گناہ ہور سہو ہوتا تو خوب تھا۔ اس گناہ کا بیان یک رمز سوں کرتے ہیں خوب سن ایاز کہیا کہ محمود کی خدمت میں میرا کوئی گناہ اس تھے بڑا نہیں جانتا ہوں کہ کدھیں منجے اپنے تخت پر بلاتا تھا ہور منجے کہتا تھا مرا عاشق تج

www.taemeernews.com

تجھے مراد پایا۔ میری ہستی تیری ہستی سوں زیباد ینی تیرا وجود مری پادشاہی کا دھنی ہوا۔ اس گناہ کا بیان اس تھے کھول کر کہنا منع ہے شرع میں عام لوگاں کفر ہور گمراہی میں پڑیا محققاں جو اس گناہ تھے ذوق پاتے ہیں ایک اشارت سوں اس نظم میں کہیا گیا ہے۔ نظم ؎

فراز تخت خود محمود جوں شاند
غلام خاص را محبوب خود خواند
فدائش کرد ملک و ملک خود را
بہ پیش تخت او بنشست غمدا
گناہ خویشتن دانست آں حال
انابت کرد ایاز از شرم فی الحال
ایاز آمد چواند رعذر خواہی
بجائش کرد سلطان بادشاہی

یعنی کہ :-

اپس کے تخت پر محمود بلا
غلام اپنے کوں کر محبوب اپنا
سب اپنا ملک و مال اس پر فدا کر
بیٹھا اس کے انگے آکر زمیں پر
ایاز اس میں سب آپس کا گنہ جان
ہو شرمندہ کیا توبہ ز دل جان
کیا جب یوں ایاز او عذر خواہی
دیا اس پادشاہ نے بادشاہی

جب ایاز محمود کے سامنے تخت پر بیسیا تمام اسے اپنا گناہ کر جانیا ہور گستاخی کر سمجیا تو محمود اس پر پیار کیا ہور اس کا مرتبہ اونچا کیا۔

رسالہ روح الارواح :-

پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم جو فرمایئے کہ "انی لاستغفر اللہ فی الیوم سبعین مرۃ" یعنی تحقیق میں خدا کے پاس بخشش منگتا ہوں۔ ہر روز ستر بار سو طاعت تھے مغفرت منگنے

www.taemeernews.com

ناکہ گناہ تھے یعنی اپنی طاعت دیکھنا ہور اپیں کچھ عبادت کیا کر۔ جاتا سو گناہ تھے برا ہے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم اس تھے پناہ منگتے تھے۔ امام جعفر صادق کوں کوی پوچھے کہ او کون گناہ ہے جو بندے کوں خدا سوں ملاوتا ہے ہور کون طاعت ہے جو بندے کو خدا تھے دور کرتا ہے امام فرمایئے کہ جس گناہ تھے شرمندگی ہور پشیمانی آتی ہے اور گناہ خدا سوں ملاتا ہے جس طاعت تھے عُجب پیدا ہوتا ہے کہ میں کچھ خوب عمل کیا کر سو طاعت خدا تھے دور پاڑتا ہے۔

بیان عاشقاں ہور محباں ہور عارفاں ہور
مقرباں کے قبلے کا ہور کعبے ہور حج کا

رسالہ کشف محجوب:-

عجب لگتا ہے جو اے لوگ کہتے محنت سوں جنگلات بیابان کے قطع کرتے ہیں ہور ڈونگر گھاٹ پر پانوں رکھتے ہیں تا دوست کے مانی بھیتر سو باندے سو گھر کوں جاویں اس واسطے جو وہاں پیغمبراں ہور ولیاں کیاں نشانیاں ہیں اپنے گھر میں آسودہ بیٹھ کر ہوا نفس کا جنگل نہیں قطع کرتے ہیں جو دل ہور روح ہور سر کے کعبے کوں انپڑیں کہ وہاں خدا کی ذات کیاں نشانیاں ہیں قبلہ ہور کعبہ خدمت کا جاگا ہے ہور دل ہور روح محبت ہور معرفت کا جاگا ہے۔ کشف

کشف المحجوب:-

جس پتھر پر سال میں ایک بار خدا کی نظر ہوتی ہے اس کا زیارت کرنا فرض ہے تو دل کا طواف ہور زیارت کرنا اس تھے بہتر ہے کہ دل پر ہر روز تین سو ساٹھ بار خدا کے لطف کی نظر ہے قول خواجہ بایزید۔ زیارت اهل القلب خیر من زیارت الکعبة سبعین مرة۔ یعنی دل کے لوگاں کا زیارت کرنا بہتر ہے ستر بار کعبے کی زیارت کرنے تھے۔

روح الارواح:-

ظاہر کا کعبہ پتھراں کا ہے ہور باطن کا کعبہ اسراراں کا۔ وہاں خلق طواف کرتے ہیں۔ یہاں خالق کے کرم ہور سوز جو پھیرا پھیرتے ہیں۔ وہاں مقام ہے ابراہیم خلیل کا۔ یہاں مکان ہے رب جلیل کا۔ وہاں ایک چشمہ ہے زمزم، یہاں کی پیالے میں محبت کے دم بدم وہاں حجر اسود ہے یہاں نور احمد ہے۔

رسالہ رموز الواصلین:-

جس کے گھر کوں جانا سو اول اس گھر کے دشمن سوں آشنائی ہور دوستی ہونا او گھر

www.taemeernews.com

میں بلاوے ہور پہنائی کرے۔ اگر گھر کے دھنی کوں ناپاوے ہور نا ملے تو اس کے گھر کوں جانا کیا فائدہ ہے "اظلم الاشباہ دار الحبیب بلا حبیب" یعنی سب چیزاں تھے تاریک تر سو گھر ہے دوست کا، دوست باج یعنی دوست گھر میں نہ ہوئے تو او گھر اندھارا ہے۔ نظم :۔

چو با خواجہ خانہ جنگ و خلاف ست
سوئے خانہ او شدن پس خلاف ست
جو گھر کے دھنی سوں تجے ہے پرائی
تو جانا تج اس گھر کوں کیا ہے بلائی

قول خواجہ نظام الدین :۔

حج کوں جانا انو کا کام ہے جنوں کوں حیرت ہو استغراق کا کچھ لذت نہیں۔ پس انو ہو۔ نفس سوں اپیں بھار نکلتے ہیں ہور پھرتے ہیں جسے دوست سوں کار ہے ما سے کعبے ہور حج کیا درکار ہے۔ بیت ؏

کعبہ کجا روم چہ کشم رنج بادیہ
قبلہ است کوے دلبر کعبہ است روئے دوست

یعنی

کہاں جانوں کعبے کوں آنا کہاں رنج کھینچوں بات کا
قبلہ سو ہے اس کی گلی کعبہ سو ہے اس کا لقا

رسالہ امام غزالی :۔

حج اشارت کرتا ہے لوگاں کوں خدا کے طرف آنے کوں، خدا کی طرف آنے کوں ہور بشارت دیتا ہے خدا کا وصال پانے کوں قولہ تعالیٰ وأذن فی الناس بالحج یاتوک رجالا۔ یعنی رضا دے لوگاں کوں حج کی جو آویں تیرے پاس۔ ہور نفس ہور طبیعت کی خوش آتی سو جاگے ہور گھراں تھے پانوں بھار کاڑ ہور نفس امارے کے جنگلاں بات میں سے قطع کر جب دل کے احرام گاہ کوں انپڑے گا۔ تو توبہ کے پانی سوں غسل کر ہور بشریت کے لباس تھے مجرد ہو ہور بندگی کا احرام پکڑ، ہور عاشقاں کا لبیک لبیک کر ہور عارفاں کے عرفات میں آ، ہور رحمت کے جبل پر چڑھ واں تھے منیت کے میناباز رکوں، ہور نفس حیوانی کوں قربان کر بعد ازاں میرے وصال کے کعبے موں کر "دع نفسک وتعال" یعنی نفس کو چھوڑ ہور آ۔ جب

www.taemeernews.com

کعبے کوں انپڑیا تو طواف کر۔ یعنی میرے چوپھیر پھر نکر اپنے چوپھیر۔ ہور حج ہور کعبے سوں نام ہو۔

بیان وزا وزا کے نینداں کا
ہور اس کی خوبیاں ہور عجایباں کا
ہور جاگنے کی خوبیاں کا ہور سونے کی بریاں کا

لوایح :۔

قاضی حمیدالدین ناگوری کا کتاب جے کوئی محبت کا دم مارتا ہے سو دو حال تھے۔ او باہر نہیں۔ یا فراق میں ہے یا وصال میں اگر فراق میں ہے تو جدای کے درد ہور دکھ تھے نیند آتا چہ نہیں۔ اگر وصال میں ہے تو حضوری کی لذت ہور مشاہدے کی نعمت میں مستغرق اچھتا ہے۔ وہاں نیند کہاں ہور سونا کہاں کا۔ پس عاشق کوں کسی حال میں نیند نہیں۔

کشف المحجوب :۔

نیند بندیاں کی صفت ہے ہور جاگنا خدا کی صفت" لا تاخذہ سنۃ ولا نوم لہ" اسی معنیٰ ہے یعنی خدا کوں نا اُنگتا ہے نا سونا ہے ہمیشہ جاگتا ہے۔ مولف راست ہے

چہ بندگیست کہ معبود دایما بیدار
تو از جسارت وابرام بے خبر خسپی

یعنی

کیا بندگی ہے یو جو او معبود دایم جاگتا۔ توں شوخی بے ادب مستی سوتا پڑیا رہے بے خبر۔

قول شیخ الاسلام فریدالدین۔ دھرہ ؎

جس کا سائیں جاگتا سو کیوں سووے سکھ

ترجمہ قشیری :۔

مہتر ابراہیم اپنے فرزند اسماعیل کوں کہے کہ میں سونا دیکھیا جو تجے ذبح کرتا ہوں۔ اسمٰعیل کہے اگر تمہیں نہ سوتے تو ایسا نہ دیکھتے۔ رسالہ رموز الواصلین "وکان النوم خیر الکان فی الجنۃ نوم" یعنی اگر سونے میں کچہ خوبی اچھے تو بہشت میں سونا ہوتا۔ پس معلوم ہوا جو سونا برا ہے اس خاطر بہشت میں سونا نہیں اے عزیز جس نے ستاہ سو موا کیا سبب کہ مرتا ہور سوتا دونوں بھایاں ہیں۔ توں نکو سوتا وو تیرا جاگتا رہے نیند کی بلا تھے قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم " اللیل طول فلا

www.taemeernews.com

تقصروہ بمنا مکم والنہار مثنی فلا تمدروہ بانامکم" نبی علیہ السلام کہے کہ رات لنبی ہے پس کوتی نکوکرو تمہیں اسے تمارے سوتے سوں ہور دیس آجالا ہے۔ پس اندھارا نکو کرو تمیں اتے تمات گناہاں سوں۔

سپنے میں ہور واقعہ غیبی میں فرق یو ہے۔ مرصاد:۔

سپنا او ہے جو حواس سب پورا بیکار ہو ویں ہور خیال برکارا چھے۔ سب حواس مغلوب ہووے پر خیال کی نظر ہیں کچھ کچھ دس آوے اُسے سپنا کہتے ہیں۔ یو دو دزا کا ہے۔ یک اضغاث واحلام یعنی بُرا۔ سپنا نفسانی دُسرا رویاے صالح یعنی خوب سپنا۔ برا سپنا او ہے جو سوتے ہیں نفس کے واسطے سوں شیطانی وسوسے ہور نفسانی خطرےں کوں ادراک کرے۔ اسے کچھ تعبیر نہیں کہ یو تکم شیطان تھے ہے۔ دُسرا خواب سپنا سو نبوت کے چھتالیس جزاں ہیں کا یک جزو ہے کہ او سپنا خدا تھے ہے۔ مفسراں لکھے ہیں کہ پیغمبر اسلام کوں تین اگلے بیس برس لگ پیغمبری تھے اس مدت کیلیں ابتداء چھ مہینے لگ وحی سپنے ہیں ہوتا تھا پس ایسا حساب سوں خواب سپنا یک جز ہے پیغمبری کے جزاں ہیں کا۔ قال النبی صلعم" الرویاء الصالح من الرجل الصالح جزء من ستہ واربعین جزو من اجزاء النبوۃ" یعنی خوب سپنا نیک آدمی کا چھتالیس واں جزو ہے نبوت کے جزوہیں کا بہوت پیغمبراں تھے جوانو کوں کدھیں وحی خواب ہیں ہوتا تھا ہور کدھیں بیداری ہیں ہوتا تھا۔ چونکہ حضرت ابراہیم کوں خواب ہیں وحی ہوا تھا کہ اپنے فرزند کو ذبح کرو۔ قولہ تعالیٰ "انی اری فی المنام انی اذبحک" یعنی میں دیکھیا سونے میں جو تحقیق تجے ذبح کرتا ہوں۔ پیغمبر علیہ السلام فرماتے ہیں کہ نوم الانبیاء وحی یعنی پیغمبراں کا سونا وحی ہے ہور خوب سپنا بی تین وزا کا ہے۔ یک ایسا ہے جو جے کچ سپنے ہیں دیکھے سو اُسے تاویل ہور تعبیر کا حاجت نا اچھے۔ جیسا دیکھیا اچھے تیسا چہ ظاہر ہووے۔ چونکہ حضرت ابراہیم فرزند کوں ذبح کرتا ہوں کر سپنا دیکھے۔ دُسرا ذرا یوں ہے جو تھوڑے سپنے کوں تعبیر ہور تاویل کا حاجت اچھے ہور تھوڑے کوں نا اچھے۔ چونکہ حضرت یوسف کہے "انی رایت احد عشر کوکباً والشمس والقمر رایتھم لی ساجدین" یعنی دیکھیا ہیں اگیارا تارے ہور آفتاب ہور ماہتاب کوں دیکھیا ہیں جو منجے او سجدا کرتے ہیں۔ اگیارا تارے ہور آفتاب و ماہتاب کا تاویل سو ظاہر ہوا سو اگیارا بھائی ہیں ہور ماں باپ تھے۔ ہور سجدا جوں دیکھے تیو نچہ ظاہر ہوا سو ماں باپ دونو یوسف کوں سجدا کیے "وخروا لہ سجدا" تیسرا وزا یو ہے جو تمام سپنے کوں تاویل کا حاجت اچھے۔ چوں کہ مصر کا

www.taemeernews.com

بادشاہ سپنا دیکھیا قولہ تعالیٰ "انی اری سبع بقرات سمان یاکلھن سبع عجاف" یعنی مصر کا بادشاہ خواب دیکھیا کہ سات موٹے بیل سات دبلے بیلاں کوں کھاتے ہیں۔ ہور سات ہرے جھونکے گھیوں کے سات سکے جھونکیاں کوں کھاتے ہیں ہور بندیوانا خواب دیکھے قولہ تعالیٰ "قال احدھما انی ارانی اعصر خمرا وقال الاخر انی احمل فوق راسی خبزا تاکل الطیر" یعنی یک بندیوان شراب خوار خواب ہیں دیکھیا کہ شراب کی خاطر داک نچوڑتا ہوں۔ تیسرا بندیوان مطبخی خواب دیکھیا کہ میں کھانے کا طبق سر پر لیا ہوں جانوراں اس طبق میں تھے روٹیاں کھاتے ہیں۔ یوب سپنے ہیں جو بادشاہ ہور بندیوان دیکھے سو اس تمام سپنیاں کوں تادیل کا ہور تعبیر کا حاجت ہے۔ چونکہ متھے یوسف تعبیر کیے۔ پادشاہ کے خواب کا تعبیر بولے کہ سات برس عالم میں فراخی ہور ارزانی ہووے گی بعداں سات برس قحط پڑے گا جو آدمیاں کا ہیڑا آدمیاں کھاویں گے۔ دوبچہ ہوا۔ شراب دار کے خواب کا تعبیر یوں کہے کہ توں صبا بند تھے چھٹیگا ہور شراب داری کرے گا۔ مطبخی کوں بولے کہ صبا تجے سولی پر چڑادیں گے ہور جناوراں تیرا ہیڑا کھا دیں گے۔ جوں یوسف بولے تھے تیو نچہ صباحم کا پاشاہ شراب دار کوں بندی خانے تھے کاڈ کر اپنی خدمت میں رکھیا ہور مطبخی کوں سولی دیا۔ پس ایسا خواب سپنا جو تادیل اس کا سچ ہووے ہور آخر اس کا اثر ظاہر ہووے۔ جو سپنا مومن کوں بی ہوتا ہے ہور کافراں کوں بی چونکہ مصر کے بادشاہ ہور بندیواناں کوں ہوا سو روح کی قوت ہور مود سوں ہوا نہ کہ ذات کی مدد سوں۔ کیا واسطہ کہ ذات کا مدد ہور قوت مومن یا ولی یا نبی یا ج بھی کسی کوں نہیں ہے۔ منہ واقعہ غیبی دو دوزاء کا ہے یک ایسا ہے جو بھمناں کوں ہور جوگیاں کوں ہور بے دیناں کوں بہوت ریاضت کرنے تھے ہور نفس کوں پاک ہور دل کوں صاف کرنے تھے کشف ہوتا ہے۔ ہور خلق کے کیتیک احوال کا خبر پاتے ہیں۔ آنھارے کاماں کا خبر دیتے ہیں وے انیوں کوں اس سوں کچھ قرب ہور قبولیت ہور نجات حاصل نہیں ہوتا ہے بلکہ انیو کا کفر ہور ضلالت زیادہ ہوتا ہے۔ ہور درجے درجے دوزخ میں جاتے ہیں قولہ تعالیٰ "سنستدرجھم من حیث لایعلمون واملی لھم ان کیدی متین" یعنی ہمیں انیو کوں ہلوں ہلوں عذاب کے نزدیک کریں گے ایسی وزا تھے جو انو نجانے ہور ہمیں انو کوں فرصت دینویں گے کہ میرا پکڑنا محکم ہے دسرا واقعہ غیبی یو ہے جو خدا نے تعالیٰ عالم کی ہور تناکی آرسی میں اپنے روشن نشانیاں کی صورت دکھلاوے۔ یعنی تن ہور جیو میں ہور اس خارج سب شئی میں اپنی نشانی بتاوے ہور

www.taemeernews.com

ایں نہ دکھاوے قولہ تعالیٰ سنریھم آیاتنا فی الافاق وفی انفسھم حتی یتبین لھم انہ الحق" یعنی خدا کہیا بیگ نہ دکھلاں گے ہمیں انوکوں ہماریاں نشانیاں عالم میں یعنی سب چیزاں میں ہور انوکے تناں میں تا روشن ہووے انوکوں حق ہور موحداں کوں حق ظاہر ہووے برائی بوجھانے ہور نفس کی خوبی و خدا کا الھام جو سالک کے دل پر ہوتا ہے سو سب حواس بیکار ہو کر وا لہا ماں سب دل ہور روح کی نظر میں دیس آویں ہور نفس کی برائی ہور خوبی سب نظر پڑے ہور اپنی ترقی ہور نقصانی معلوم ہووے چوں کہ خدا کہیا قولہ تعالیٰ "ونفس وما سویھا فالھمھا فجورھا وتقویھا" یعنی خدائے تعالیٰ الہام کیا نفس کوں یعنی خبر دیا ہور سمجھایا اسے اس کی برائی ہور اس کی خوبی۔ واقعہ غیبی اسے کہتے ہیں۔ غیب کا کشف ہور الہام ہونا سو یو ہے۔

بیان عبادت ہور عبودیت ہور عبدیت ہور حریت کا

عبادت عام لوگاں کوں ہے، ظاہر کے افعال سوں، ہور عبودیت خاصاں کوں ہے۔ باطن میں بریاں صفتاں کوں بدل کرنا خوب صفتاں سوں۔ ہور عبدیت خاص الخاص کوں ہے۔ خوب صفتاں بی محو کرنا ہور نفی کرنا غیر کوں ہور متفرق ہونا ذات کے جمال میں۔ عبادت کا جزا سو آخرت کا ٹھیکا ہے۔ ہور عبودیت کا سزا سو قرب خدا کا ہے۔ ہور عبدیت کا جزا سو خدا کا لقا ہے۔

رسالہ روح :-

"ایاک نعبدو" کوشش کا میزرہ صدق کی کمر کوں باندھتا ہے۔ جب خدا بندا کہتا ہے کہ "ایاک نعبدو" یعنی تیری بندگی کرتے ہیں ہمیں تو خدا کا حکم ہوتا ہے کہ جے کچھ بندا لیایا ہے سو قبول کرو۔ جو بندہ کہتا ہے کہ "ایاک نستعین" یعنی تجھ تھے ہمیں یاری ہور مدد مانگتے ہیں تو حکم ہوتا ہے کہ بندا جے کچھ منگتا ہے سو دیو "ایاک نعبدو لانا خدام" یعنی تیری بندگی جو ہمیں کرتے ہیں سو اس سبب جو ہمیں بندے ہیں۔ و "ایاک نستعین لانا عشاق" یعنی تیرے پاس یاری ہور مدد ہمیں منگتے سو اس واسطے ہمیں عاشقاں ہیں۔ یعنی بندگی کرنا بندیاں کا کام ہے ہور یاری منگنا عاشقاں کا صفت ہے "ایاک نعبدو نفیا للجبر" یعنی تیری بندگی کرتے ہیں ہمیں تا نفی ہووے جبر۔ جبر یعنی بندا فاعل مختار نہیں کر جاننا سو۔ و "ایاک نعبدو رد القدر" یاری ہور منگتے ہمیں تیرے پاس تا رد ہووے قدر۔ قدر یعنی تمام سکت ہور اختیار بندیچہ کوں ہے کر سمجھنا سو "ایاک نعبدو بجلال امرک" بندگی کرتے ہیں ہمیں تیرے امر سوں

www.taemeernews.com

"وایاک نستعین بکمال فضلک" تج تھے یاری مور مود منگتے ہیں۔ ہمیں تیرے فضل مور کرم سوں۔
و لے عبودیت تین چیز ہے۔ اول جے کوئی فرمایا سو کرنا مور منع کیا سو چھوڑنا۔ دُسرا خوشنود
رہنا قضاء مور تقدیر سوں مور جے کچھ خدا کیا ہے سو قسمت سوں۔ تیسرا اپنے منگتے پنے مور بھاتے
تے گذر کر خدا کے منگے مور بھاتے سوں راضی رہنا۔

رسالہ روح :۔

العبودیۃ ان یکون عبدا فی کل حال کما اللہ تعالیٰ یکون ربانی کل حال۔ یعنی عبودیت او ہے۔
جو ہر حال میں بندہ ہو کر بندے پنے سوں رہے جوں کہ او خدا ہر حال میں خدا پنے سوں
ہے۔ خدائے تعالیٰ ازل میں فرمایا تھا کہ عبودیت مور ربوبیت میں عقد ہو گا یعنی یگانگی کی
گانٹھ پڑے گی۔ جب "نفخت فیہ من روحی" کہیا تو آدمیاں سوں ہم جنس ہوا مور ایک پتا
گٹ ہوا کیا واسطے کہ ہم جنس مور ایک ذات ہوئے باج عقد درست نہیں ہوتا۔ پس معلوم
ہوا جو عبودیت مور ربوبیت ایک جنس ہے۔ حدیث نبی :۔ کل نسب و سبب ینقطع با
لموت الا نسبی و سببی یعنی موے پچھیں سب نسبتاں مور سبباں ٹٹ جاتیاں۔ مگر میرا
نسبت مور سبب نہیں ٹٹتا ہے سو معنیٰ ہے۔ یعنی عبودیت مور ربوبیت کا نسبت کدھیں
ناٹٹی یہ دونوں دائم قائم اچھیں گے رسالہ روح :۔ العبودیۃ اسقاط رویۃ العبد فی شاہدۃ
المعبود" یعنی او ہے جو بندگی پر تے نظر اٹھ جاوے۔ خدا کے دیکھنے میں اگر نظر بندگی
تھی اٹھے تو خدا کا دیکھنا حاصل ہووے۔ نہیں تو وہی بندگی حجاب ہے بندے مور خدا کے
درمیانے۔ جے کچھ سامنے آوے تسے غیر کر جانے۔ اگرچہ طاعت عبادت عادتی تو بی اس
تے موں پھراوے مثلاً آرسی پر نظر ہے لگوں موں نئیں دستا ہے۔ آرسی اچھو کر نظر تھے
اٹھے تو موں پر نظر جاوے۔ رسالہ سر اللہ :۔ بندگی میں عادت کرنا سو کافری ہے۔ مور بندگی
کی رسم مور عادت تھے گذرنا سو موحدی ہے۔ اللہ کے بندے سو ذات کے طالباں ہیں۔
یو تھوڑے ہیں رحمن مور وہاب کے بندے صفات کے طالباں ہیں او بھوت ہیں یعنی
بندگی خدا چہ کی خاطر کرے۔ اس باج کبھی کچھ غرض درمیانے نا اچھے۔

تمہیدات عین القضات :۔

عبودیت سو ایک تل ہے۔ ربوبیت کے موں پر عبودیت ربوبیت باج پیدا نہیں
مور ربوبیت کا موں عبودیت کے تل باج سہا تا نہیں۔ کنت کنزاً مخفیاً فاحببت ان اعرف

www.taemeernews.com

بیان ہے عبودیت ہور ربوبیت کے ملاپ کا۔ جیوں ربوبیت یے بھا ہے تیوں عبودیت کوں بی بہا نہیں۔ ربوبیت جھاڑ ہے۔ عبودیت اس کا میوا ہے۔ خدائے تعالی عبودیت کے نقطے کوں محبت سوں روشن کیا ہے۔ رسالہ روح العبودیت مع الربوبیت جمال والربوبیت مع العبودیت جلال یعنی عبودیت ربوبیت سات جمال ہے۔ ہور ربوبیت عبودیت سات جلال ہے۔ دیگر الفریضۃ عندنا تصحیح العبودیت فی تحصیل الربوبیت و السنت عندنا النظر الی رسول اللہ و ترک ماسواہما یعنی فرض ہمارے پاس یو ہے جو عبودیت کوں صحیح کرے۔ ربوبیت کے حاصل کرنے میں ہور سنت ہماری یاں سو نظر کرنا ہے۔ رسول طرف ہور چھوڑنا اس دو کام باج فرض سو خدا سوں اچھنا ہے ہور سنت رسول سوں رہنا ہے۔ بندگی پونچی سو خوب فعل کرتے اچھ کر امیدوار رہنا ہے۔ یو عین بندگی ہے۔ ہور بُرے فعل کرتے اچھ کر بندگی کرنا سو تمام نفسانی ہے الفاجر من اتبع نفسہ ہوا۔ یعنی بدکار او کوئی ہے جس کا نفس ہوا کی پیروی کرے۔ دیگر اذا تم العبودیت یکون عیشہ کعیش اللہ، یعنی جو بندگی پوری ہوی تو اس کا عیش خدا کے عیش سریکا ہوتا ہے۔ عیش کے معنی حیات خدا کا حیات بقا دھرتا ہے۔ پس بندا جو بندگی کی نہایت کوں انپڑیا تو او بقا کی صفت پاتا ہے دونوں عالم میں رسالہ ابو الفرج زنجانی:۔ العبودیت بغیر الربوبیت زوال و نقصان والربوبیت بغیر العبودیت محال" یعنی ربوبیت باج عبودیت فنا ہور نقصان ہے ہور عبودیت باج ربوبیت محال یعنی جہاں ربوبیت تھاں عبودیت ہیچ۔ ممکن نہیں جو ربوبیت عبودیت باج ہو سکے۔ ماجی کا ناتوں بندگی سو ہوا ہے۔ بندا نہیں تو صاحب کرنا نوں کہاں ہووے۔ جیوں کہ فرزند نا اچھے تو باپ کہہ کر کوں کہے ہور رات نا اچھے تو دیس کہہ کر کیوں بولیا جائے۔ ہور وزیر نہیں بادشاہ کس کا ہوگا۔ یو نچہ کسی کا نیک لازمہ کیا ہے۔ رباعی

میں نہیں تو کرے حق کو کنے حمد و ثنا
بیٹا نہیں تو باپ لگر کوں کنا
گر شخص عدم ہوئے تو ہووے سایہ عدم
در حق جو بقا ہے تو کہاں میں ہوں فنا

قول خواجہ عبداللہ مبارک:۔ بندا بندے پنے کے مقام میں تب درست ہووئے جب ایس خاطر خدمت گار نہ چاہے بنیں تو بندا اپنا نہیں رہتا ہے عبودیت ربوبیت کا دیکھنا

www.taemeernews.com

ہے۔ رسالہ مختصر احیاء علوم:۔ سب خلق حاجت ہور غرض سوں خدا کی بندگی کرتے ہیں۔ انو مزدوراں ہیں توں ایسا کوشش کر جو توں محبت سوں بندگی کرے سو یو ہے۔ ہر اغلق علی نفسك باب الحاجت واضح علی قلبك باب المحبۃ" یعنی معنیٰ ہیں یعنی باندا اپنے نفس پر حاجت کا دروازہ ہور کھول اپنے دل پر محبت کا دروازہ قول محقق۔ عبودیت او ہے جو حکم کا فرماں بردار اچھے ہور امر کا تسلیم ہووے یہاں کچھ موں نہ پھرا دے۔ حکایت ہے کہ ابراہیم بن آدم بلخی رضی اللہ عنہ ایک بندا مول لیے۔ اسے پوچھے کہ توں کیا کھائے گا او کہا جے کچھ تو کھلا دے گا سو کھاوں گا۔ بھی پوچھے کہ تو کیا منگتا ہے۔ کہا بندے کوں منگتا پنا نہیں اچھتا صاحب کے مانگے پنے کے انگے۔ بذاں ابراہیم ادھم الس کوں ایں کہے کہ اے مسکین توں اپنی عمر میں کدھیں خدا سوں یوں نہ تھا جوں یو بندا تج سوں ہے۔ اس حال میں۔

قول محقق:۔

بندے کوں کوئی نانوں کچھ خطاب عبودیت تھے بڑا نہیں خدا ئے تعالیٰ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا نانوں بندا لگر لیا چوں کہ کہیا "سبحان الذی اسریٰ بعبدہ لیلا من المسجد الحرام" یعنی خدائے تعالیٰ لے کر گیا اپنے بندے کو سکے تھے دسری جگا۔ فاوحیٰ الی عبدہ ما اوحیٰ یعنی وحی کیا اپنے بندے طرف جوں۔ ربوبیت خدا کی صفت، فنا نہیں۔ تیوں عبودیت بندے کی صفت بی فنا نہیں ہور نا چیز ہو ہاری نہیں رسالہ غریب:۔ بندا پنا او ہے جو اپسیں موجود کر یا بوجھیں ہے پنے کے دعوے تھے گذرے۔ نیست کر جانے۔ جیسے ہے پنا جو اول آخر اس کا نہیں پنا اچھے سو ہے پنا نہیں پنا جیہ ہے ایک بزرگوار کو پوچھے کہ محبت میں بندا پنا اٹھتا ہے؟ کہے کہ بندا پنا تو نہیں اُٹھتا ہے ولے بندے پنے کا رنج ہور محنت اٹھ جاتا ہے

دوسرا باب

دُسرا قسم حقیقت کے لوگاں یعنی پیغمبراں ہور خاص الخاص ولیاں کے احوال میں

چھٹا باب دل کیوں ہے سو ہور اس کی ماہیت کا ہو اس کے صفتاں ہور پچھانت کا ہور اس کے درداں ہور علاجاں کا ہور اس کی حیات ہور موت کا ہور بیاں صاحب

www.taemeernews.com

دلاں کے خصلتاں کا۔

رسالہ سرالله :۔

دل کی پچھانت تین وزا سوں ہے عام عارفاں دل کیاں خصلتاں سمجھے ہیں اس کا نتیجہ یو ہے جو خدا کے افعال ہور صفتاں کوں جانتے ہیں۔ پس او عام حقیقی مومن ہوتا ہے۔ ہور خاص عارفاں دل کے احوال کوں سمجھتے ہیں۔ اس کا پھل یو ہے۔ جو خدا کی ذات سے صفات کا کشف اونو کوں حاصل ہوتا ہے تو او صاحب یقین ہوتا ہے خود ہور خاص الخاص دل کے نوراں کوں پچھانتا ہے۔ اس کا تاثیر یوں ہے جو خدائے تعالیٰ اپنی قدیم ذات کا معرفت ایک ذرہ اسے عنایت کرتا ہے سو موحد صرف ہووے۔ دسری پچھانت دل کی۔ جسمانی دل تھے روحانی دل بہت دور ہے ہور روحانی دل تھے روح کوں سو ہزار روزناں ہیں جو اس روزناں سوں ملکوت کے حجرے میں دونوں عالم کے عجائب چیزاں کوں دیکھتا ہے۔ ہور اس جاگا تھے ان صفتاں کوں فیض بھیجتا ہے۔ اس فیض کے روزن تھے توحید کوں دیکھتا ہے۔ ہور اس روزن تھے صرف تفرید کوں دیکھتا ہے۔ ہور محبت تھے روزن تھے جمال کیا نشانیاں اس تین آتیاں۔ ہور شوق کے روزن تھے مشاہدہ دیکھتا ہے ہور عاشق دریچے تھے۔ الفت کا شراب چاکتا ہے۔ ہور قدیم پنے کے روزن تھے فنا کی تفراق آتی ہے۔ ہور ابد کے روزن تھے اس بقا کے حجرے میں لجاتے ہیں۔ او خدا کی ذات کا جاگا ہے۔ دسری پچھانت دل کی روحانی دل وحی کا جاگا ہے ہور علم کا گھر ہے ہور عقل کا کوٹا ہے ہور حسن کا گنج ہے ہور وحدانیت کی طبل ہے ہور روح قدسی کا خزینہ ہے۔ کدھیں دل قدس کے قدس میں جاتا ہے ہور کدھیں انس کے انس میں کدھیں قدرت میں جاتا ہے ہور کدھیں عظمت میں۔ کدھیں ارادت میں جاتا ہے ہور کدھیں ولایت میں۔ کدھیں اس کے قدیم پنے میں فنا ہوتا ہے۔ ہور کدھیں ابد میں بقا ہوتا ہے۔ کدھیں عبودیت میں ہے ہور کدھیں ربوبیت میں۔ کدھیں جلال میں ہے ہور کدھیں جمال میں۔ کدھیں اسے خدا ایسا سراہا جو او فرشتاں تھے پیلاڑ ہوا۔ کدھیں اسے ایسا اڑایا جو ابلیس کوں اس تھے ننگ آیا۔ جوں کہ پیغمبر اسلام فرماتے ہیں "قلب المومنین بین اصبعین من اصابع الرحمٰن یقلبہا کیف یشاء" یعنی مومن کا دل خدا کے دو انگلیاں کے درمیان ہے۔ جوں منگتا تیوں اسے پھراتا ہے۔ دسری پچھانت دل کی: دل خدا کی تجلی کا مقام

www.taemeernews.com

ہے ہور ہمیشہ رہنے کا باغ ہے۔ اس کا بیج سو ایمان ہے اس کا پھل سو محبت۔ ہور ا
کا جھاڑ سو معرفت ہے۔ صورت میں تھنا ہے وے معنی میں بڑا ہے۔ عرش تھے چوڑا ہے۔
کیا واسطہ خدا کی نظر کا جاگا ہے۔ "لا یعنی ارض و الا سمائی و انما یسقی قلب عبد المومن" یعنی
منجے زمین سماوے نہ آسمان سماوے تحقیق سماوے منجے میرے مومن بندے کا دل۔ دل ایک
گھر ہے جیو کا۔ ہور مراد ہے پیو کا چھاوں ہے کبریا کا ہور دیوار ہے بقا کا۔ درست اس
میں ہے ولے نہ اس سوں ملیا ہے ہور نہ اس تھے جدا ہے۔ نہ خارج ہے نہ داخل چوں کہ اسے
وچیرا نا کہیا جاوے ہور نہ عرش پر ہے۔ اگر توں اس جاگا انپڑے گا تو عقل کل کوں وہاں کا دربان
دیکھے گا۔ حق کوں توں دوست سات پاوے گا۔ ہور دوست کوں حق سات۔ اگر توں اسے
دیکھے گا تو اسے دیکھے گا ہور اگر اُسے نا دیکھے گا اس تھے اگلا بولنے میں نہیں آتا ہے مگر جیو
پیو سوں بولے۔ دسری پچھانت دل:۔ خدائے تعالیٰ دل میں اپیں روح قدس کوں
دکھلائے گا تب دل کے خصلتاں ظاہر ہو ویں گیاں ہور خدا کے افعال کو سمجھے گا۔ ہور اس
کی ہستی کے نوراں کوں پاوے گا ہور اس کی ذات قدیم کو پچھانے گا۔ دل کا نور ذات
کا پرتو ہے۔ دل کا مکاشفہ صفات تھے پیلاڑ ہے۔ دوسری پچھانت دل کی: جسے دل
پھرنے ہور جنبش سوں گھابرا اچھے تسے دل پر کہیا جائے مگر اسے دل کہیا جائے جو خدا
کے لطف سوں جیتا ہوں۔ تندرست ہور نورانی اچھے۔

مولف راست:۔

دل چوں بہ میان قہر و لطف حق است
موت و مرض و حیات و صحت باید

یعنی دل قہر و لطف کیری میانے جو ہے تو اس کوں بیماری ہور صحت موت ہور حیات ہونا۔

(شمائل الاتقیاء۔ مشمولہ اردوئے قدیم جلد دوم ۱۹۶۶ء)

www.taemeernews.com

عابد شاہ

عابد شاہ ابوالحسن تانا شاہ کے پیر بھائی اور شاہ راجو کے مرید تھے۔ شاہ راجو نے انھیں "شاہ" کا لقب عطا کیا تھا۔ عابد شاہ کے مرشد شاہ راجو، خواجہ بندہ نواز کے والد شاہ راجو قتال کے بہت بعد کے دور سے تعلق رکھتے ہیں۔ آپ کا نام نواب الدین اور تخلص عابد تھا شعر گوئی کے علاوہ نثر نگاری سے بھی شغف تھا "گلزار السالکین" سے آپ کے رنگ سخن کا بھی اندازہ ہوتا ہے اس میں عابد شاہ نے شاہ راجو کی مدح کرتے ہوتے ہوئے نثر کے درمیان اشعار بھی پیش کئے ہیں "کنز المومنین" کا موضوع فقہ حنفی ہے جسے انھوں نے ایک سو ترپن (۱۵۳) کتابوں کی مدد سے تصنیف کیا ہے "کنز المومنین" ۱۰۹۲ھ کے بعد کی تصنیف ہے۔ عابد شاہ نے خواجہ بندہ نواز کی فارسی تصنیف "معالجات بندہ نواز" کا دکن میں ترجمہ بھی کیا ہے۔ اس کا ایک نسخہ کتب خانہ ادارہ ادبیات اردو حیدرآباد کا مخزونہ ہے۔ علی گڑھ تاریخ ادب اردو میں گلزار السالکین کو مثنوی تحریر کیا گیا ہے جو درست نہیں۔ عابد شاہ اپنے دور کے مشہور صوفی اور خدا پرست بزرگ تھے ان کا اسلوب بیان سادہ اور عام فہم ہے۔ عابد شاہ کے اسلوب پر قدامت کی چھاپ گہری نہیں۔ وہ "گلزار السالکین" میں اپنی زبان کو "دکھنی" سے تعبیر کرتے ہیں۔ انھوں نے قدیم الفاظ کے ساتھ ساتھ ان کے جدید روپ بھی استعمال کیے ہیں مثلاً ہور کے ساتھ اور بھی تحریر کیا ہے۔ عابد شاہ کی زبان اپنے ہمعصر ادیبوں اور شعراء کی زبان کے مقابلے میں نسبتاً جدید معلوم ہوتی ہے۔

www.taemeernews.com

گلزار السالکین

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اول ثنا صفت کرنا اللہ تعالیٰ کا کہ او قادر ہے تمام چیز اوپر قدرت رکھتا ہے اور ہر شئی میں ہور ناظر ہے جیسا کہ شکر مٹھائی اور پھول میں باس اس طرح سب میں صفت گری رکھتا ہے۔ بیت ع ۶

دیکھ تو آدم میں کیا صفت دھریا
اس کا صانع خدای کبریا

ہور تمام اشیاء پر اس کی ذات بالا تر ہے۔ موافق دلیل کی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ "دلیل من ذالک علو معانا" اس کا یوں ہے کہ خدائے تعالیٰ عالم کی قیاس سو بالا تر ہے۔ ہور بے زوال ہے۔ وہ بے مثال ہے۔ دلیل اس کا یوں ہے۔ "لم یزال ولا یزال الذی لیشئی کمثلہٖ شئی وھو السمیع العلیم" معنا اس یوں ہے کہ خدائے تعالیٰ ہمیشہ ہور بے زوال ہے۔ وہ کیسی شکم سوں پیدا نہیں ہوا۔ ہور اوس کی پیٹ سوں کوئی نہیں پیدا ہوا۔ مگر اوس کی امر سوں پیدا کیا ہور مزبوت ہے۔ تمام چیز دں پر ا ہور تمام شئی پر دیکھتا ہور صفت اس کی۔

وحدہٗ لا شریک لہٗ

بولے ہے جیسا کہ وہ ایک ہور اوس کے دوجا شریک نہیں ہے ہور وہ شریک سب کا ہے۔ ہور سب میں لیا ہے جیسا کہ پھول میں بو ملی ہے۔ بن اس بو کی صورت معلوم پنے میں نہیں آتی۔ جیسا کہ عالم میں دلیل ہے۔ "ان اللہ علی کل شئی محیط" معنا اس کا یوں ہے کہ تمام عالم میں تمام شئی میں اس کی ذات ملی ہے بعدہٗ اے عزیز خدائے تعالیٰ کی ذات قایم ہور دایم ہے۔ ہور تمام شئی معنی ہے مگر اوس کی بقا ہے۔ موافق دلیل کے "کُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ وَّيَبْقٰى وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلٰلِ وَالْاِكْرَامِ" معنا اوس کا

www.taemeernews.com

یو ہے کہ ماٹی پانی فنا میں ہونے کی ہور پانی باؤ میں ہور باؤ آگ میں ہوے۔ اگ ہوا میں ہور ہوا صفا میں ہور صفا محمد کے نور میں ہور، محمد کا نور عشق میں ہور، عشق ذات میں اس واسطے سب چیز فنا ہے۔

آخر اوس کی ذات بقا رہے گی۔ بیت ع

ہیگا جگت سارا فنا ایک کی پیچھے ایک جاں توں
یوں ذات اس کی ہے بقا سن قول فرقان ہوں توں

بعدہٗ اے ثنا صفت الحمد اللہ ہو امحمد کو کہ انسان کی زبان سوں نہیں ہوسکے کیا واسطے کھے گا تو سن دریا کے تمام سیاہی ہور تمام جھاڑوں کی قلم ہور تمام آسمان زمین کے کاغذ پر لکھا تھا تو بھی ثنا صفت پورا نہیں ہوسکے، اس واسطے مختصر کیا ہوں۔ بعدہٗ اے مالک نعت محمدِ مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم یعنی صلوٰت بھیجا ہو مصطفی ہور نبی کی آل پر، ہو پنجتن پر، ہور ان کے اصحاباں پر جیسا کہ پیغمبر خدا فرماتے ہیں۔ ''من صلیٰ علیٰ مرتِ صلی اللہ علیہ وسلم سبعین مرتٍ'' معنی اوس کا یوں ہے نبی کہے جو مجھ پر یکبار درود بھیجے گا تو میں دس بار درود بھیجوں گا۔ اگر توں کہے کیا واسطے ثنا صفت کرنا توں سن حدیث قدسی میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ لَولَاکَ لَما خَلَقتُ الأفلَاکَ'' معنا اوس کا یوں ہے۔ اللہ فرماتا ہے۔'' یا محمد اگر تمہیں ناپیدا کرتا توں تمام خلق کوں ہور آسمان ہور زمین کو ناپید اکرتا ہے۔ اے مالک اس واسطے شکر اسنہ اللہ تعالیٰ کا بجالانا کہ اللہ تعالیٰ نے ہم ایسا وسیلہ زبردست محمد سر پیکا دیا ہے۔ کیا واسطے وسیلہ زبردست کھے گا توسن قرآن میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ آیت کیا واسطے کھے گا توسن تمام دریا کے سیاہی ہوا۔ تمام جھاڑاں کی قلم ہوا، تمام آسمان زمین کے کاغذیوں لکھے تو تو بھی آیت وابتغوا الیہ الوسلت وجاہدو فی سبیل اللہ لعلکم تعلمون۔ معنا یو اوس کا ہے کہ میرے محمد کوں وسیلہ کرو۔ ہور میرے طرف آؤ ہور وہ جو کچھ کہ فرماتا سو اوس کا امر بجالاؤ۔ اے مالک ہزار ہزار شکر کہ اللہ تعالیٰ بندے کے اوپر اتنا مہربانگی رکھتا ہے اور جو کوئی محمد کے طرف سوں موں پھیرا کر شیطان کی طرف منھ کیا تو سمجھنا وجلال مقام پایا۔ ہور وہ دوزخ کا مقیم ہوا۔ ہور جو کوئی محمد کے نور کوں کو دیکھ کر عاشق ہوا تو سمجھنا وہ بہشت کا مقیم ہوا۔ ہور اس کی فعل قبول ہیں۔ کیا سبب جو قرآن میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے'' مَنْ اَطَاعَ الرسول فقد اطاع اللہ معنا اوس کا یوں ہے کہ جن بی طاعت محمد کے کیا تو سمجھنا اونی طاعت اللہ تعالیٰ کے کیا یعنی امر کا تمام امر بجایا۔ اس سبب اللہ تعالیٰ نے اوس بندے کو دوزخ کی آگ سے خلاص کرے گا۔ ہور اوس سے منزل نورانی نصیب ہوے گا۔ ہور وہ بندہ دنیا کے تمام آفتوں سی بچے گا۔ سمجھا یہ منزل اللہ تعالیٰ تمام عارفوں کوں ہو طالبونکوں ہور سالکوں کوں نصیب کرے۔ بعدہٗ منقبت حضرت پیر دستگیر مظہر انوار

www.taemeernews.com

نورانی محرم اسرار سبحانی تعبہ دین دیوان حضرت شاہ یوسف روحانی المعروف حضرت پیر دستگیر شاہ راجو حسینی الحسنی طال اللہ عمرہ ع

میرا پیر مجہہ تن کوں بتلا دیا — ایسے تن میں احمد کوں دیکھلا دیا
اوسی نور کوں بے بہا تن منے — بوپایا خدا تن کی گلشن منے
الٰہی بحق شفیع الامم — یوں رکھ شاہ راجو پر اپنا کرم
الٰہی بحق د صی مصطفیٰ — تو رکھ اس کے تندرست نِت تا بقا
الٰہی بحق علی و بتول — تو کر ناگناہ اں کوں جلدی قبول
الٰہی بحق حسین و حسن — تو رکھ ان کوں آفات سے نت جتن
الٰہی میرے پیر کوں دے اماں — اتا بات کرتا ہوں مطلب یوں آں

یہ کتاب گلزار ایسا الٰہی از تصنیف فقیر حقیر عابد شاہ از فقیراں کمترین خاکسار حضرت شاہ راجو حسینی الحسنی طال اللہ عمرہ۔

الٰہی میرے دل کو تو آب دے — تیری بات کرنے کو مجھ تاب دے
الٰہی میں عاجز ہوں بندہ ترا — گنہ بخش اللہ شرم رکھ میرا
میں عابد ہوں تیرا توں معبود ہے — تیری ذات سے مجھ کو مقصود ہے
الٰہی میری ساری گئی بندگی — گنہ گار عاجز بہوت شرمندگی
ان سب کوں اپنے فضل سے رحیم — گنہ بخش انکا اے صاحب کریم
وسیلہ دے احمد کا کر سرفراز — نگہ رکھ مرے حال پر بے نیاز
تیرے عشق میں مجکوں کر استوار — دیکھا تن کی قدرت مجی آشکار
محمد کی برکت سنی اے غنی — میرے دل تے کر دور کبر منی
شروع جو کیا ہوں یہ دلکشی کتاب — یوں اتمام جلدی سوں ہو تے شتاب

بعد از اے سالک تیرے تن میں عرش اور کرسی اور لوح اور قلم اور طبصراط اور لوح محفوظ اور قاب قوسین یہ سب آپس میں کہاں ہے اور سات بہشت اور سات دوزخ اور سات طبق زمین آسمان اور سات دریا اور اس دریا کے موجاں اور اس کا بہنا پھرنا یہ سب آپس میں کہاں ہے اور ناسوت اور ملکوت اور جبروت اور لاہوت اور ہاہوت یہ سب آپس میں کہاں ہیں اور جبرائیل اور میکائیل اور اسرافیل اور عزرائیل اور عزازیل یہ سب آپس میں کہاں ہیں اور شریعت اور

www.taemeernews.com

شریعت اور حقیقت اور معرفت اور وحدانیت یہ سب آپس میں کہاں اور خدا اور محمد اور ابلیس یہ
سب آپس میں کہاں ہے اور ان تینوں کے گھر اور فنا آپس میں کیا چیز ہے اور بادل اور بجلی اور
برسات اور گڑگڑاہت اور چہار ہنگام اور جنگل اور جھاڑی اور پہاڑ اور ندیاں اور جانور اور تین سو
سات درجے کا دم اور تین طبق اور چاند اور سورج اور سات ستارے اور بارہ برج اور بستی اور
اجاڑی یو سب آپس میں کہاں ہے اور عاشق اور معشوق میں کون چیز ہے۔ عقل اور حیا اور فہم اور شرم
اور علم اور فکر ان کے ٹھکانے آپس میں کہاں ہے اور سوئی کا ناکا اور اونٹوں کے قطار انڈے اور
خشخاش اور اس کی قفل اور اس کی کنجیاں یو سب آپس میں کہاں ہے۔ اور آب حیات کا چشمہ آپس
میں کیا چیز ہے اور کافر اور مسلمان اور مومن اور مسافر اور مصحف یو سب آپس میں کہاں اور توں
کاتے میں سوں پیدا اور کائے میں جائے گا اور جاتے وقت کیا لے جائے گا اور آتے وقت کیا
لایا ہے اور سوں توں ہے جواب دے اگر اے سالک اتنا توں پچھاں تو اللہ کو بھی پچھانے گا۔ اگر تو
جانتا ہے تو چپ رہ اگر نہیں جانتا ہے تو اس کا بیان سن۔ یچ ہے عرش سو دل ہے۔ قُلُوبُ الْمُؤْمِنِیْنَ
عرش اللہ تعالیٰ۔ اور عرش کے کنگورے سو دانت ہیں اور کرسی سوں پیشانی کو بولتے ہیں اور دست چپ
کوں لوح بولتے ہیں اور داست راست کوں قلم بولتے ہیں اور پل صراط اور دیوار قہقہاک کوں بولتے ہیں۔
لوح محفوظ زبان کو بولتے ہیں اور قاب قوسین بھواں کوں بولتے ہیں۔ اول بہشت بیداری
دوسرا بہشت نصیحت تیسرا بہشت شفقت چوتھا بہشت صدق۔ پانچواں بہشت سخاوت، چھٹا بہشت
علم، ساتواں بہشت عقل عینی اور جنت الفردوس موں کوں بولتے ہیں۔ کیا واسطے کہ یہ تمام بہشتوں کے
دروازے تارق ہیں رکھے گئے ہیں۔ سب کا دروازہ موں ہے اور سات دوزخ بھی ہے۔ اول دوزخ
شہوت، دوسرا دوزخ کینہ، تیسرا دوزخ البغض، چوتھا دوزخ حسد، پانچواں دوزخ کبر، چھٹا دوزخ
غفلت، ساتواں دوزخ اور اس دوزخ کا قفل نات سو ہے اور اس کے سانپ بچھو سو علت اور اس کی
بدفعلیاں ہیں۔ سو ہزار جہنم کا ایک جہنم اپنا نفس امارہ ہے۔

گلزار السالکین۔

(مخطوطہ نمبر ۲۵۔ جدید۔ ادارہ ادبیات اردو۔ حیدر آباد اے۔ پی)

www.taemeernews.com

شاہ سلطان ثانی

شاہ سلطان ثانی کی تاریخ ولادت ۱۶۰۹ء ہے۔ آپ سید فخرالدین سلطان حسینی کے فرزند تھے جو حسینی سید تھے۔ انھیں محمد اکبر حسینی خلف خواجہ بندہ نواز سے ارادت حاصل تھی۔ سلطان ثانی (مرشد سلطان) اپنے خاندان کے ہمراہ سورت سے ہوتے ہوئے گجرات بیجاپور اور گلبرگہ پہنچے اور چند سال گلبرگے میں قیام کیا لیکن یہاں انھوں نے مستقل رہائش اختیار نہیں کی بلکہ مدراس کے ایک قصبہ کی طرف روانہ ہوگئے اور پھروڈی کرہ پونڈی میں مستقل طور پر سکونت پذیر ہوکر تا دم مرگ یہیں رہے اور یہیں سپرد خاک ہوے۔ سلطان ثانی نے طویل عمر پائی تھی۔ انھوں نے اپنی یادگار ایک دیوان اور دو نثری تصانیف "درالاسرار" اور "زنجیرہ" چھوڑی ہیں۔ "درالاسرار" میں مصنف نے "نور درون" کی تشریح کی ہے۔ سلطان ثانی چوں کہ اپنے والد فخرالدین سلطان کے مرید و خلیفہ تھے اس لیے اس نسبت کے اظہار کے لیے وہ خود کو "مرید سلطان" لکھتے ہیں یہاں یہ واضح کردینا ضروری ہے کہ "درالاسرار" خواجہ بندہ نواز کی تصنیف نہیں ہے۔

www.taemeernews.com

دُرُّالاسرار

کُنتُ کنزاً مخفیً فاحببتُ انَ عرفَ فخلقتُ الخلق " یعنی او سلطان اپنی ذات کے دریا میں چھپیا راز کنج رکھیا تھا۔ بقا کی موتیاں سوں بھر کر ہور کر اُس حال میں پاک۔ یک اوس کنج طرف نظر کیا۔ ہور اوس موتیاں کا و جالا دیک کر عاشق ہوا ہور مصلحت تزویج میں آیا جو ایسی راز کی موتی چپا کر رکھنا خوب نہیں بلک عشق کے بازار میں ظاہر کرنا بھلا ہے بتعبیر ظاہری ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ موتیاں قدر نا ہوسی ہور جوہری کوں ظاہر میں لیانے منگتا تب اس ذات کے دریا کی نور سوں جوہریوں کوں بنایا جوں تزویج کیا تھا تیوں ہور اوس جوہریوں کوں عشق کے بازار میں لیا کر بٹھایا۔ بعدازاُوس ذات کے دریا میں غوطہ کھایا ہور اوس بقا کی موتیاں کوں اوپر لیایا ہور او موتیاں تمام اوس جوہری کے ہات سوں بنایا اوس جوہری نے کمالیت کے نظر سوں او سب موتیاں کوں دیکھا ہور بہتر پسند کیا ہور صفت اوس موتیاں کی جوں تھا تیو نچہ اوس موتیاں کا مول ظاہر کیا سالکاں کوں بات دسنے کے واسطے عشق کے بازار میں او موتیاں تمام ظاہر کیا یعنی اے بھائی مقصود تجے معلوم نہیں ہوا تو یہاں کھول کہتا ہوں خوب سن اول خود بخودی کا حال تھا سو چہ ذات کے دریا ہے ہور اوس حال کا راز ہے سو چہ کنج ہے ہور قرآن کے آیا آیاتاں ہیں سو چہ موتیاں ہیں ہور خاتم النبی محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں سو چہ جوہری ہیں۔ ہور اے تمام جہاں ہے سو چ عشق کا بازار ہے ہور معنی کہوے ہیں سو چ موتیاں کا مول ہوا ہے۔ اے بھائی ای سب سینا ہور سمجیا ہور پایا یعنی بیت بنام اول کشف احمد چنیں زوصف بیک میم شد نازنی یعنی اوس کا معنا احد کے ناوں سوں احمد تیوں ہوا ہر ایک میم کے صفت سوں عاشق ہور معشوق لیا بعد ازای بھائی حق کے توفیق سوں ہور اوس

www.taemeernews.com

بادی شاہ سلطان کی مدد سوں سالکاں ہور طالباں کے واسطے اوس بقاء کے موتیاں چن کرلیایا ہوں ہور راز کے معنیٰ کے تاگے میں پوردیا۔ تب اس رسالے کا ناؤں در الاسرار کر رکھیا ہوں۔ اس رسالے تے سالکاں کوں بات دسے گی ہوں طالباں کوں طلب زیادہ ہوئے گا ہور عاشق کوں عشق پیدا ہوئے گا ہور کوئی پڑنے والے ہور سننے والے خدا کی طلب میں آئیں گے ہور جو کوئی درالاسرار کوں پڑنے منگے اول چاہتا ہے اوس سن کر موتیاں کا بہا سمجیا یعنی اس کے معنیٰ سوں واقف اچے تب ای درالاسرار اوس کا ہات لگے گا ہور او غنی ہووے گا دانا ہور بینا ہوئے گا ہور اوراز کا صاحب ہوئے گا دانا ہور خدا کی ذات سوں واصل ہوئے گا۔ نبی علیہ السلام کی شفاعت سوں ای بھائی اس اسرار کے موتیاں کا خبر یہاں سوں دیتا ہوں خوب سن ہور بوجھ رے اے ہے۔ "قولہ تعالیٰ فی انفسکم افلا تبصرون۔ یعنی خدا کہیا تمھاری تناں میں ہوں پس تمی کے نہیں دیکھتے یعنی قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم من عرف نفسہ فقد عرف ربہٗ" یعنی جو کوئی اپس کوں سمجیا سو خدا کوں سمجیا پس اے سالک اس آیت ہور اس حدیث کی خبر سوں . . . . . پہچانت اپنی کر کر اپس کوں پچھانا واجب و فرض ہوا ہے اے سالک توں اپیں اپس کوں پچھانیا ہے تو بول توں کوں ہے ہور توکہاں تے آیا ہے ہور آتے وقت . . . . . . ہے ہور توں کہاں جاوے گا ہور جاتے وقت کیا لے جاوے گا ہور توں تج میں خدا کوں کہاں دیکھتا ہے ہور خدا کا نور کس رنگ کا ہے کر پچھانیا ہے۔ ہور توں تج میں رسول کوں کہاں دیکھتا ہے ہور رسول کا نور کس رنگ کا ہے کر پچھانیا تو تجھ میں ابلیس کوں کہاں دیکھتا ہے ہور ابلیس کا نور کوں کس رنگ سوں پچھانیا ہے ہور تجھ میں فرش کہاں ہے ہور سنت کہاں ہے ہور تجھ میں اسمان ہور زمین بہشت ہور دوزخ عرش ہور کرسی لوح ہور قلم ہور پل صرات اے سب اس میں کاں ہیں۔ ان کے صورتاں ہور ان کے ٹھیکانے کاں ہیں۔ ہور نفس ہور دل ہور عشق ہور عاشق ہور معشوق انو کے صورتاں ہور ٹھکانے اپس میں کہاں ہیں۔ ہور ناسوت ہور ملکوت ہور جبروت ہور لاہوت آپس میں کہاں ہے پچھانیا ہے ہور فنا اپس میں کون چیز ہے ہور بقا اپس میں کون چیز ہے۔ بس اتنا چ تج اوس کوں پچھانے گا اسے پچھانت منے خدا کے پچھانت سبے پچھانے گا۔ اے سالک اپنی پچھانت ہور خدا کی پچھانت تینوں اس روش صحیح ہور بعض محققاں دوسری روش پچھانت کرے ہیں سو ادروش بی کہتا ہوں سن اول سالک

www.taemeernews.com

پانچ عناصر سوں ہور پچیس گن سوں ہور چہار نفس سوں ہور چہار موجود سوں ہور چہار دل سوں ہور چہار روح سوں ہور چہار ذکر سوں ہور چہار باطاں سوں ہور چہار منزلاں سوں اول سالک اس تمام مقاماں سوں خبردار ہووے گا تو اپس کوں پچھانے گا ہور اسی پچھانت سوں خدا کوں بی پچھانے گا لگر بعضی محقق لوگاں اس روشن سالک کوں خبر دیتے ہیں ہور من عرف نفسہ کی بوج اس روش کرتے ہیں اے سالک اپنی پچھانت ہور خدا کی پچھانت کوں کھینچتا کھینچتا اچھیے گا ہور اتنا دور ہور فرق بھی خدا اپس تے نا اچھے گا جو چہار منزلاں کر کر اوسے اپڑے کوں ہور خدا کا قول تو یوں ہے۔ قولہ تعالیٰ نحن اقرب الیہ من حبل الورید" یعنی خدا کہیا کے تمہاری شہ رگ تے اپی نزدیک ہون ہور دوسری جاگا تے خدا کے ہور بندے کے درمیان یک قدم کا فرق ہے۔"لیس بینی و بینہ فرق الا انی تقدمت با العبودیت" یعنی اس کا معنا یہیں ہے میرے ہور اوس کے درمیانی فرق کچھ نہیں یک بندہ پنے کے قدم بغیراز یں اے سالک چلنے والے کوں یک قدم ہے جس وقت بندے پنے کا قدم اوٹھے گا اوسے وقت صاحب پنے کا جاگا پاتا ہے اس قدم کے چلنے والے کوں چہار منزلاں کے کیا حاجت ہے۔ وے ٹھیک اس قدم کوں بجز کامل پیر مرشد پانا مشکل ہے۔ اپنی سمج سوں نا پایا ہے بھی اشارت خدا تے سن من قولہ تعالیٰ ولا یحیطون بشیئٍ من علمہٖ یعنی خدا کہیا اپنی سمج سوں کئی چیز کوں نا پایا سکے۔ یعنی پیر و مرشد سمجھائے من ایشارت بھی خدا تے سن قولہ تعالیٰ " فاسئلوا اہل الذکر ان کنتم لا تعلمون" یعنی کہیا تو جو کچھ میں خدا کی آشنائی کی لوگاں کوں اگر تجھ میں نا جانتے اچھیں گے تو پس اے سالک اسے واسطے اسے فرد بھی کہیا ہوں۔ فرد

بہائی در معما ماند الحال
اگر خواہے بپرس صاحب حال

یعنی معنا اس دُر کا معما ہیا ایتال تو اگر اس دُر معنا بوجنے منگتا ہے تو صاحب حال سوں پوچھے دوسرا دوری ہے قولہ تعالیٰ " ھوالاول ھوالاخر ھوالظاھر والباطن وھو بکل شیئٍ علیم" یعنی وہی اول وہی آخر وہی ظاہر وہی باطن۔ یعنی لیس فی الدارین الا ھو یعنی نہیں ہے دو جہاں میں بغیر اوس۔ اے سالک اول ہور آخر ظاہر ہور باطن اسے چہار محلاں میں تو خدا ہے ہور اسے چہار وگھر تو خدا کچھ ہوے۔ ایتال اس میں بندہ بندے کا گھر کاں ہے اگر کوں جانے گا خدا ہور بندہ دونوں مل کر

www.taemeernews.com

اس چہار وگھر ایچ ہوے تو پھر بندہ کوں وصال کا ۔ ۔ ۔ ۔ کھینچا کیا حاجت ہے مور پھر منگتا بنا خدا سوں رکھنا کیا عرض ہے۔ حیف اے بھائی یوں نکو سمج۔ اس چار و خدا کی علاوہ سوں بندے کا گھر ہے۔ وہی گھر ہو توں پاوے گا تو اپنے گھر تے نکل کر توں صاحب کوں پاوے گا۔ اے سالک بندہ کسی ۔ ۔ ۔ سو توں سمج کر بندا ہوا ہے۔

(نورالاسرار۔ مخطوطہ نمبر ۲۱۸۔ ادارہ ادبیات اردو حیدرآباد۔ اے پی)

www.taemeernews.com

معظم بیجاپوری

شاہ معظم بیجاپور کے ایک صوفی شاعر اور ادیب تھے۔ وہ ایک قادر الکلام شاعر تھے۔ مثنوی، قصیدہ اور غزل جیسی اصناف سخن میں طبع آزمائی کرکے انھوں نے اپنی اُستادی کا لوہا منوا لیا تھا معظم کا ادبی ذوق بیجاپور میں علی عادل شاہ ثانی شاہی کے زمانۂ حکومت میں پروان چڑھا تھا۔ ان کا پورا نام محمد حسینی اور لقب و تخلص معظم تھا۔ چشتیہ اور قادریہ دونوں سلسلوں سے فیضیاب ہوئے تھے۔ معظم کی مثنوی "معراج نامہ" سے ان کے مذہبی عقائد کا اظہار ہوتا ہے۔ وہ قادر لنگا کے مرید تھے اور اپنے اشعار میں اُنھوں نے اپنے مرشد کا اکثر جگہ بڑے احترام و عقیدت سے ذکر کیا ہے۔ شاہ معظم نے سکندر عادل شاہ اور اورنگ زیب کا زمانہ بھی دیکھا تھا۔ "سوال صادق و جواب معظم"، "مثنوی گفتار عقل و عشق"، "قصیدہ"، "سی حرفی"، "دیوان معظم"، "معراج نامہ"، "شرح تشکار نامہ"، "مفتاح الاسرار"، "آزاد نامہ"، "گلزار چشت"، "شجرۃ الاتقیا" اور "ساقی نامہ" ان کی یادگار ادبی تخلیقات ہیں۔

www.taemeernews.com

شرح شکارنامہ

اس شکارنامہ کا شرح فقیر حقیر محمد حسینی معظم قادری اپنے حوصلے موافق فرماتے ہیں۔ اس واسطے کے یو عاجز اس گھر چشت میں طالب ہوا ہے ہور امین الدین اعلیٰ کوں سجدہ کیا ہے۔ اون کے تصدق سوں یو فقیر اس راز کو پونچا ہے۔ نو باپ یعنی حضرت محمد حسینی گیسو دراز قدس اللہ سرہٗ العزیز فرماتے ہیں نو باپ اللہ تعالیٰ انوں کوں ۔ ۔ ۔ علوی کیا۔ ہر سو سات طبق آسمان ہور عرش ہو کر شتے مل کر نو طبق ہوتے ہیں۔ یہ نو طبق زمین ہے ہور اللہ تعالیٰ نے امہات یعنی ۔ ۔ ۔ ۔ یو آسمان ہور زمنیاں ماداں سو سات طبق زمین ہے ہور انو چہار فرزند سو ہمارے چار وجود۔ تحقیق ہیں۔ آسمان و زمین درمیانے پیدا ہوئی ہیں۔ اس ابعاد فرزند قرار دیئے ہیں تو حضرت قدس سرہ قطب الاقطاب شاہ برہان حسینی یوں فرماتے ہیں کہ اس وجود کا محل ہوا یعنی پیدا بھی ہوا۔ یہاں چہ ہور رہینگا بی یہاں چہ۔ ہور چار د بھائی سو لازم الوجود، ممکن الوجود، ممتنع الوجود، عارف الوجود ہور تین بھائی ننگے تھے یعنی انو کو وجود ایسے نہ تھے جو نظر کے قید میں آویں ہور ایک بھائی کپڑے پہائے سو یو وجود تو ٹھار سہا تا ہے ہور اوس آستین میں پیکے تھے یعنی خدا کی محبت ہور عشق اوس وجود میں ہے ۔ ۔ ۔ چہار کمانا سو چہار راہ شریعت، طریقت، حقیقت، معرفت چہار راہ مرتبہ شہید ہونا یعنی شہادت مبداء، شہادت وعداء، شہادت عمداء و شہادت شہداء ہوا ۔ ۔ ۔ ۔ ہور ان کے چلنا قصد کرنا السعی من اللہ والاتمام علی اللہ تعالیٰ۔ سو جیوں کماناں کوں گوشہ ہوا چلّہ نہ تھا یعنی نام رکھیا گیا ہے۔ کماناں کرنا بے ظاہر کماناں جیسا ہیں و چہار تیراں سو چہار ذکراں، سو ذکر جلی، ذکر قلبی، ذکر روحی، ذکر سری ہور اوس تیر کوں پیکاں ہور سو ۔ ۔ ۔ ۔ چار ہرن سو چار نفس ہیں۔ سو نفس مطمئنہ، نفس ملہمہ

www.taemeernews.com

نفس لوامہ نفس امارہ انوکوں زیر کرتا سو (عقل) قیاس عقل گمان عقل وہم عقل آگاہ۔ ہور خاکی گھر سو یو ہوا جیسے قلعہ بو تے ہیں ہور محراب سو یو تن واجب الوجود۔ خدائے تعالیٰ نے قران میں در سورۂ نور خبر دیا ہے۔ اللہ نور السموات والارض ہور دل سو حقیقت جسے اللہ تعالیٰ نے کہا ہے عرش اللہ تعالیٰ۔

(مخطوطہ نمبر ۱۱۴ جدید۔ اسٹیٹ آرکائیوز، آندھرا پردیش)

www.taemeernews.com

مخدوم شاہ حسینی

مخدوم شاہ حسینی گیارہویں صدی کے آخر اور بارھویں صدی کے آغاز کے عہد سے تعلق رکھتے تھے۔ وہ پرگنہ کوتال قصبہ بلکانور کے رہنے والے تھے جو بیجاپور میں واقع ہے۔ انھوں نے اپنے مرشد کا نام پیر اللہ حسینی تبلایا ہے اور خود کو " خانوادۂ چشت اہل بہشت " سے بتلاتے ہیں۔ ان کے فرزند کا نام پیر اللہ تھا اور انھیں بھی تصوف سے لگاؤ تھا۔ "معراج العاشقین" جسے ایک عرصے تک خواجہ بندہ سے منسوب کیا جاتا رہا ہے دراصل مخدوم شاہ حسینی کی تلاوت الوجود کی بے ربط تلخیص ہے۔ پانچ عناصر پچیس گن کا نظریہ خانوادہ امینیہ کی دین ہے اور شاہ تراب چشتی دکن میں چشتیہ سلسلے کے وہ آخری بزرگ ہیں جن کی شعری تخلیقات میں یہ نظریہ اپنی پوری معنویت کے ساتھ جلوہ گر ہوا ہے۔ تلاوت الوجود سوال و جواب کے قدیم طرز میں لکھی گئی ہے۔ طالب اپنے مرشد سے مختلف آیات و احادیث اور مذہبی مسائل دریافت کرتا ہے اور جواب میں مرشد ان کی وضاحت کرتا جاتا ہے۔

مخدوم شاہ حسینی کی نثر پر قدامت کی چھاپ خاصی گہری ہے۔ ان سے قبل کے بعض دوسرے مصنفین کی نثر مقابلتاً جدید معلوم ہوتی ہے۔ ان کا اسلوب بیان سنجیدہ ہے مخدوم شاہ نے تصوف کے ادق مسائل کو عوام کے لیے دلنشین اور قابل فہم بنا کے پیش کرنے کی کوشش کی ہے۔ جگہ جگہ اقوال و احادیث سے عبارت کی معنویت میں اضافہ ضرور ہوا ہے لیکن جملے خاصے بوجھل ہو گئے ہیں۔ مخدوم شاہ حسینی کی عبارتیں مذہبی اصطلاحات سے مملو ہیں۔ مصنف نے تعقید سے احتراز کرنے کی کوشش کی ہے اس کے باوجود کہیں کہیں جملے الجھ گئے ہیں۔ تلاوت الوجود میں آیات و احادیث کی کثرت ہے اور مصنف بلا تکان انھیں دکنی نثر کے ساتھ ہم آمیز کرتا جاتا ہے۔

www.taemeernews.com

تلاوت الوجود

پانچہ عناصر پانچہ فرشتے چار رتن چار نفس چار دل چار عقل چار روح. چار خطرہ چار ارشاد چار منزل چار شہادت دو مقام یوں چل کر ہیلار ہوتے تو ایسے فقیر کا مقام بی بڑا ہے. سوال طالب :۔ اسی مرشد یوں تو نزول ہوا. خدا یہاں لگ انپڑ آیا. یہاں تے خدا الگ کیوں نپڑنا؟ جواب مرشد :۔ پیر کامل ملے تو سالک کا مراد حاصل ہوتے گا. سالک پے سچا ہونا پیر کے بہانے میں ایس کوں دینا. پیر کی توں کرنا تو اوس کا مراد انہیں کہیا تیوں ہوتے گا. حدیث نبی صلعم روایت بتا لیلۃ المعراج :۔ نے احسن صورتہ نے مجھے میرے رب کوں معراج کی رات دیکھیا جیوں کی صورت میں.

سوال طالب :۔ پانچہ چیزاں کا کھو بستار؟

جواب :۔ مرشد سن اے سالک جلی نفس قلبی دل روحی روح سری سر خفی نور اس پانچہ کے پنجتن پاک کیا. سو نبی سری سو علی روحی سو فاطمہ قلبی سو حسن جلی سو حسین پانچہ وقت نماز. فجر کا نماز جلی ظہر کا نماز قلبی عصر کا نماز روحی. مغرب کا نماز سری. عشار کا نماز خفی.

سوال طالب :۔ یو تو لستاں کا ہو ابستار. تال پنجہ کے دو بات ایک موڑ سو کیا جواب.

مرشد :۔ سن لے طالب عاشق معشوق عشق. عاشق معشوق دو بات. عشق میانے کا موڑ. اے سالک عاشق اللہ معشوق محمد عشق درنو کے میانی وصل. وصل کے وقت ہوش رہنا ز مز بہوت مشکل ہے. پیر تے پانا ہے اوس کا معنا. پیغمبر صاحب فرماتے ہیں کہ "لی مع اللہ وقت لا یسعنی فیہ ملک مقرب ولا نبی مرسل" اس کا معنا یوں ہے. جو کوئی اپس کوں ...... اس کا حال ایک وقت ایسا ہوتا ہے کرنے کہ وہاں کوئی فرشتہ مقرب ہور مرسل نبیاں کوئی نہیں. اس جاگا واصل سرگردان ہے کیا معنا جواب مرشد سن اے طالب. اللہ کو بوجھیا وہاں نہیں جتنا. ایس کوں بوجھیا وہاں اللہ منتہا

www.taemeernews.com

یوں سرگردانے واصل توں ہے۔ اے سالک تو عشق کی بات پکڑ جسے عشق پیدا ہوتا ہے تو بالغ ہوتا ہے۔
"الا شیخ الا بلغ من العشق"۔ اس کا معنا شیخ بالغ نہیں ہوتا ہے۔ بغیر عشق قولہ تعالیٰ "ان ربکم اللہ الذی خلق السمٰوت والارض فی ستتہ ایام ثم استوی علی العرش"۔ اس کا معنا چھ دیس میں مندان کیا اس کا وضح تمہارے میں ہے۔ اول ذات، دوسرا نور، تیسرا سر، چوتھا روح، پانچواں دل، چھٹا نفس اے سالک دل ذاتی نور پیدا ہوا۔ نور سے سر پیدا ہوا۔ سر تے روح پیدا ہوا۔ روح تے دل پیدا ہوا۔ دل تے نفس پیدا ہوا......

سوال طالب ہے اے مرشد اول نقش، دوسرا دل، تیسرا روح، چوتھا سر، پانچواں نور، چھٹا ذات، پانچ عناصر پچیس گن پانچ ذکران ایک محبت۔ معنی پر کار کرنا۔ جواب مرشد۔ سن اے طالب جہان سوں خدا لگ اپجنے کا طریقہ یو ہے اول نقش سوں مٹنا۔ بزاں کوئی دل میں دن رہنا۔ دل پاک کر کر دل میں روح کوں پانا روح تے سر کوں پانا سر تے نور کوں کو پانا۔ اس میں ہیں ذات کیا نشانیاں جوں پھول ہے پھول میں باس ہے باس کا خانہ ہے۔ اہے بیچ کہتے ہیں۔ "من عرف" کا معنا۔ من عرف اللہ لا یقول اللہ۔ اللہ کوں جو جھیا سو نیں بولتا۔ زبان سوں اور جس کوئی اللہ بولیاں سو نیں بوجھیا سو نیں اللہ کوں ایسا لک کتاب رسالیاں میں یو سب لکھے ہیں۔ مرنیں تو مراد حاصل نہیں ہوتا اسی مرشد کامل ہونا طالب سچا ہونا تو جو نشان پاسکے گا۔ بزاں مرشد پر پرسش طالب پر گناہ نیں یوں نیں بوجھایا تو طالب اسیر ہوتا ہے۔

سوال طالب:۔ اے مرشد حدیث نبوی صلعم "الصلوٰۃ علیٰ خمس"۔ اس کا معنا انسان بوجھنے کوں پانچ پیدا ہوا سو پانچ ذکراں یو منا معلوم نہیں۔ ایسے کیوں کرنا۔
جواب مرشد:۔ سن اے طالب واجب کے زبان قلبی ممکن کہ زبان ردی ممتنع کے سری عارف کے زبان خفی اللہ کے زبان۔ اے سالک بولتے ہیں آتے۔ جیوں کرنے میں آنا کرنے میں نا کرنے میں آنے کا ہنر مرشد باج نہیں آتا۔

سوال اے طالب:۔ اے مرشد پانچ عناصراں کا پیدائش کیوں ہوا آوں کا خصم کہاں ہوا۔؟
سن اے طالب اول خالی سو دیکھ بینی کا مقام میں تے بارا پیدا ہوا بارے میں تے آگ پیدا ہوا آگ میں تے پانی پیدا ہوا پانی تے مائی پیدا ہوا۔ مائی کا جیو پانی پانی کا جیو آگ آگ کا جیو بارا بارے کا جیو خالی خالی جیو ذات قدیم مائی پانی میں خصم پانی آگ میں خصم آگ بارے میں خصم بارا خالی میں خصم خالی ذات میں خصم اے سالک پچیس گن پانچ رنگ پانچ لذت پانچ مقام پانچ دروازہ یو مرشد با معلوم ہوتا نہیں۔

www.taemeernews.com

سوال طالب :- اے مرشد پانچ فرشتے کیوں پیدا ہوئے ۔

جواب مرشد :- سن اے طالب اول عزرائیل ذاتی پیدا ہوا اس تے اسرافیل پیدا ہوا اسرافیل تے عزرائیل پیدا ہوا عزرائیل تے میکائیل پیدا ہوا میکائیل تے جبرئیل پیدا ہوا ۔ اے سالک جبرئیل آواز کوں بولتے ہیں ۔ میکائیل مطلب کوں بولتے ہیں عزرائیل ستارے کوں بولتے ہیں ۔ اسرافیل مطلب بوجھتے بارے کوں بولتے ہیں عزرائیل دیکھنے بارے کوں بولتے ہیں ۔ اس کا نزوار مرشد بغیر نا ہوے اے سالک تیرا حال بدلے گا تو توں قدیم حال کوں انپڑے گا ۔ بزاں یو دا سوں تیرے دل سوں جاوے گا ۔

سوال طالب :- اتاں نور میں کیاں ڈالیاں کا کھو بسنا کیوں ہوا ؟

جواب مرشد :- سن اے طالب ایک ذات نور سات صفات اس ہیں ڈالیاں سات صفتاں نور کی دو ڈالیاں پات یو سب خصم نیچ ہیں ۔ ذات دیکنا ، سنا ، سنگنا ، جانا ، بولنا ، لذت لینا ، بچھانا ، پکڑنا سب تے پاک ساتوں صفات لینا اس کی حالانکہ حدیث قدسی " انزل القرآن علی سبعۃ حرف " اے سالک اس کا معنا خدا دالیاں سو سات صفتاں اس سات حرفاں سو دجود کھڑا کیا ۔ اس سات حرفاں سوں سات آسماں ، سات زمیں ، سات بہشت ، سات دوزخ ، سات دریا ، سات دن کیا اول یکشنبہ ، یکشنبہ سوں دوشنبہ ، دوشنبہ سوں سہ شنبہ ، سہ شنبہ سوں چہار شنبہ ، چہار شنبہ سو پنجشنبہ پنجشنبہ سوں جمعہ ، مشغول اچھپنا اوّل ہفتہ یعنی شنبہ جمعہ پکڑنا اٹھنا چلنا ، بیٹھنا یو صفتاں ذاتی ۔ .... دیکھ ذات صفات سیں نہیں جدا ہے مشکل بوجھنا آپ خودی جب خودی سوں نکلی بہار تو تماس صفت ہوئی دیدار اے طالب رکھنا دیہاں مرشد بن نا نوتے کاں حق تے ہور یو سلسلہ تن تے چلکر دیکھ ملا ۔ طالب صادق سانچا ہوں تو تج پر تو یوں کھولیا ہوں ۔

سوال طالب :- سن اے مرشد چار دن تناں کا پرکار کیوں چل کر جانا ؟

جواب مرشد :- سن اے طالب گیان دھر چار تن کی دیتوں خبر یو تن واجب الوجود اس کا دل سنگی نفس امارہ عقل ، قیاس ، فرشتہ موکل میکائیل خطرہ نفسانی ، روحانی حیوانی مقام شیطانی راہ شریعت منزل ناسوت شہادت مبدا اس کی فعل غیر دیکنا ، غیر سنا ، غیر بولنا ، غیر کرنا ، مغروری تکبر بغض انانیت ، غیبت ، حرص ، بخل ، طمع حرام شرک کفر بہتان ، کینہ ، شہوت آزار دنیا نفل امارہ کے ہیں ۔ " قولہ تعالیٰ ان النفس لامارۃ بالسوء " اس کا معنا خدا کہیا تمنا کوں برے فعل فرمانے ہارا امارہ ہے تمہیں اس طرف نکو مہٹوں ، دوسرا تن ممکن الوجود ، اس کا مقام دل ہوا ۔ نفس لوامہ روح سفلی خطرہ ملکی فرشتہ موکل ۔ اسرافیل شہادت ، دو جدا راہ طریقت ، منزل ملکوت اس کی فعل خدا کے دوستاں سوں ملنا ، علم پڑنا

www.taemeernews.com

نماز کرنا روزہ رکھنا، نیک صحبت رہنا۔ یاد میں اچھنا سخاوت کرنا۔ فقیراں سوں محبت رکھنا، یو فعل لوامہ کے ہیں۔ اے سالک یوں آیتہ یوں ہیں۔ .... جو کوئی اپنے نفس کے بہکانے تے گذرے گا تو نور کے بہشت میں ان کا تیسرا تن ممتنع الوجود اس کا دل ظلمات نفس مطمئنہ عقل گمان فرشتہ عزرائیل شہادت عمداً منزل جبروت راہ حقیقت روح قدسی خطرہ روحانی فعل یاد بسرنا آپس میں آپی متفرق اچھنا۔ یو فعل مطمئنہ کے ہیں۔ اے سالک یو آیتہ یوں ہے قولہ تعالیٰ .... یاایتھا النفس المطمئنۃ ارجعی الیٰ ربک راضیۃ مرضیہ" اس کا معنا اے آرام پانےہارے نفس توں خدا سوں راضی ہو تجھ سوں خدا بھی راضی ہوتے گا۔ چوتھا تن عارف الوجود اس کا دل صفا نفس ملہمہ عقل گاہ فرشتہ جبرئیل خطرہ رحمانی روح علوی شہادت شہدا راہِ معرفت منزلِ لاہوت، مقام قرب۔ فعل معشوق کا مشاہدہ دیکھنا آپس کوں اپس میں بسرنا۔ وہاں کا ذوق لینا۔ یو فعل ملہمہ کے ہیں۔ نفس تے نفس کوں پہچاننا تو نفس ملہمہ رحمانی ہوتا ہے۔ یوں آیت یوں ہے۔ "قلوب المومنین بیت اللہ تعالیٰ" اس کا معنا یو دل خدا کے رہنے کا جاگا ہے۔ خدا باج دوسرا نیں اے رسالہ پیر کے زبان سوں اپنی وجود کا مطالعہ کرے گا تو اسے گمان افسوس بچتہ نا رہے۔ اسے یوں آیت کا معنا معلوم ہوتے گا قولہ تعالیٰ "کل شیئٍ ھالکٌ الا وجہہٗ" اس کا معنا جو کچھ یو دیکتا سو سب اوچہ جاتے گا۔ تو تیری بلا کی سر کیا

(تلاوت الوجود۔ مخطوطہ نمبر ۲۹ کتب خانہ سالار جنگ۔ حیدر آباد)

www.taemeernews.com

طوطی نامہ

سنسکرت کی شہرہ آفاق اور بصیرت افروز کہانیوں "شکسپ تتی" کا نخشبی نے فارسی میں ترجمہ کرکے اس کا نام "طوطی نامہ" تجویز کیا تھا۔ نخشبی کے طوطی نامے سے پینتیس ۳۵ کہانیوں کو منتخب کرکے سید محمد قادری نے سلیس فارسی میں اس کا خلاصہ قند مکرر کے طور پر پیش کیا تھا۔ دکن کے کسی نامعلوم مصنف نے سید محمد قادری کے اس "طوطی نامہ" کو دکنی میں منتقل کر دیا ہے۔ اس کا سنہ کتابت ۱۱۴۲ھ مطابق ۱۷۲۹ء ہے۔ مصنف کے نام اور حالاتِ زندگی کا پتہ نہیں چلتا۔

قصہ اوّل در پیدائش میمون و عاشق شدن برخجستہ

ایک دولتمند اگوکے کہ احمد سلطان نام رکھتا تھا بہوت مال و متاع و بہوت لشکر و لک گھوڑے ایک ہزار پانصد ہاتی دو صواد ثان بو جا اوکھانے بارے اس کے نزدیک حاضر تھے لیکن اسکوں ولیاد نہیں تھا۔ وہ ہمیشہ خدمت میں خدا پرستاں کے جاتا تھا۔ وہ صبح شام واسطے اولیاد کے دعا منگتا تھا۔ آپ کچھے لیکن روزے خدانے بادشاہ یہاں ایک لڑکا خوبصورت و آفتاب چہرہ و ماہ جبیں اسکے تئیں بخشا۔ تب او بادشاہ اس خوشی سوں شگفتہ دل ہو کر کیتے ہزار روپیہ درویشاں اور فقیراں کوں خیرات کیا اور تین مہینے تک دنیا داراں و امیراں و دانایاں و فاضلاں و استاداں کوں اس شہر کے ضیافت کیا و خلعتا بھاری قیمت کے دیا۔ جب لڑکا سات برس کی عمر کا ہوا استاد کامل کے نزدیک پڑنے بٹھایا۔ اور لڑکا تھوڑے روز میں الف و آمدن نامہ و انشاء ہرکرن و گلستاں و بوستاں و جامع القوانین و انشاء ابوالفضل و یوسفی و رقعاتِ جامی تحصیل کیا بلکہ عربی و فارسی کچھ باقی نہیں رکھا و قاعدہ نشست و برخاست مجلس بادشاہی و قانون گفتار و رفتار بزم شاہنشاہی سیکیا اور نظم

www.taemeernews.com

میں بادشاہ اور خاصگان درگا کے پسند آیا. تب بادشاہ اس فرزند کا نام میمون رکھا. اور ایک عورت ماہ بدن خورشید رخسار کی شادی کر دیا. نام اس عورت کا قبتہ تھا. درمیانے تجستہ و میمون کے دوستی زیادہ ہوئی جیسا کہ ہر روز ہور صبح و شام یکجا کار ہتے دیکجا سوتے دیکجا گا بیٹھتے. میمون یک روز پالکی سوار ہو کر واسطے تماشائے بازار کے گیا اور وہاں دیکھیا کہ ایک شخص بازار میں طوطے کا پنجرہ ہات میں لے کر کھڑیا ہے میمون طوطا بیچنے ہارے کے تئیں پوچھیا. اس طوطے کی قیمت کیا ہے. طوطا بیچنے ہارا جواب دیا کہ اس کا مول ہزار ہون ہے. میمون سن کر کہا کہ ایک مٹھی پر دیگر نوالہ بھر کون ایتا مول دے گا. طوطا بیچنے ہارا جواب دینے نہیں سکیا اس وقت طوطا جواب دیا کہ اے دولت مند مجھے مول نہیں لیا تو بہوت قباحت ہے بعد ازاں طوطا جواب دیا کہ اے خوش جمال والے دولت مند صاحب کمال اگرچہ میں تیری نظر میں موٹھی پر دستا ہوں لیکن عقل و دانائی سوں اوپر آسمان کے اوڑتا ہوں اور خوش گفتار شیریں سخناں میرے سن کر تعجب کرتے ہوتے ہیں اور ادنیٰ ہنر میرے میں ہے کہ کام آگو کا ہونے ہارا خوب پچھانتا ہوں. میں اب کہ سوداگراں کابل شہر کے آتے ہیں واسطے مول لینے سنبل کے اور تمام سنبل اس شہر کا مول لے کر دیکھیا کا جمع کر کر رکھ...... او سوداگراں آتے بعد ازاں آنے کتیں بیچ. اس سوداگر سوں تجے بہوت فائدہ ہوئے گا. میمون سخن طوطے کا سن کر نقد یک ہزار ہون مول دے کر اس طوطے کوں لے کر اپنے گھر کوں گیا اور اپنے شہر کا تمام سنبل منگا کر اس کا مول پوچھیا. دوکانداروں اس سنبل کا مول دس ہزار ہون بولے اس وقت نقد دس ہزار ہون اس کا مول دے کر اس سنبل کوں ایک جاگا حفاظت سوں رکھیا. بموجب قول طوطے بولے موافق سوداگر کابل شہر کے پہونچے اور دوکانداں سوں مانگے. دوکانداراں تمام کہے کہ سنبل ہمارے نزدیک نہیں ہے. تمام سنبل ہمارے شہر کا میمون مول لے کر رکھیا ہے. بعد ازاں تمام سوداگراں مل کر گھر میمون کے آتے. و تمام سنبل پچاس ہزار ہون کوں مول لے کر اپنے شہر کوں گئے پیچھے میمون سخن پر طوطے کے بہوت خوش ہو کر یک شارد کہیں. مول لے کر نزدیک طوطے کے رکھیا واسطے وحشت تنہائی کا اس کے دل سوں نکل جاوے اور طوطا اور شارد کہ دونوں مل کر خوش رہیں جیسا کہ بزرگان فرماتے ہیں.

کند ہم جنس با ہم جنس پرواز
کبوتر با کبوتر باز با باز

یک روز میمون تجستہ سوں کہا کہ دل میرا چاہتا ہے کہ سفر دریا اور ملکان اور بندراں کا کر کر. ازاں بعد وقت تیرے تئیں کام ایک در پیش ہوتے سواتے مصلحت طوطی اور شارد کے مت کر

www.taemeernews.com

اس طرح سخناں بول کر مسافرت گیا۔ میمون گئے بعد خجستہ بہوت غم کرنے لگی اور جدائی سوں شوہر کے راتوں کو ناسوتی اور کھانا نئیں کھاتی۔ طوطا کے طرح قصے اور کہانیاں بہتر بول کر خجستہ کے دل کوں خوش کرتا۔ پچھے چھ مہینے کے یک روز خجستہ نہا کر چہرہ اپنے کتیں سنوار کر مہاڑی پر سوار ہو کر دریچے مہاڑی کے تماشے کو جھانکا کرتی تھی۔ یک بادشاہ ہزارہ دوسرے شہر کا واسطے سیر کے اس شہر کوں آیا تھا۔ او نے خجستہ کا چہرہ دیکھ کر دیوانہ ہوا و خجستہ بھی اس کوں دیکھ کر عاشق ہوئی۔ اور پادشا ہزادہ یک عورت کٹنی کوں بولا کر اس کے ہات نزدیک خجستہ کے پیغام بھیجا کہ یک رات میرے نزدیک آتے گی تو عوض میں ایک انگوٹھی لاک ہون کی مول کر تجے دیوں گا میں۔ او کٹنی آکر پیغام پونچائی۔ اول سن کر نا منظور کیے بعد از ورغلانے سوں کٹنی راضی ہو کر جواب اس کا کہلائی کہ آدھی رات کے وقت تمہارے حضور میں آونگی میں۔ جب رات ہوئی خجستہ لباس بہتر پہن کر روبرو شارو کے آئی اور اوپر کرسی کے بیٹھ کر اپنے دل میں اندیشہ کی میں عورت ہوں۔ شارو بی عورت ہے۔ البتہ سخن میرا سنے گی اور شاہزاد کے نزدیک جانے کوں حکم دے گی۔ اس اندیشہ سوں تمام کیفیت روبرو شارو کے ظاہر کی۔ شارو سن کر نصیحت کی کہ ایسا کام نہ کرنا کہ تمہاری قوم میں جو کہ سخت عیب اور شرم ہے اس واسطے کہ عشق خجستہ پر غالب تھا منع کرنے سوں شارو کے غصہ بہوت آیا پنجرے میں سوں شارو کتیں باہر نکال دونوں پانواں شارو کے ہاتوں مضبوط پکڑ کر اسیا اوپر زمین کے ماری کہ جان شارو کا نکلیا اور مر گئی۔

ا ۔ ق

(طوطی نامہ۔ مخطوطہ نمبر: ۲۰۳۳۴ ر ۸۹۱۔ کتب خانہ جامعہ عثمانیہ)
م ن ــ ط (مکتوبہ سنہ ۱۱۴۳ھ مطابق سنہ ۱۷۲۹ء)

www.taemeernews.com

سنگھاسن بتیسی

سنگھاسن بتیسی ان نثری داستانوں میں سے ایک ہے جو مدراس کے فورٹ سینٹ جارج کالج کے مصنفین کی یادگار ہیں۔ یہ کالج انیسویں صدی کی ابتدائی دہائیوں میں دکنی ادب کی ترویج و اشاعت کا اہم مرکز بنا ہوا تھا۔ سنگھاسن بتیسی کا مترجم اس کالج کا کوئی نامعلوم مصنف ہے۔ جس کے حالات زندگی اور نام سے ہم ناواقف ہیں۔ مخطوطے میں آغازِ داستان سے قبل مصنف کا یہ بیان موجود ہے کہ اس نے فارسی شاہ نامے کو جو چتر بھوج داس کا کارنامہ ہے عام فہم اور آسان "دکھنی زبان" میں ترجمہ کرکے پیش کیا ہے۔ سنگھاسن بتیسی دراصل سنسکرت سے ماخوذ ہے۔ موسوم کیا گیا ہے۔ اکبر کے عہد میں بھوج داس کا سیتھ نے جو فارسی ترجمہ شاہ نامہ کے نام سے کیا تھا سنگھاسن بتیسی اسی کا ترجمہ ہے "دکرم چرتر" سے "سنگھاسن بتیسی" بتیس کہانیوں پر مشتمل ہے۔ ان کہانیوں میں راجہ بکرماجیت کے عدل و انصاف، رعایا پروری، شجاعت اور جود و سخا کے قصے اس کے تخت کی پتلیاں بیان کرتی ہیں۔ مخطوطے کے ترجمے سے ظاہر ہوتا ہے کہ اس داستان کی کتابت ۱۷ صفر ۱۲۱۵ھ مطابق ۱۸۰۰ء میں مکمل ہوئی تھی۔

حکایت پتلی اول

جب راجہ بھوج تخت کے تئیں طرف دھار انگر کے لے گیا یک باندی خبردار کو بلا کر ساعت حاصل کیا کہ اوس تخت پر بیٹھے، یک پتلی نام اس کا چمپیا تھا یک مرتبہ کہی کہ اے راجہ بھوج یہ تخت راجہ بکرماجیت کا ہے جو کوئی مانند اوس راجہ کے سخاوت کرے وو لایق ہے کہ اس تخت پر بیٹھے۔ راجہ پوچھیا وو حقیقت سخاوت کی کس طرح سی ہے۔ تب پتلی کہی کہ اوجین نام شہر کلاں ہے۔ نہایت آباد و خوش آب و ہوا رکھتا ہے اور حویلیاں لوگوں کی بہوت رنگین اور صفائی سے آراستہ ہیں۔ اس جگہ کے نہایت خوش وقتی اور

www.taemeernews.com

جمیعت سے رہتے ہیں اور حلقہ اوس کا مانند فولاد کے استواری اور سستی اوس کو بہت بہتر اور نادر ہے۔ یک مرتبہ اس شہر میں راجہ کے فرزند کے شادی شروع ہوئی اس وقت راجہ بکرماجیت حقیقت شادی کے اطراف کے راجوں کو لکھا تب راجہ ملکون کے نامی مبارکبادی کے اور تحفے واسطے دینے کے راجہ بکرماجیت کے خدمت میں بھیجا اس طرح راجہ یک نامہ جب دریا پر لکھا تب دریا اس کی صورت لے کر باہر آ ئی اور وو نامہ اپنے سر اور آنکھوں پر رکھی اور بہوت خوشحالی کے ہمراہ قاصد کے چار لعل تحفہ بیش قیمت کی روانہ فرمائی اور حقیقت ہریک لعل کی جدا جدا بیان کردی۔ جب قاصد وہاں سے رخصت ہو کر راجہ کی خدمت میں آیا اور کہا کہ یہ چار لعل دریا نے نظر بھیجی ہے اور تاثیر ان لعلوں کی بہوت نادر ہے۔ تب راجہ فرمایا کہ اے قاصد خاصیت ان لعلوں کی بیان کر تب قاصد عرض کیا کہ فلانی لعل یہ خوبی رکھتا ہے۔ جس قدر کہ ہاتی اور گھوڑے اور اونٹاں گوسفنداں اور گایاں اور بھینسیاں جس چارپایوں سے طلب فرمادیں اسی وقت حاصل ہوتا ہے اور دوسرا لعل یہ قدرت رکھتا ہے جہاں تک چیزاں کھانے کے کیا جنس طعام اور کیا جنس میوؤں سے دنیا میں پیدا ہوتے سب حاضر کرتا ہے اور تیسرا یہ خاصیت رکھتا ہے جس طرح کا کپڑا رنگین اور سفید اور کیا خاصہ در ململ اور کمخاب اور مخمل اور بانات اور فرش ضرور ہوں یک لحظہ میں حاصل ہوتا ہے۔ اور چوتھا لعل یہ تاثیر رکھتا ہے کہ جو کچھ سونا اور روپا لعل جواہر اور یاقوت اور گوہر تانبا اور پیتل جست اور لوہا درکار ہووتے اسی ساعت موجود ہوتا ہے۔ قاصد جب روبرو راجہ کے یہ خاصیت ظاہر لعلوں کے تفصیل سے ظاہر کرتا تھا اس وقت یک برہمن پریشان احوال اور بہوت مفلس نزدیک راجہ کے آیا اور موں طرف آسمان کے کیا اور عرض کیا کہ اے راجہ مہاراج ہریک لڑکی لایق شادی کے رکھتا ہوں میں اور چاہتا ہوں کسی کو نسبت کردیوں لیکن سامان اور سرانجام اس کا نہیں رکھتا ہوں اس واسطے عاجز ہوں اور راجہ کی خدمت میں انجام لایا ہوں اگر راجہ کے فضل سے مقصد کو پہونچوں رات اور دن دعا کرتا رہوں۔ راجہ یہ بات سنا اور دل میں اندیشہ کیا کہ ایک لعل ان چارو لعلوں سے برہمن کو دیودوں۔ میں کے دل برہمن کا خوش ہوتے تب راجہ حکم کیا کہ یک لعل ان لعلوں سے جو تیری خاطر میں بہتر آدے اٹھالے وو برہمن تعریف لعلوں کی جدا جدا سنا تھا دل میں تجویز کیا کہ کونسا لعل لیوں میں پیچھے اس اندیشے کے جواب دیا اگر مہاراجہ حکم فرماتے میں تو گھر میں جاکر مصلحت پوچھتا ہوں اور پھر خدمت میں آکر عرض کرتا ہوں۔ راجہ فرمایا یہ بہوت بہتر ہے۔ تب برہمن رخصت ہو کر اپنے گھر کو آیا اور عورت و فرزندوں سے حقیقت لعلوں کے ظاہر کیا اور مصلحت پوچھا کہ تمہارے تئیں کونسا لعل خوش آتا ہے۔ ظاہر کرد تا کہ راجہ سے مانگ کردوں۔ تب ایک فرزند نے کہا جو لعل کے ہاتی اور گھوڑے اور چارپائے لیتا ہے وو

www.taemeernews.com

لعل بہتر ہے۔ دوسرا فرزند کہا جو لعل کے کپڑے رنگین اور سفید موتی اور ریشمین بخشش کرتا ہے وو لعل خوشتر ہے۔ اور لڑکی برہمن کی یوں کہی جس لعل سے چیزان کھانے کے حاصل ہوتے ہیں وو لعل افضل ہے اور عورت کہی کہ جس لعل سے روپا اور سونا ملے وہ بہوت نادر ہے۔ تب برہمن دیکھا کہ مصلحت کسی کے موافق نہیں کرتے ہیں وہاں سے اٹھا اور بہت جرئت سے آگے راجہ کے گیا اور التماس کیا کہ اے مہاراج مصلحت کسی کی قرار نہیں پکڑتی ہے اس صورت میں جو لعل اپنی مبارک ہاتھوں سے عنایت فرمادے وہ میرے حق میں غنیمت ہے۔ راجہ اس بات سے بہوت خوش ہوا اور اپنے عنایت اور شفقت سے پوچھا کہ اے برہمن راست کہو کہ لوگ گھر کے کیا مصلحت کیے۔ تب برہمن تمام حقیقت اوّل سے آخر تک مفصل روبرو راجہ کے عرض کیا۔ اس وقت راجہ بکرماجیت ہنسا اور چاروں لعل برہمن کو عنایت کیا۔ پتلی کہی کہ اے راجہ بھوج جو کوئی اس طرح کی سخاوت اور اعلیٰ ہمتی رکھتا ہو وہ لایق ہے کہ اس تخت پر بیٹھے۔ راجہ بھوج اس پتلی سے حقیقت سنا اور بہوت محظوظ ہوا۔

(مخطوطہ نمبر ۲۲ کتب خانہ سالار جنگ۔ حیدر آباد۔ سنہ کتابت ۱۲۱۷ھ مطابق ۱۸۰۲ء)

www.taemeernews.com

ملکہ زمان وکام کندلہ

یہ داستان فورٹ سینٹ جارج کالج سے وابستہ کسی مصنف کی ادبی کاوش ہے۔ اس کا ایک مخطوطہ کتب خانہ سالار جنگ حیدر آباد میں موجود ہے۔ داستان کے مصنف اور سنہ تصنیف کا پتہ نہیں چلتا۔ البتہ ترقیمے سے ظاہر ہوتا ہے کہ اس کا سنہ کتابت ۱۲۳۴ھ مطابق ۱۸۱۹ء ہے۔ جس سے ہم اس نتیجہ پر پہنچتے ہیں کہ داستان ملکہ زمان وکام کندلہ، یا تو ۱۸۱۹ء میں لکھی گئی تھی یا یہ اس سے قبل کی تصنیف ہے۔ کے الفاظ یہ ہیں۔ " تمام شد بتاریخ یازدھم رجب ۱۲۳۴ء " یہ مخطوطہ (۹۲) ورق یعنی ایک سو چوراسی صفحات پر مشتمل ہے اور داستان کو مصنف نے چودہ مختلف عنوانات سے مزین کیا ہے۔ "حکایت" کی سرخی سے بادی النظر میں ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اس میں مختلف حکایتیں جمع کردی گئی ہیں۔ لیکن یہ ایک مسلسل داستان ہے جس میں ہر عنوان قصے کے ایک نئے موڑ کی ترجمانی کرتا ہے۔ اس کی اصل "جواہر سخن" فارسی میں ہے۔ اس داستان کے قصے کا قصہ ماد ھونل وکام کندلہ سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ تمہید میں مصنف نے لکھا ہے کہ "جواہر سخن" نظم میں ایک "قصہ عجیب" ہے اور وہ اسے نثر کے قالب میں ایسے انگریز سرداراں والاشان" کے لیے ڈھال رہا ہے جو "نو آموز" ہیں۔ مصنف نے اپنی نثر کو "کرناٹکی محاورے" سے تعبیر کیا ہے۔

پہلی حکایت شہزادہ پیدا ہوا سو بیان ہے

کہتے ہیں کسی ملک میں ایک شہر کام آباد ہے۔ وہاں کے بادشاہ کا نام کام بخش او بادشاہ بڑا عادل اور شجاعت سخاوت میں بی نظیر، اس عصر کے بادشاہاں اور سلاطیناں پر جمیع امور سے بزرگی رکھتا تھا ملک اور خزانہ اور لشکر زیادہ تھا مگر کوئی اولاد اس کو نہ تھی۔ اس کو یک وزیر تھا او بھی لاولد، وزیر اور

www.taemeernews.com

بادشاہ رات دن درگاہ الہی میں اپنے کو فرزند ہونے کی خاطر دعا مانگتے اور فقیراں سے اعانت چاہتے۔ مدام۔ درویشاں اور مساکین کی خدمت گزاری کرتے۔ کتیک روز کے بعد خدا کا فضل وزیر اور بادشاہ پر ہوا۔ ہر دو کی عورتاں کیتیں حمل رہا اور دونو کو فرزنداں تولد ہوتے۔ بادشاہ اپنے فرزند کا نام کامران رکھا۔ وزیر اپنے نور چشم کا نام سنج رکھا۔ دونو یک جگہ پرورش ہونے لگے۔ شہزادہ وزیرزادہ جب پانچ برس کے ہوئے تب استاد کے پاس علم اور ادب سکھانے بیٹھائے۔ چند روز میں دونوں علم حاصل کیے۔ وزیرزادہ شہزادہ کے تئیں بہت شرارت سکھانے لگا۔ استاد بادشاہ کے حضور میں عرض کیا۔ شہزادہ وزیرزادے کی سنگت سے نہایت شریر اور روز بروز بے ادب ہوتا ہے۔ اب دونوں کے تئیں یک جا ملا نا رکھنا ہر ایک کو علٰحدہ کر رکھنا بادشاہ وزیر سے کہا تیرا فرزند بہت شرارت شہزادہ کو سکھاتا ہے۔ دونو کو مل رکھنے میں مصلحت نہیں ہے۔ کسی مکان میں لے جا کر علٰحدہ رکھ اور دوسرا استاد مقرر کر۔ وزیر آداب تسلیمات بجا لا کر حکم کے موافق دوسرے استاد کے پاس لیجا کر بٹھلایا۔

دوسری حکایت شہزادہ نامہ وزیرزادے کے نام سے لکھتے ہیں

جب شہزادہ اور وزیرزادے میں چھڑات پڑا طرفین نہایت مکدر ہو بیقرار ہوئے ہر ایک کے دل میں ملنے کی تمنا اسی تھی خواب خور فراموش کر رہی تھی۔ ایک روز بڑے اشتیاق سے شہزادہ نامہ درد جدائی کا لکھ وزیرزادے کے پاس روانہ کیا۔ اس نے نامہ لے کر بہت خوش ہوا پڑا۔ مضمون معلوم کیا۔

تیسری حکایت وزیرزادہ شہزادے کا جواب لکھ روانہ کرنا

وزیرزادہ شہزادہ کا نامہ درد سوز کا پڑ نہایت رونے لگا اور اپنا درد غم جدائی اس طرح لکھا کہ جب سے تجھ کو چھوڑ کر جدا ہوں خواب خور مجھ پر حرام ہے۔ رات دن ایسا گذرتا ہے مانند سال و ماہ کے۔ اگر ہم اس شہر میں تمامی عمر رہیں گے تو بھی ملنا نہ ہوگا۔ کس واسطے اپنی عمر عزیز اس قید میں پڑ کر گرفتار رہنا بہتر ہے کسی ملک طرف روانہ ہو جانا اور تقدیر آزمائی اپنی کرنا۔ معلوم نہیں تقدیر کس طرح سے ہمیں امتحان کرنا بہتر ہے۔ اگر مرضی سفر کرنے پر ہے تو اول مجھ کو اطلاع دینا میں سفر کا اسباب تیار کروں گا۔ اس طرح سے لکھ روانہ کیا۔ شہزادہ وزیرزادے کا خط دیکھ بسیار خوش ہو لکھا ہے۔ مدت سے خواہش تھی ملک کا سیر کرنا تنہائی کے سبب سے قصد نا کیا۔ اگر تیرے سریکا رفیق ہمراہ ہوتا ہے تو سفر کرنا کچھ بڑا کام نہیں ہے۔ اگر مرضی اپنی لکھی موافق سفر کرنے پر ہے فلانی روز شب کا وقت تیار ہو کسی جا ٹھہر رہا تو میں بھی ہر طرح قید سے رہائی

پا تیرے نزدیک اسی وقت حاضر ہوتا ہوں. جب اس طرح یہ نامہ پیام ہوا ایک روز روانگی مقرر پائی.

چوتھی حکایت شہزادہ اور وزیرزادہ مل سفر کرنا اس بیان میں ہے

روایت کرنے والے اس طرح بیان کیے. آب خور بر ایک جا ہے لشے پر زنجیراں میں جکڑ رکھے تو وہ شخص نہ ٹھہرتا ہے. جب شہزادے اور وزیرزادے کا آب خور اٹھا ویسی قید شدید میں سے ہر دو رہائی پا روانہ ہوئے کہتے ہیں شہزادے اور وزیرزادے میں شرط استوار سفر کا ہوا تھا. وزیرزادہ اسی شب کو قید خانے سے اپنے گھر میں جا کچھ زر جواہر موافق خواہش اپنے ہمدست کر گھوڑوں کے طویلے میں بخاطر خواہ دو گھوڑے تیار کر ایک پر سوار ہو دوسرا گھوڑا ہاتھ میں پکڑ روانہ ہوا. اس جا شہزادے کی انتظاری کرتا رہا. تھوڑے وقت بعد شہزادہ پہرے والوں کو داؤ دے قید سے نکل روانہ ہو وزیرزادے پاس گیا وزادہ شہزادہ پہنچ گھوڑے سوار ہو ہر دو بیابان کی راہ لی. گھوڑے دوڑاتے تر وقت بہت دور جاتے رہے ہر ایک کے دل میں اندیشہ تھا اپنے نکلنے سے وزیر و بادشاہ واقف ہو کر پکڑ لانے خاطر البتہ کسی کو روانہ کریں گے. یوں سمجھ کر بارے سر یکا ہر دو صحرا اور بیابان کا راستہ پکڑ کہیں نا ٹھہر چلے جاتے تھے. ایسے میں صبح ہوا تب بھی وہ مسافر کسی جگہ نا بیٹھ چلے جاتے تھے. جب دوپہر ہوتی آفتاب نہایت گرم ہوا اور دھوپ ایسی سخت پڑنے لگی شہزادہ ناز پرور بیتاب ہو. پھول سر یکا کملا گیا اور وزیرزادے سے کہا پیاس بڑی لگی ہے. تھوڑا پانی دے. اس نے ایک چھاگل بھر کر پانی ہمراہ لے کر آیا تھا. ایک پیالہ آب بھر کر دیا. تھوڑے وقت بعد شہزادہ پھر پیاس سے بیتاب ہو پانی درخواست کیا. اس نے پانی دیگر بار دیا. غرض جیوں جیوں راہ چلتے تھے تیوں تیوں شہزادہ تشنہ ہو پانی طلب کرتا جاتا تھا کتیک وقت میں چھاگل کا پانی تمامیت کو پہونچا. شہزادہ نپٹ تشنہ دہاں ہو پانی مانگا. وزیرزادہ عرض کیا چھاگل کا پانی تمام ہوا. کسی جا دیکھ بھر لاتا ہوں. شہزادہ غصے میں آ کر وزیرزادے پر شمشیر کھینچ کر آیا. اس نے ہاتھ باندھ کر کہا آپ یہاں کھڑے رہتے ہو تو میں شتابی کہیں سے پانی پیدا کرے آتا ہوں. اس طرح کہہ اس نے کسی سمت گھوڑا دوڑاتا ہوا چلا گیا. تھوڑی دور گئے پر ایک ندی نظر آتی. ہر دو کنارے ندی کے جا کھڑے ہوتے. وزیرزادہ گھوڑے سے اتر ایک پیالہ پانی بھر شہزادے کو دیا. اس نے بہت دقت سے تشنہ لب ہو رہا تھا پانی منہ میں لیا منا تھوک دے.
وزیرزادے سے کہا اس پانی میں کچھ بدبو آتی ہے. وزیرزادہ کہا خس و خاشاک یہاں پانی میں زیادہ ہے اس سبب سے بدبو آتی ہوگی. دوسری جگہ سے پانی لاتا ہوں.

(دلکز زمان ہو کام کندر مکتوبہ ۱۲۲۲ھ مطابق ۱۸۰۷ء مخطوطہ نمبر ۲۵ نثری افسانے کتب خانہ سالار جنگ حیدرآباد)

www.taemeernews.com

محمد ابراہیم بیجاپوری

بیجاپور یا مدراس کے تذکروں سے ابراہیم بیجاپوری کے حالاتِ زندگی پر روشنی نہیں پڑتی۔ محمد ابراہیم کے والد ملک حسین خان تھے۔ ان کے دادا شیخ محمد بیجاپوری غالباً فوج میں ملازم تھے اور "جمعدار" کہلاتے تھے۔ شیخ محمد کے خاندان نے کب ترکِ وطن کر کے مدراس کا رخ کیا تھا اس کے بارے میں قطعیت کے ساتھ کچھ نہیں بتلایا جاسکتا۔ مدراس میں ابراہیم بیجاپوری نے پہلے ایک انگریز "طہامس ہنری منک" کی ملازمت اختیار کی اور درس و تدریس کے کام پر معمور ہوئے۔ ہنری منک کی فرمائش پر ابراہیم بیجاپوری نے "دکن انجمن" کے نام سے "انوار سہیلی" کا دکنی زبان میں ترجمہ کیا تھا۔ ابراہیم بیجاپوری فورٹ سینٹ جارج کالج سے بھی وابستہ تھے۔ ان کی دکنی "انوار سہیلی" نے جنوبی ہند میں غیر معمولی مقبولیت حاصل کی۔ چونکہ یہ ترجمہ فورٹ سینٹ جارج کالج کے انگریز فوجی افسروں کے لیے کیا گیا تھا اس لیے کالج کے انتظامی بورڈ نے کالج کے پریس میں اسے بڑے اہتمام سے ۱۸۲۴ء میں شائع کروایا تھا۔ بلوم ہارٹ نے انڈیا آفس کے ہندوستانی مخطوطات کی فہرست میں اس کی تاریخ تالیف ۱۸۲۳ء بتائی ہے۔

www.taemeernews.com

دکنی انوار سہیلی

جب میں نے اپنا عجز و انکسار بتلایا تب حضرت دل سے خطاب مستطاب ہوا کہ اے میاں محمد ابراہیم بن ملک حسین خاں بن شیخ محمد بیجاپوری جمیدار دکھنی ہزار سواری تو نے کہا کہ اگر کسو نے مجھ سا فقیر زماں اور کسیفِ دوراں اس جہان بے پایاں میں بغور تمام ملاحظہ کیجیے تو اس کا دستِ ارادت دامنِ مقصود تک نہ پہنچے.......... فارسی انوار سہیلی کے تمہیدات مسلسل وغلیات مفصل کو بعینہ زبان دکھنی میں ترجمہ کرے تب وہ صاحب عالی مناقب فرمائے کہ اس امر شائستہ کار بائستہ سے سردارانِ ذی شان و حاکمان زمان کی خدمت میں باعث نام آوری ہوگی اور زبانِ مذکور بھی از سرِ نو زندگی پائے گی. پس یہ ہیچمدان اس بات کو مغتنم سمجھا اور فرمائش سردار کی قبول کیا. اب اس خیر سگالی کی رشتہ شرم تیرے بات ہے. توقع ہے اس کتاب کو زبان دکھنی میں کہ عوام الناس اس ملک کے ہزاری اور ہزاری عورت اور مرد اور چھوٹے اور بڑے بولتے چالتے ہیں. زیب تسطیر فرمائیں گے تاکہ باعث میری نام آوری کا ہو اور موجب تیرے کارگذاری کا. زبان کہیار گی جوش ہول دہر اس سے چونک پڑی. تب میں سائل ہوا کہ اس کتاب کا نام کیا رکھا چاہیے. وہ کہے دکن انجمن نام شائستہ و اسم بائستہ ہے تب میں نے وہی نام رکھ دیا اور خدا کا شکر کیا........ حسب فرمائش تین سال تک دامنِ رفاقت نہیں چھوڑا......... شبانہ روز یہی کام تھا کہ باہم کوچہ گردی کیا کریں اور ہر ایک گویائی سے عادات غیر مسموعات لیا کریں. کمال جد و جہد و تلاش بعد سے شب بخور و خواب گذرتی تھی اور روز پر اضطراب۔

یہ عاصی زبان سے سائل ہوا کہ اے مہربان الفاظ کلیلہ و دمنہ تانیث ہے یا تذکیر اس نے جواب دی یا اہلِ ہندان کو تذکیر سے محاورہ کیے ہیں. اہل دکن تانیث سے برتے ہیں. اس کا کچھ مضائقہ نہیں کیونکہ اکثر اہل ہند و دکن میں اختلاف تانیث و تذکیر ہوا ہے. چنانچہ "پھول بن" "گلشن عشق" "منطق الطیر

www.taemeernews.com

"یوسف زلیخا" کے مطالعے سے معلوم ہوئے گا۔ لہٰذا الفاظ کلیہ و دمنہ کو زبان دکنی میں تانیث سے برتا گیا۔ غرض زبان کو دکنی گویائی میں کام تھا اور بندے کو لکھنے میں تمام زبان کہتی تھی اور میں لکھتا تھا۔

شروع قصے کا

چین کے ملک کے اور س چورس میں ایک بڑا بادشاہ تھا اس کا نام ہمایوں فال ہور اسے ایک بڑا پکا وزیر تھا اس کا نام خجستہ رائے۔ ہمایوں فال ایک بار خجستہ رائے کو ساتھ لے کر شکار کو گیا وہاں سوں الٹے تو دھوپ بڑی تھی۔ ایک پہاڑ کی لانی پو جھاڑاں تھے۔ چھاؤں کی خاطر خجستہ رائے کو ساتھ لیکر اس چھاؤں کے لیے جا بیٹھا ہور دیکھا تو کیا کہ ایک جھاڑ سکا کھوڑ کا ہور ہرا ہو گیا ہے۔ اس کے اندر شہد کی مکھیاں پولی بندے اندر گھستے اور بہار نکلتے ہیں۔ ہمایوں فال خجستہ رائے سوں پوچھا یہ کیا ہونگا۔ نے بولیا یہ شہد کی پولی ہے۔ پادشاہی علمار فضلا سگل ان کے یہاں ہے۔ جمشید نے پادشاہی کرنا ان کا سوچ سیکھا۔ ہمایوں فال بولیا ارے میاں وزیر دنیا بڑی کھٹ کھٹ کی ہے۔ اس سوں بہتر ہے کہ سب چھوڑ دے کر کونا پکڑنا خجستہ رائے بولیا تمہارے سوں عالم کا بھلا ہوتا ہے تم نا کونا پکڑ کر کیا نفع۔ عدالت سوں پادشاہی کرے تو دنیا میں ہور دیں میں دونوں جگہ بھلائی ہے۔ پادشاہ کو ضرور ہے کہ عقلمنداں کو جڑا کر ان کی عقل کے موافق پادشاہ کا مان کرنا جیسا کہ ہندوستان کا پادشاہ رائے دابشلیم نے بیدپائے حکیم کی عقل پو چلے جاتا تھا۔ ہمایوں فال دابشلیم ہور بیدپائے حکیم کی بات سنیچ خجستہ رائے سوں پوچھا کہ مجھے بڑی ارمان ہے کہ اس کا کیا احوال ہے سونستا توں یہ کیا بیوار ہے سو سگل پچر کر بولی۔

آغاز داستان رائے دابشلیم و بیدپائے حکیم

خجستہ رائے بولنے لگیا میں سینا ہوں کہ ہندوستان کے ملک میں ایک بڑا پادشاہ تھا۔ اس کا ناؤں رائے دابشلیم۔ اونے بڑی عدالت ہور حکومت والا تھا۔ ایک دن عقلمنداں میں بیٹھا تھا وہاں عقل کے بڑے بڑے باتاں چلتے تھے۔ ہور انسان میں ایسے ایسے چالاں ہوتا کر کو بولتے تھے۔ یہوں باتاں کرتے کرتے داں دھرم کی بات نکلی۔ سگل یک منھ ہو کر بولنے لگے۔ داں دھرم کی کرنی سب نیک چالاں سوں بھلی ہے۔ دابشلیم اس بات کو پسند کیا ہور اس دن جتنے غریب غربا تھے ان کو ایسا نواز دیا کہ کچھ بولے نئیں جاتا جب رات کو بچھانے پر سو گیا تب خواب میں دیکھا تو خدا کی راہ پو خیر خیرات بہوت کیا۔ فجر یچ یہاں سوں تلانے کدھن جا وہاں اتا خزانہ ہے کریں کیا بولوں اسے توں لاتے۔ اے دابشلیم فجر یچ

www.taemeernews.com

ہشیار ہوکر نہا دھوکر سواری سوں تلاشے کدھن چلایا۔ بستی سوں پہاڑ کے دامن میں جنگل پکڑ کو چلایا
تو وہاں ایک بڑا ڈونگا غار دسیا اسکے کنڑے کے پو ایک بزرگ بیٹھا تھا۔ بادشاہ دل میں اس سوں مل
بیٹھا کر سو جھانسا۔ اُو نے اس بات کو جان لیا کہ سوچ بولنے لگیا کہ مجھ غریب پو مہر کرنے کو آئے تو
بہت بھلا ہے۔ بادشاہ اس کے جا کر میرے خاطر خدا کے پاس دعا منگ کر کو بولیا جب چلانے کھڑا رہا
تب فقیر بولیا میرے کنے تمنا دینے کو دیسی کچھ چیز نہیں دلے میرے باپ کا بسنا ر خزانہ یہاں گڑیا ہے اسس
نورتن بھی بستا رہیں مجھے کیا کرنے تمہیں لے کو گئے تو میری بڑی خوشی ہے اچھا کر کو ادے کھودنے خاطر
بول دیا۔ بیلداراں آکر کھودنے لگ گئے۔ انگشت بھیا لکا ہوا ہزاراں نورتن کے صندوقاں نکلے۔ بادشاہ
اسے سب کھلایا۔ اس میں ایک صندوق تھا۔ ہیرے کنکر میں لک لوٹ ہورا سے بکٹ ایک قفل پکڑیا
تھا۔ بہوت کھولنا لگے تو وہ نہیں کھولیا۔ پادشاہ کے دل میں اس میں ایسی کیا چیز ہونگی سو دیکھنا کر
کو بہوت ارمان پیدا ہوئی۔ لہواراں جوں توں کر کو کھولے۔ اس میں ایک مرصع کا صندوق تھا۔ دابشلیم
اپنے ہات سوں اس صندوق کو کھولیا۔ دیکھیا تو کیا کہ مریانی بولی کی لکھت سوں ایک کاغذ دھرا ہے۔
پادشاہ ادے دیکھ یہ کیسا ہونگا کر کو بہوت دنگ ہوگیا۔ ہر ایک اپنے دل میں آئے سریکا بولتا تھا آخر ادعلم
جانتا تھا سو ایک شخص کو پکڑ لائے۔ دابشلیم بولیا یہ کیا ہے سو ادے پڑ کر بول ادنے پڑ کر بولنے لگیا کہ اس
میں لکھیا ہے کہ میں ہوشنگ پادشاہ ہوں۔ دابشلیم کے خاطر یہ امانت رکھ چھوڑیا ہوں ہور اسے سونے روپے
میں ڈھانپ رکھا ہوں۔ او مال نکالنے کے بعد از ادنے ادسے پڑ کو سننا مال کسی کے کام نہیں آتا ہور یہ وصیتاں
پادشاہاں کے کام کے ہیں جو عقلمند بادشاہ ہے سو ان وصیتاں پو اپنی حکومت چلائیں گا۔ جو بادشاہ ان چودہ
وصیتوں پو اپنی دولت نہیں کرے گا سو اس کی دولت میں نہنگی۔ اول وصیت یو ہے کہ جو بادشاہ اپنے
ایک نوکر بڑھا دیا ہور اپنے کنے بٹھا لیا تب دوسرا کوئی چاڑی اس کے خراب ہونے واسطے بولیا تو ادے سچ
ناجاننا کیا سبب کہ جو کوئی بادشاہ کے موں چڑیا ہے۔ سو لوگ اس پو چرس کرتے ہیں بادشاہ کی مہر اس پو بہوت
ہے۔ سو دیکھے تو ادسے اکھاڑنے کی فکر رکھتے ہور بڑے نجوتے پنے سوں ٹھکانے کی باتاں بنا بنا کر کرنے
لگتے ہیں آخر بادشاہ کا دل اس پو سوں اتر جاتا ہور ان کی ارمان برآتی ہے۔ دوسری وصیت یوں ہے چاڑی
خور کو اپنی مجلس میں نا آنے دینا۔ ایسے لوگاں بڑے تنماری لگاؤ بجھاؤ کھڑے ڈالو لڑائی خورے ہیں
اد آخر کو خراب ہو دیکھیچ ان کی گردن چپانا ہور ٹھکانے لگانا کیا واسطے کہ ان سو عالم میں خرابی ہا پڑے۔

(دکنی انوار سہیلی مطبوعہ مدراس ۱۸۲۴ء)

www.taemeernews.com

منشی شمس الدین

شمس الدین احمد قصبہ سعادت بندر کے رہنے والے تھے ان کے والد کا نام عبدالرحیم تھا۔ ابتدائی تعلیم و تربیت سعادت بندر ہی میں مکمل ہوئی۔ وہ فارسی، عربی اور انگریزی زبانوں کے ماہر سمجھے جاتے تھے۔ ان کی غیر معمولی علمی صلاحیتوں کی بناء پر انھیں ۱۸۰۲ء میں فورٹ سینٹ جارج کالج میں ملازمت مل گئی تھی اور وہ درس و تدریس میں مصروف ہو گئے تھے۔ اس علمی و ادبی مرکز میں ان کا سب سے بڑا کارنامہ "الف لیلہ" کا ترجمہ ہے شمس الدین احمد نے شیخ احمد بن محمود کی عربی "الف لیلہ" سے سو راتوں کی کہانیوں کو اردو کے قالب میں ڈھالا تھا اور اس کا نام "حکایات الجلیلہ" رکھا تھا۔ اس کی عربی اصل کو کلکتہ ایڈیشن کہتے ہیں۔ "حکایات الجلیلہ" نے جنوبی ہند میں بڑی مقبولیت حاصل کی اور اسے فورٹ سینٹ جارج کالج کے نصاب میں بھی شامل کر دیا گیا۔ یہ کتاب سلیس اور شستہ دکنی نثر میں تصنیف کی گئی ہے اور اکثر جگہ ترجمے پر طبعزاد تخلیق کا گمان گذرتا ہے۔

www.taemeernews.com

حکایات الجلیلہ

سخن کا نقاش اس حکایت کی تصویر کو صفحہ بیان پر یوں کھینچا ہے کہ اگلے زمانے میں ایک بادشاہ تھا۔ دلیر و صاحب تدبیر، عدل و سخاوت میں بے نظیر۔ روے زمین کے بادشاہوں کو اپنی شجاعت و بہادری سے عاجز و فرماں بردار کر رکھا تھا۔ دوست تھا عدل و انصاف کا دشمن ظلم و اسراف کا۔ نام اس کا شہریار۔ دار لخلافت اس کا سمرقند۔ مجم اس کو ایک بھائی تھا عمر میں چھوٹا۔ ذہن و چالاکی میں بڑا ایک روز ایسا اتفاق ہوا کہ بادشاہ شہریار اپنے بھائی کو جس کا نام شاہ زماں تھا دیکھنے کا مشتاق و آرزو مند ہوا اور تمنا اس کے ملاقات کی دل میں رکھا پھر وزیر کو اپنے حضور فیض معمور میں طلب کر کے فرمایا کہ میری خاطر میں یہ ارمان ہے کہ چین کو جاکر اپنے بھائی کو دیکھوں اور اس کی ملاقات سے خوش ہووں۔

وہ وزیر زمین خدمت کو بوسہ دے دست بستہ ہو عرض کیا کہ اے شہریار نامدار والی شہنشاہ عالی مقدار آپ وہاں تشریف لے جانا اور تصدیع راہ دور و دراز کی اپنے پر لینا میری عقل ناقص میں بالکل مناسب نہیں۔ بہتر ہے کہ ایک خط اپنے اشتیاق کا جس میں مضمون اس کی ملاقات اور اس کے یہاں آنے کا مندرج رہے لکھیں اور سوغات و تحائف موافق اس کی شان کے اس کے لیے بھیجیں تو غالب ہے کہ وہ یہاں آوے اور آپ کی خدمت شریف سے مشرف ہووے۔ بادشاہ یہ بات وزیر کی قبول کیا اور دل سے مستحسن جان کر حکم کیا کہ بعضے تحائف پاکیزہ یعنی کتنے گھوڑے روپے اور سونے کے سازوں سے مزین و آراستہ اور کئی قسم جواہر بے بہا اور چند غلاماں اور باندیاں کہ حسن و جمال میں یکتا ہوں اور بعضے اجناس بیش قیمت تیار کرے بعد ایک خط اس مطالب کا لکھا کہ تجھے دیکھنے کا شوق دل میں میرے نہایت ہے تیرے اخلاق حمیدہ

www.taemeernews.com

زاوصاف پسندیدہ سے امید واثق رکھتا ہوں کہ یہ خط دیکھتے ہی یہاں آوے اور میرے اشتیاق کی آگ کو اپنی دیدار راحت آثار کے پانی سے بجھاوے۔ اب وزیر کو روانہ کیا ہوں کہ تیرے خدمت میں حاضر باشی کرے اور راستے کے لوازمات میں خبردار ہوشیار رہے۔ نہایت تمنا یہی ہے کہ میری موت کے آگے ایک بار تجھے دیکھوں اور اپنے دل کو فرحت و مسرت بخشوں اگر تو یہاں نہ آوے اور کچھ ڈھیل و توقف کرے تو یقین جانیئے کہ تیری ملاقات کی حسرت سے مر جاؤں اور یہ ارمان اپنی گور میں لے جاؤں۔ جب اس مضمون سے خط تیار ہوا وزیر کو حضور میں طلب فرمایا ان تحائف کو اس کی تفویض کیا اور فرمایا کہ شتابی چین کے ملک طرف متوجہ ہو اور جلد وہاں سے میرے بھائی کے ساتھ مراجعت کر۔ وہ وزیر یہ حکم مانا اور جانے کے لیے راضی ہوا اور تین روز کے عرصے میں اسباب سفر کا اور لوازمہ راہ کا تیار کر جانے کے لیے مستعد و آمادہ ہوا۔ چوتھے روز بادشاہ شہریار سے پان رخصت کے لیا اور راہ چین کی طے کرتے لگا۔ چنانچہ رات دن منزل کاٹنے سے کام رکھتا تھا۔ بادشاہاں جو پایہ تخت شہریار کے تھے سو اس وزیر کے آنے کی خبر سن کر ہر ایک ملاقات کے لیے آتا اور تحائف و ہدایا اس کو دیتے تین روز تک ضیافت اس کی بخوبی کرتا اور چوتھے روز اس کے ساتھ ہو ایک ایک منزل تک پہنچا دیتا۔

(حکایات الجلیلہ۔ مطبوعہ۔ مدراس ۱۸۳۹ء)

www.taemeernews.com

فرہنگ

ا

		اچکر	رہ کر
		اسیچ	ایسا ہی
اپیں	آپ ہی۔ خود ہی	اصحاباں	اصحاب کی جمع
اپینچہ	آپ ہی	افیم	افیون

آتیاں - آتی (فعل) کی جمع۔

۱ آدیا = آدمی ۶ اصحاتن = ان کی جمع ۱۰ اپچنا = پیدا ہونا
۲ آدمیاں = آدمی کی جمع ۷ آنکھی = آنکھ ۱۱ اپرم پار = لامحدود
۳ آدھار = سہارا۔ دارومدار۔ بھروسہ ۸ آنہارے = آنے والے ۱۲ اپے = خود ہی
۴ آنند = خوشی۔ اطمینان ۹ الیسیاں = ابیس کی جمع ۱۳ اپنچہ = آپ ہی۔ خود ہی
۵ اپس = خود

اپاد	(اپائے) تدبیر۔ حکمت	اٹھے پر	اٹھنے کے بعد
اتپت	پیدائش۔ آغاز	اکاس	آکاش۔ آسمان
اتی	اتنی	اکھیاں	آنکھیں
اتاچ	اتاہی	اگ	آگ
اتینچ	اتناہی	اگھایا	سیر ہوا
اتا	اب	اگو	آگے
اتال	اب	النگ	چھلانگ
اجھوں	ابھی	الادھا	علیحدہ۔ الگ
اچنا	رہنا۔ ہونا	الپت	کم
اچنبے	اچنبے	انجان پن	غفلت۔ لاعلمی
اچھ	رہے۔ ہے	انگے	آگے
اچھنا	رہنا	انگنا	اونگھنا

www.taemeernews.com

انچھو	رہے۔ ہو
اُچا	اُٹھا
انجن	سُرمہ
انت	انتہا۔ حد
انتو	(انت) انتہا۔ حد
انکھی	آنکھ
اندھارے	اندھیرے
انو کا	اُن کا
اناصر	عناصر
اَنچ	آنچ
آسنے	اُس نے
انجانتا	لاعلم۔ جاہل
انتر	فرق
انجھو	آنسو
آنو چہ	وہ ہی
انیڑاں ہارے	حاصل کرنے والے
اواز	آواز
اونٹان	اونٹ کی جمع
آونے	اس نے
اورس چورس	طول و عرض
اک پنے	وحدت۔ برابری
اگیارا	گیارہ
اینڈریں	حواس خمسہ (ظاہر و باطن)
اکّو	ایک ہی
اینوں	ان
اینو	ان
انکھارے	آنے والے
اندھلا	اندھا
اکیس	ایک
ایسیاں	ایسی کی جمع
افسوس نچہ	افسوس ہی
ایتال	اب
اولیاد	اولاد

ب

باج	بغیر
باٹ	راستہ
باوے	بائیں
بادی	ہوا۔ (باؤ)
باند	باندھ
بجایا	بجالایا
بازاریں بازار	بازار بازار
بارا	بارہ
بجناک	ایک زہریلی دوا (بچھناک)
بچار	(وچار) خیال فکر
بچارے	سوچا
بچکنے	ڈرنے
بچھو	بچھو
بخشنہارا	بخشنے والا
بدھائی	خبر۔ مبارکبادی
بدھانے	بڑھانے
بریاں	برائیاں

www.taemeernews.com

اکیتل	ایک لمحہ
بزاں	بعد از آں۔
بسلانا	بٹھلاتا
بسرانے	بھولنے
بست	(دوستو) چیز
بستار	سازوسامان۔ وسعت
بچھڑات	جدائی۔
بعضاں	بعض کی جمع
بکٹ	سخت۔ مشکل
بکھانتا	تعریف کرنا
بلک	بلکہ
بلبلیا	بلبلا
بندیوانا	قیدی
بندی خانہ	قید خانہ
بندیچہ	بندہ ہی
بندایتا	عبدیت
بندا	بندہ
بنب	عکس
بُند	بوند
بندراں	بندرگاہیں
بندے	باندھے
برسانت	برسات
بڑیاں	بڑوں
بڑبڑے	بلبلے
بنیا	بنا
بوجا	بوجھ

برتن ہارتے	برتنے والے
بوی	بو
بوج	بوجھ
بوجو	بوجھو۔ جانو۔ سمجھو
بولاکر	بلاکر
بھایاں	بھائی کی جمع
بھمنا	برہمن کی جمع
بھی	پھر
بھوگتاہارا	برداشت کرنے والا بھگتنے والا
بھاکر	ڈال کر۔ پڑکر
بھو	بہت
بھوت	بہت
بھنڈار	ذخیرہ
بھریا	بھرا
بھونس	بھونسہ
بھیتر	میں۔ اندر
بھگتنا	برداشت کرنا سہنا
بھائے	ڈاے
بھار	وزن۔ فوج۔ باہر
بھائیچہ	بھائی ہی
بھگنا	سرہونا۔ خوش ہونا
بھاوتا	بھاتا پیارا
بھوان	بھوں کی جمع
بیلاں	بیل کی جمع
بھینساں	بھینس کی جمع
بی	بھی۔ اور

www.taemeernews.com

بے دیناں	بے دین لوگ
بیگ	جلدی
بے انت	بے انتہا۔ لامحدود
بے گنتا	بے شمار
بے ظاہر	بظاہر
بیچھ	بیچ
بیٹا	بیٹھا
بید	وید
بیوار	بیوپار
بیچر کر	غور کر کے (بچار کر کے)
بچھانے	بستر
بیچنے ہارا	بیچنے والا

پ

پاپت	جالا۔ زمرد
پاڑے	گرانا برباد کرنا
پانچ	پانی بی
پاپ	گناہ
پایا	پایہ
پانچیں	پانچ
پاکے پروردگار	پاک پروردگار
پاتاں	پات (پتے) کی جمع
پتھراں	پتھر کی جمع
پتیانا	بھروسہ کرنا
پتیارا	بھروسہ اعتبار
پچھانے	پہچانے
پراتم	پرانا
پرت	محبت (پریت)
پرجیت	جانچ، امتحان
پرتیو	پرتو
پڑنا	پڑھنا
پڑیا	پڑا
پڑیاں	پڑی (فعل) کی جمع
پرگٹ	ظاہر
پروا	پرواہ
پڑتے	پڑھتے
پرسن	خوش
پرکار کرنا	(پرکٹ) ظاہر کرنا۔
پسار	پھیلا
پگلیا	پگھلا
پن	لیکن، مگر
پھبنا	موقع
پھیلن	پہلے
پچھین	پیچھے
پھاڑیا	پھاڑا
پھانڈے	پھندے
پھاٹے	پھاڑے
پھٹیایا	پھٹا
پھیریا	پھیرا
پوچ	پوچھ

پو	پر
پولی	شہد کی مکھیوں کا چھتہ
پولاد	فولاد
پونچایا	پہنچایا
پیچھے	بعد۔ پیچھے
پیچھے	بعد
پیا	محبوب
پیکھنا	تماشہ
پیرت	(پریت) محبت
پیرت پتلی	محبوبہ
پل صرات	پل صراط
پیسا	پیسہ
پیکے	پیسے

ت

تازا	تازہ
تپاوے	تکلیف دے
تتا	گرم
تٹے	ٹوٹ
تٹنا	ٹوٹنا
تٹے	ٹوٹے
تڑپڑا کر	تڑپ کر
تٹسی	ٹوٹے گی
تسرا	تیسرا
تل	لمحہ

تے	اسے
تقوا	تقویٰ
تناں	تن (جسم) کی جمع
تواف	طواف
توتارہ	ستارہ۔ ایک قسم کا باجا
تولگ	تب تک
توں	تو
تمارے	تمہارے
تنتماری	تنتنا (طراق) کرنے والے جھگڑالو
توہید	توحید
تے	سے
تیساجیہ	ویسا ہی
تیونچہ	ویسا ہی
تھیا	ٹھرا
تیشا	تیشہ
تمی	تم ہی
تمیں	تمہیں
تمنا	تم
تمامیت	اختتام

ٹ

ٹاک	ٹکڑا
ٹانکیاں	ٹانکے کی جمع
ٹٹوری	ٹٹیری

www.taemeernews.com

www.taemeernews.com

تملی	ایک قسم کا باجا
تلاے	مشرق
ٹھار	جگہ۔ ٹھکانہ
ٹھانوں ٹھاؤں	جگہ۔ ٹھکانہ
ٹھارے ٹھارے	جگہ جگہ

ج

جاگا	جگہ
جاتیاں	جاتی (فعل) کی جمع
جاں	جہاں
جان پنا	عرفانِ علم
جانیا	جانا
جالے	جلائے
جانوراں	جانور کی جمع
جتے	جتنے
جزاں	جزو کی جمع
جسری	جیسی
جکوی	جو کوئی
جگو	جگہ
جگ	دنیا
جگت	دنیا
جمیا	جما
جنو	جن۔ جنھوں نے
جن بی	جس نے بھی
جناوراں	جانور
جوگیاں	جوگی کی جمع
جوتی	چمک، روشنی
جھک جھک	جھگڑا۔ مصیبت
جھانسا	تمنا کی۔ خواہش کی۔
جھلانچہ	جھل (رشک، حسد) کی جمع جھلاں جھلاں بی
جھوٹیاں	جھوٹے کی جمع
جونہری	جوہری
جے	جو
جیومل	اصل حیات
جیونا	جینا
جیتاں	زندہ
جیساں	جیسی کی جمع
جس کوی	جو کوی
جھمک	چمک

چ

چاڑی	چغلی
چالاں	چال کی جمع
چاکنا	چکھنا
چیت	دل
چارپایوں	چوپائے
چڑادیں	چڑھا دیں
چڑ	چڑھ
چڑپھڑیں	چڑ چڑے

www.taemeernews.com

چڑی	چڑھی
چیشٹا	کوشش
چیکلیا	بھینچنا۔ زور سے دبانا
چلنت	چال
چیلج	چال ہی
چیزاں	چیز کی جمع
چمٹی	چیونٹی
چتیا	چُنتا
چندر	چاند
چوئی	مویشیوں کا چارہ
چورندھیر	چاروں طرف
چھتالیس	چھیالیس
چھٹیگا	چھوٹے گا
چھٹکا	نجات
چھاچے	چھاچھ
چہتنا	چاہتا
چہارو	چاروں
پچھپیا	چھپیا
چھٹیا	چھوٹا
چتن ہارا	ہوشیار
چلا	چیلا
چرّس	حسد

ح

حایل	حائل
حرفاں	حرف کی جمع
حیفے کھانا	افسوس کرنا

خ

خالا	خالہ
خداچہ	خداہی
خداپنا	معبودیت۔ ربوبیت
خش خش	خشخاش
خصلتاں	خصلت کی جمع
خطریاں	خطرہ کی جمع
خلاص	چھٹکارا
خیرز	خارج۔ علیحدہ
خوے	پسینہ

د

داک	انگور
داوے	دائیں
دانے	دانا (عقلمند) کی جمع
درداں	درد کی جمع
درشت	نظر
دریاو	دریاوں
درم	درہم
درگا	درگاہ
دستا	نظر آتا
دُسریاں	دوسروں

www.taemeernews.com

دلاں	دل کی جمع
دہندو	ڈھونڈو
دعوا	دعوی
دھات	طرح۔ مانند
دھر	رکھ
دھتیارے	دغاباز
دھرتا	رکھتا
دھایا	دوڑنا۔ لپک کے جانا
دھرم	مذہب
دونو	دونوں
دوکھ	دکھ
دوجا	دوسرا
دکوکال	برا زمانہ
دیس	دن
دیپ	چراغ
دیوا	چراغ
دلیوں	دوں گا
دیئیوں	دوں
دیکہ	دیکھ

ذ

ذرا	ذرہ
ذیکھتچ	ذیکھتے ہی

ڈ

ڈریا	ڈرنا
ڈونگر	پہاڑ
ڈونگا	گہرا

ر

راکھے	رکھے
رج	جوش، عیش پرستی
رچیہ	عیش
رسالیاں	رسالے کی جمع
رضا	اجازت
رکھواں	نگہبان
رگے رگ	رگ رگ
روشنائی	روشنی
روزناں	روزن کی جمع
روبش	روش
رہ سی	رہے گی
رہن	مقام۔ رہنا
رہیا	رہا
رہینگا	رہے گا
رہی سوں	رہوں گی
ریجنا	رنج۔ خواہش و ولولہ کا مقصد
رویا	روپیہ

ز

زوراں	زور کی جمع
زلزلا	زلزلہ

www.taemeernews.com

زشتی	برائی
زنجیراں	زنجیر کی جمع
زمیناں	زمین کی جمع

س

سات	ساتھ
سات نپا	قرب
ساٹ	ساٹھ
سانچا	سچ
سایا	سایہ
ساریاں	ساری کی جمع
سبھی	سب ہی
سُترگی	پاکیزگی
سپنے	خواب
سپنیاں	سپنے (خواب) کی جمع
ست	سچ۔ بھرم
ستی	سے
سٹے	چھوڑ
سٹیا	چھوڑا
سج	زیبائش
سجدا	سجدہ
سُجھے	سوجھائی دے
سُند	سُدھ
سرجن ہار	سرجنا۔ پیدا کرنا۔ سرجن ہار خالق۔
ساندھیاں	ساند (جوڑ) کی جمع
سرس	بڑا
سردپ	خوبصورت
سرسی	ختم ہوگا
سرانا	تعریف کرنا
سریکا	مانند۔ جیسا
سرگیا	ختم ہوگیا
سکیاں	سکھیاں
سکلاوے	سکھلاوے
سُکال	اچھا کال۔ اچھا زمانہ ازا
سکے	سکے گا
سکیا	سیکھا
سُکا	سوکھا
سگھڑول	سلیقہ مند
سگل	تمام۔ پورا
سمج	سمجھ
سمجنار	سمجھنے والا
سماؤ	سمانا۔ گنجائش
سمان	مانند
سیناکار	سونے کی مانند
سنپڑیا	پکڑا
سنگت	ساتھ معیت
سنگاتی	ساتھی
سُنیا	سنا
سنتیج	سنتے ہی
سنمکھ	سامنے۔ روبرو۔

www.taemeernews.com

سنتتر	رسو اتنتر (آزاد)
سنگی	ساتھی
سوکھ	سکھ
سور	سورج
سورتج	سورج
سونگ	سوانگ
سواد	مزہ
سہجا کار	ہوشیار
سہاتا	زیب دینا
سیپی	سیپی
سیوں	سرحد
سینپ پور	بھرپور یکمل (سمپور)
سیدی	سیدھی
سینا	سینہ
سیوا	خدمت
سہج	آسان

ش

شراب دار	شراب پینے والا
شراب داری	شراب پینا
شارو	مینا
شاروک	شارو (مینا) کا اسم تصغیر مثلاً مرغ سے مرغک

ص

صاحب پنا	ربوبیت
صبا	صبح
صبوری	صبر
صلوتاں	صلوٰۃ کی جمع
صورتھ	صورت

ط

طرہ طرہ	طرح طرح

ع

عالا	اعلیٰ
عزراییل	عزرائیل
عضاب	عذاب
علاجاں	علاج کی جمع
علماں	علم کی جمع
عناصراں	عناصر کی جمع

ف

فام	فہم سمجھ
فکراں	فکر کی جمع
فجرتج	فجر ہی کو

ق

قایل	قائل
قصا	قصہ
قصابج	قصاب ہی
قدیم پنا	قدیم ہونا

www.taemeernews.com

قطرا	قطرہ
قلبیہ	خلیہ
قوسیس	خبیث
قہقہ	قہقہہ

ک

کاڑ	نکال
کاہیکا	کاہے کا
کاہچ	کاہی
کتے	کہتے
کتھن	کہنا
کتھے	کہتے
کتا	کتنا
کتک	کتنے
کتا	کہتا
کتیک	کتنے
کنیک	کئی
کاکلوت	لالچ۔ حرص۔ خواہش
کچ	کچھ
کچوانا	احتراز کرنا۔ پہلوتہی کرنا
کدھیں	کبھی
کدھن	سمت۔ طرف
کڈکے	کنارے
کردپ	بدوضع
کرتار	خدا
کریا	کیا
کرت بار	کرنے والا
کسو	کسی
کسیا	کسا
کسیف	کثیف
کشش	کوشش
کمخاب	کمخواب
کم	کام
مانا	کمان کی جمع
کمانان	کمان کی جمع
کرا	کیا
کُندن	سونا
کنا	کہنا
کنے	کن نے آس تے
کنگوریاں	کنگورے کی جمع
کنے	پاس
کوم	کونپل
کووے	کنوئیں
کونگ	کب تک
کوہارا	کہر
کون چہ	کوہی
کھٹ کھٹ	جھگڑا
کھوائے	کھلائے
کھوڑ	لکڑی
کھورے	کھو

www.taemeernews.com

کھے	کبھے
کھڑیا	کھڑا
کہنا	کہنہ۔ پرانا
کیری	کی
کیوں	کیسا۔ کس طرح
کی	کیوں
کیچ	کی ہی
کے	کہ
کہین	کہیں
کیتی	کتنی
کیتک	کچھ۔ چند

گ

گاٹھ	گانٹھ
گایاں	گائے کی جمع
گانڈا	گنا
گت	حالت
گرایا	گرا
گمیا	گذارا۔ صرف کیا
گُنا	گُن۔ صفت۔ خصوصیت
گُناں	گُن کی جمع۔ صفات
گُناہاں	گناہ کی جمع
گنگے	گونگے
گوپت	پوشیدہ۔ باطنی
گھٹ	مضبوط۔ سخت۔ مستحکم
گھوتے	گھسے
گہیو	گیہوں
گھنیرے	گہرے۔ سنجیدہ
گھولیا	گھولا
گھالیا	ڈالا (مصدر گھالنا)
گھابرا	پریشاں
گھرانچ	گھڑی
گیاں	گی (فعل) کی جمع
گیانی	عارف
گیان	معرفت

ل

لاکر	لگا کر
لاگ	لگ
لاکھو	لاکھوں
لاج	شرم
لٹ پٹ ہونا	گلے ملنا
لجایا	لے گیا
لجاتے	لے جاتے
لکھیا	لکھا
لک لوٹ	منور۔ روشن
لگ	تک
لگوں	تک
لگن	(لگ) تک
لوگاں	لوگ کی جمع

لہراں	لہر کی جمع
لیائے	لائے
لیانے	لانے
لیکھو	لکھو
لہواراں	لہوار کی جمع
لیکھ	لکھ
لیو	لو
لیٔ	بہت (مراٹھی)
لین ہارا	لینے والا

م

ماتا	سماتا
مائی۔ مانٹی	مٹی
مالے	بالاخانے (واحد مالا)
مایا	حقیقت۔ مادہ۔ مطلب۔
مانا	معنیٰ
ماد	مفہوم۔ معنیٰ بعید
مان	عزت
ماہاں	میں
ماواں	مائیں
ماڑی	بالاخانہ
مثلاً	ضرب المثل
مستے	مست
مت	مستی
مجہ	مجھ۔ میں
مجہ	میں ہی
محلان	محل کی جمع
مرکٹ	بندر
مرجانیاں	مرجاتی (فعل) کی جمع
مزبوت	مضبوط
مسکا	مسکہ
مسال	مشال
مشروع	ایک قسم کا کپڑا
منظفر	مزعفر
معما	معمہ
معنا	معنیٰ
مقدار	حیثیت
ملکاں	ملک کی جمع
معانا	معنیٰ
ملیا	ملا
منگتا	مانگتا
منگناپنا	طلب
منداں	کائنات
متے	میں
منا	منع
منگے	مانگے
منجے	مجھے
مغروری	غرور
موں	منہ
مو	منہ

www.taemeernews.com

موجان	موج کی جمع
موڑ	جز
مورک	(مورکھ) بیوقوف
مسافرت گیا	سفر کو گیا
مہینے	مہینے
مہیت	ماہیت
مہربانگی	مہربانی
میت	مطلب
مینچہ	میں ہی
مینا	رزین کپڑا
میانی	درمیان۔ بیچ میں
میاں	میں
معلوم پنا	علم

ن

نانو	نام
نانون	نام
ناں	نہیں
نت	ہمیشہ
نپایا	پیدا کیا
نروار کرنا	انکشاف کرنا۔ کھولنا
نزدیکی	قرب
نفا	نفع
نفر	ملازم (فارسی)
نقصاں	نقص کی جمع
نکو	نہیں۔ مت
نکلیا	نکلا
نمن	مانند
نظر	نذر
نوراں	نور کی جمع
نوے	نئے
نہیں پنا	نیستی
نھوے	نہیں ہے
نسبت کروں	شادی کروں
نینداں	نیند کی جمع
نیں	نے
نیم	اصل۔ ایمان
نپٹ	بالکل
میرے میں	مجھ میں

و

و	وہ
وجالا	اُجالا
وسی	اُسی
وضا	وضع
وونچہ	وہی
ووُچہ	وہی
وونچہ	وہی
وہیلا	بیل
وہچہ	وہی

www.taemeernews.com

وے	وہ
وصیتاں	وصیت کی جمع

ھ

ہاتی	ہاتھی
ہاکاں	چلانا
ہُب	حُب
ہتی	ہاتھی
ہَچ	احمق، بیوقوف
ہلیا	ہلایا
ہلوں ہلوں	آہستہ آہستہ
ہم	مقابلہ
ہماریاں	ہماری کی جمع
ہونہاری	ہونے والی
ہوجیا	ہوا
ہو	ہاں
ہیڑا	جسم
ہے پن	ہستی، وجود
ہیگا	ہوگا
ہوئیگیچ	ہوں گے ہی

ی

یکجا گا	ایک جگہ
یکہ	ایک
یکچ	ایک ہی
یکیں	ایک
یوچہ	یوہی
یو	یہ
ییک	ایک
ییوں	یوں
یے	یہ
یہوں	یوں
یہانچہ	یہیں

www.taemeernews.com

www.taemeernews.com